

حسب [illegible]

یعنی [illegible] کی [illegible]

مترجمہ منشی بہاری لال صاحب [illegible]



[illegible] منشی [illegible] صاحب [illegible]

[illegible] بہاری لال صاحب [illegible]



١٨٩٨



# قصۂ ٹھگ

## باب سینتیسوان

خان نشہ کی حالت مین گانے اور ناچنے لگا مین نے اسوقت کو غنیمت سمجھا۔ اور خیال کیا کہ خلق خدا کو اسکے جابرانہ پنجہ اور ناقابل برداشت ظلم سے آئندہ کے واسطے محفوظ کرون اور اسکی زندگی کا خاتمہ کرون۔ لیکن مین اپنے لشکر مین پہنچا اور اپنے سب ہمراہیون کو جمع کیا اور وہ جوش کہ جو ایک مدت سے میری طبیعت مین موجزن تہا اُن کے روبرو بیان کیا۔

مین۔ بہائیو تمنے دیکہا ہے کہ غفور خان ایک بچہ شیطان ہے کیا ایسے شخص کو آدمی کہہ سکتے ہین گو جملہ پنڈاریون کی خو خصلت ظلم پر مبنی ہے لیکن یہ اُن سب پر فوقیت رکہتا ہے اس لئے زندہ رکہنے کے لایق نہین ہے۔ موتی اور پیر خان تم کار سنجا مانے برہمن کی لڑکی کی قسمت کو یاد کرو تمہین میرے غصہ کا حال معلوم ہوگا جس نے اسوقت مجہے اس شریر النفس کے غارت کرنے پر مجبور کر دیا تہا۔ اور مین ایسا ہی کرتا مگر مجہکو معلوم ہوا کہ اُسکی قسمت کا فیصلہ اسوقت میرے ہاتہہ مین نہین ہے۔ لیکن ساتہہ ہی اسکے یہہ خیال میری طبیعت مین پے در پے دوڑ رہا تہا۔ بلکہ یہ کہنا چاہئے کہ میرا دل شہادت دے رہا تہا کہ مین اپنے ارادے مین ضرور کامیاب ہونگا۔ بعض اوقات میرے لوح دل پر یہہ امر ایسا منقش ہوجاتا تہا کہ اسکی زندگی کا پیالہ لبریز ہوچکا ہے۔ مین اسکی طبیعت کی شرارت اور نئے نئے ظلم اور اسکی فطرت کا روزمرہ مقابلہ کرتا تہا۔ اور دیکہتا تہا کہ وقت پیدایش اسکو ایذا رسانی اور جور و تعدی سے مجسم بنایا ہے۔ یا کچہہ رحم اور انصاف سے بہی حصہ ملا ہے۔ میرا یہہ خیال غلط تہا۔

(جو بات کی خدا کی قسم لاجواب کی)

آج وہ کام اس کمبخت نے کیا ہے جو دیکہنے والے کے کلیجہ مین سوراخ کرتا ہے۔ ایسی حالت مین ہم لوگون کا خاموش رہنا قہر الہی مین داخل ہونا ہے۔ کیا اس سے بہی [illegible] کر سکتا تمیرے ہمراہی (ہم اولاد ہو [illegible] سکتا۔ اب اسکی زندگی کا زمانہ قریب [illegible]

**تیمن** - اگر تم ذرا بھی دل نہادی اور توجہ سے مجھے مدد دوگے تو ایسا ہی ہوگا - جیسا تمہارا خیال ہے - لیکن جو تدبیر مین نے اسکے قابو مین لانیکی سوچی ہے - اسکو بغور سنو - اور اپنی رائے صائب ظاہر کرو کہ مین اپنے ارادہ مین اس تدبیر سے کامیاب ہو سکتا ہون یا نہین -

**پیر خان** - میر صاحب آج آپ کیا فرماتے ہین - آپ کے واسطے جان تک حاضر ہے - فرمایئے وہ تدبیر کیا ہے - اور ہم اس مین کہانتک آپ کی مدد کرسکتے ہین -

**تیمن** - میرے پیارے بہائیون یہہ تم بخوبی جانتے ہو - کہ خاص برانڈی کی تین بوتلین جو مین گنشور سے لایا تہا وہ اب تک میرے پاس موجود ہین چونکہ خان کی شراب کے نام پر رال ٹپکتی ہے - وہ نام سُنتے ہی ہمارے خیمہ مین بلا تکلف آجائیگا - اور جسوقت شراب کا دور چلے گا - مین اُسکے حصہ مین وہ افیون جو خاص مالوہ کی ہے ملا دونگا - چند پیالہ پیکر تہوڑے ہی عرصہ مین اسکے حواس خمسہ مین فرق آجائیگا - پھر باسانی ہمارا شکار ہو جائیگا -

**پیر خان و موتی وغیرہ** - واہ میر صاحب واہ - کیا کہنے - آفرین ہے آپ کی تیزی عقل پر اور مرحبا ہے - آپ کی جودت طبع پر - کیا ہی عمدہ تدبیر سوچی ہے - آج ہی اسکا فیصلہ کر دیجئے -

**تیمن** (تیزی سے) نفرین ہے تمہاری آفرین اور سمجھ پر اور لعنت ہے میرے مشورے پر (جو تم سے کوئی بات دریافت کرتا ہون اور تم بے سوچے سمجھے جواب دیتے ہو) کیا ایسے عظیم الشان لشکر مین ایک سردار لشکر کا خون کرنا آسان ہے - کیا تمہارے تجربہ اور صائب رائے کے چاند کو گہن لگ گیا - کیا یہ بہتر نہین ہے کہ کسی روز موقعہ سے شب کیوقت جب تمام لشکر سکھ نیند سوتا ہو خان کو بلالین - اگر خان معہ اپنے گہوڑے و خورجی کے آجاوے تو زہے قسمت

**پیر خان** (خفیف ہوکر) شرمندگی کے لہجہ مین - واقعی آپکا ارشاد بجا ہے - لیکن جسوقت شادمانی اور کامیابی کا عالم ہوتا ہے تو اُسکی عقل مین کسقدر عجلت کا فتور ہوتا ہے - اب غور طلب یہ بات ہے کہ ہم غفور خان کے زین پر (جو بہت عمدہ بنا ہوا ہے اور اسمین اسکا تمام سرمایہ ہے) کسطرح قبضہ کرسکتے ہین

**تیمن** - یہ بڑا ہی پیچیدہ معاملہ ہے - اسمین نہایت ہی احتیاط سے قدم رکہنا ہے - اول اسکے زین کا لینا - دوسرے اسکا پوشیدہ کرنا -

**پیر خان** - (سوچکر اور تہوڑی دیر خاموش رہکر) جمعدار صاحب جو کچھ میری سمجھ مین آتا ہے عرض کرتا ہون آپ اس مین کمی بیشی کرکر درست فرما لیجئے - یہ تو ممکن ہے - کہ آپ خان کو اسکے لشکر سے علیحدہ کرکر شام کیوقت اپنے خیمہ مین لے آئین اور شب کے وقت

جب خان خوب نشہ مین ٹین ہوجائیگا تو مجبوراً آپ ہی کے خیمہ مین آرام کریگا۔ اور جسوقت ہم اپنے ارادے مین کامیاب ہونگے۔ تو خان کے ساتہ اسکے گہوڑے اور زین کو بہی دفن کردین گے۔ اور اُسکی چیزین نکال لین ۔ ورنہ ہم اُسکے قتل ہی کو غنیمت سمجہینگے۔

**متوقی** ۔ یہ بات درست ہے۔ لیکن جبتک مین شگون نہ دیکہہ لون کوئی بات نہین کہہ سکتا۔

**مین** ۔ پیر خان کی رائے پر غور کرتا ہون اور دیکہتا ہون کہ کہانتک ممکن ہے۔

پہر ہم اُس رات علیحدہ علیحدہ ہوگئے۔ علی الصباح جسوقت سلطان خاور نے تخت افق پر جلوس فرمایا اور سپاہ انجم نے شمشیر شعاعی کے خوف سے ہزیمت پائی سفر کیا اور ہم سب غفور خان کے ہمراہ تہے۔ اگر کبہی آگے پیچہے کچہہ فاصلہ پر بہی ہو جاتے تہے تب بہی ارادتاً غفور خان کے ہی راستہ پر آجاتے تہے اور اپنی شجاعت اور حملہ اور جو جو واقعات نیک و بد پیش آئے ہوئے تہے انکی کامیابی کا تذکرہ کرتے ہوئے چلتے تہے

**مین** ۔ خان صاحب آپ کو مقام گنشور کا حملہ اور انگریزون کے نو تعمیر مکانات کی ہیچ کنی بخوبی یاد ہوگی گو انکے مزاج مین نہ کسی قسم کی امارت ہوتی ہے۔ نہ اُنکے ہان سامان آسایش نظر آتا ہے۔ سوائے چینی کے برتنون اور کوٹ پتلون کے کچہہ بہی نظر نہین آتا سونے چاندی۔ جواہرات کا ذکر ہی کرنا فضول ہے۔ پہر ہم اپنے ملک کے نوابون۔ راجاؤن۔ رئیسون سے ان گول ٹوپی والون کو کسطرح مناسبت دیسکتے ہین۔ ہم نے اپنی طمع کی غرض سے کس طرح اُن سب کا قیمہ بنایا۔

**خان** ۔ (تکبرانہ لہجہ مین) غور سے سنو۔ ہمارے سردار کی بزدلی نے ہماری طبیعت کے جوش کو سرد کردیا۔ اسکی کم ہمتی نے ہماری قوت اور دلیری کو نامردی سے بدل دیا۔ اگر کچہہ بہی ہمت کو کام مین لاتا۔ تو ہم ضرور خزانہ پر حملہ کرتے اور اپنی قوت و مردانگی کی داد پاتے اور جسوقت ہم کو ہماری محنت و جانفشانی کا ایک معقول صلہ ملتا۔ تو اسوقت ہماری خوشی کا کون اندازہ کرسکتا تہا۔ لیکن فطرت نے یہ موقعہ ہی نہ دیا۔ بس ہم نے اپنے اطمینان اور دلکی بہڑاس نکال لینے کی غرض سے انکے نو تعمیر مکانات اور بنگلون مین آگ لگادی۔

**مین** ۔ خان صاحب آپ سچ فرماتے ہین لیکن اُن مکانات کے شعلون نے اُن نامردون کی طبیعت کو بہی خوب ہی جلایا۔ آپ کو اس نایاب شے کا حال (جس سے انسان کا غم غلط خوب ہی ہوتا ہے بلکہ انسانی خوشی کا جامہ کہنا چاہیئے) یاد ہے یا نہین وہ چہوٹی چہوٹی بوتلین جو مین نے لی تہین۔

**خان** ۔ (خوش ہو کر) انسانی خوشی کا جامہ نہین بلکہ

جوانی کا عالم زندگی کا فرحت بخش نظارہ کہنا بہی بیجا نہین ہے۔ اُسکا ذایقہ اُسکا سرور مجہے خوب یاد ہے۔ واقعی یہ لوگ عمدہ شراب پیتے ہین۔ افسوس مین نے اسکی قدر نہ کی۔ دو چار بوتلون کا ہمراہ رہنا کچہہ مشکل نہ تہا۔ اب کیا ہوتا ہے۔

گیا وقت پہر ہاتہہ آتا نہین

**مین**۔ گو مین اسکے مزہ سے ناواقف ہون لیکن داشتہ آید بکار کے خیال سے مین نے چند بوتلین اُٹہا لی تہین۔ اور مین خیال کرتا ہون کہ اب بہی موجود ہونگی۔ اگر آپ اسکو زندگی کا فرحت بخش نظارہ سمجہتے ہین۔ تو پہر مجہے بہی اسکی لذت چکہائیے۔ اور اپنے خزانچی کو حکم دیجے بخیلی کو کام مین نہ لائے۔ بخدا ایسی نفیس شراب بہشت مین بہی نصیب نہوگی

**خان**۔ (مجبور ہوکر) مین اسوقت کیا جواب دون۔ خیر موقعہ سے دیکہا جائیگا۔ لیکن اسوقت تو تم ہی کنجوسی کر رہے ہو۔

**مین**۔ (مسکراکر) خانصاحب آپکے واسطے۔ اور پہر کنجوسی۔ ہرگز نہین۔ لیکن ایسے لشکر مین مذہب کے خلاف کام کرنا یا اسکا ذکر کرنا شراب خوری کا تمغہ پہننا ہے۔ اسلئے مناسب معلوم ہوتا ہے۔ کہ آپ شب کیوقت تشریف لائیے اور اگر آپکو آیندہ کیواسطے بہی درکار ہو تو اپنا گہوڑا معہ زین کے لیتے آئیے زین کے اندر دو تین بوتلین باسانی آسکتی ہین۔ اگر منظور خاطر ہے تو حکم دیجیے کہ مین پلاؤ گزک بہی تیار کراؤن اور پہر تنہا ہی مین شب کیوقت خوب دور اُڑے ۵

رات کو بادہ پیا صبح کو توبہ کرلی
رند کے رند رہے ہاتہون سے جنت نہ گئی

**خان**۔ میر صاحب اطمینان رکہو۔ اگر خاص ولایتی ہی شراب ہے۔ اور جسکی مجہے تم امید دلاتے ہو تو مین ضرور تمہارے پاس پہنچونگا۔ اور ہم بہت احتیاط سے اس مجلس کو آراستہ کرینگے۔ کہ کسیکو خبر تک نہوگی۔ اور مین اپنے سائیس کو حکم دونگا کہ میرے گہوڑے کو تمہارے گہوڑون مین باندہ دے۔

یہ بات سنتے ہی میرا دل باغ باغ ہوگیا اور مجہکو اپنی عمدہ تدبیر کی کامیابی پر ناز ہوا کہ بلا کسی خطرہ کے ایسا عظیم سرمایہ ہمکو ملیگا۔

**مین**۔ یہہ امر طے ہو چکا۔ کہ یہ بات بالکل پوشیدہ رہے گی۔ جسوقت پلاؤ تیار ہو جاویگا۔ مین پیر خان کو جو میرا ہمراز اور محسن ہے آپکے پاس بہیجدونگا

**خان**۔ نہین۔ نہین۔ نہین۔ مین خود تاریکی مین تمہارے خیمہ تک چہل قدمی کرتا ہوا چلا آؤنگا پہر سائیس سے کہا۔ آج شب کو جسوقت مجہکو میر صاحب کے خیمہ کی طرف جاتے ہوئے دیکہو اس طرح سے میرا گہوڑا معہ زین میرے پیچہے پیچہے لے آنا کہ گویا مین سوار ہوا چاہتا ہون۔ اور جسوقت میر صاحب کے خیمہ مین مین داخل ہون تم گہوڑے کو میر صاحب کے

گھوڑون مین باندہ دینا۔

سائیس۔ بہت بہتر خداوند۔ جو حکم۔

خان۔ دیکھو کسی سے یہ ذکر نکرنا۔ کہ مین کہان جاتا ہون۔ اور اگر کوئی شخص اتفاق سے اُسوقت کوئی سوال کرے تو تم کچھہ جواب ندینا۔

سائیس۔ حضور کے حکم کی تعمیل کو مین اپنا خاص فرض سمجھتا ہون۔ مجھسے کبھی عدول حکمی نہین ہوئی۔

خان۔ تمہارے واسطے یہی بہتر ہے۔

پھر وہ آدمی پیچھے رہ گیا۔ اور ہم نے اپنا سلسلہ گفتگو شروع کیا۔ مختلف سردارون کی لیاقتون اور اُنکے سلوک کرنیکا حال کہتے رہے۔ غفور خان ایک عمدہ سپاہی تھا لیکن فطرت نے کج خلقی بدمزاجی اس کی طبیعت مین کوٹ کوٹ کر بھری تھی۔ اسوقت شراب کے شوق اور امید نے اسکے مزاج کو بالکل بدل دیا اور اسکے ریمارک اسوقت کے کس عقلمندی اور مذمت سے بھرے ہوئے تھے۔

ہم بادل شادان و فرحان چلے جارہے تھے۔ لیکن تھوڑی دیر کے بعد ایک ایسے کف دست میدان مین گذر ہوا کہ جہان آفتاب کی تیز تیز کرنین اپنا پورا جلوہ دکھارہی تھین۔ دھوپ کی تپش اور تیزی نے آنکھون مین چکاچوند پیدا کی۔ اور باد تند کے جھونکو نے ہونٹون پر پپیڑی ڈالی۔ اسوقت کی پریشانی اور حیرانی۔ مایوسی۔ حرمانی۔ ناامیدیکا پورا جوبن دکھلارہی تھی۔ قدرت خدا اور سکے عتاب اور حرمانی کا فوٹو خود بخود ناظر کی نظرون مین کھنچتا جاتا تھا۔ اور ایک نصیحت آمیز سما ہوتا چلا جاتا تھا۔ اس قسم کے خیالات ہمارے دل مین متواتر دورہ کررہے تھے۔ اور دست بدعا تھے

تجھے فضل کرتے نہین لگتی بار
نہ ہو تجھسے مایوس امید وار

کہ تیر دعا ہدف پہنچا اور اسکی رحمت کا دریا جوش مین آیا۔ چند ہی قدم آگے بڑھے ہون گے سامنے درختون کے جھنڈ دکھلائی دیئے۔ اور ایسے سرسبز مقام پر پہنچے۔ کہ جسکا فرحت بخش نظارہ ہی تشنہ لب اور خشک حلق کی پیاس بجھاتا تھا۔ اس خوش منظر سے دلکو سرور اور آنکھون کو نور ہوا۔ اور ہماری ناکامی اور شکستہ دلی کے لشکر پر امید اور کامیابی کی فوج نے غلبہ پایا۔ اور اسی جگہہ قیام کیا۔"

سہ پہر کے بعد خان کے پے درپے پیغام آئے کہ کھانا تیار ہے لیکن مین انکار ہی کرتا رہا۔ کہ ابھی سفر کی تکان کم نہین ہوئی۔ میرے آدمی سب پریشان ہین کیونکہ اگر مین وقت مقررہ سے پہلے اطلاع دیدیتا۔ تو مین اپنے ارادون مین ناکامیاب رہتا۔

موتی۔ میر صاحب آپ صبح سے خان کے ساتھہ

ہین - افسوس شگون دیکھنے کا خیال آپ کو نہا- مین - واقعی مین نے نہین دیکھا - مگر مین یقین کرتا ہون - کہ تم نے شگون ضرور دیکھا ہوگا - اور میرا دل اس بات کی شہادت دیرہا ہے کہ شگون ہمارے موافق نکلا ہے -

موتی - یہہ امر آپ پر بخوبی روشن ہے - کہ مین اپنے کام مین کبھی غافل نہین رہتا - جو وقت کل شب کو آپ سے علیحدہ ہوا - تو مین نے اور پیرخان نے بہمراہی دیگر ٹھگون کے گوڑ کا چڑہاوا چڑہایا اور اپنے رکہشا کرنے والے دیوتا یعنی (دیبی) سے شگون کا خواستگار ہوا -

اُس نے ہمکو تہباو اور پہلہاو کا شگون عمدہ تہوڑی دیر کے بعد بخشا - اس لئے اب ہمکو کوئی خوف نہین -

مین - مین نے اول ہی خیال کر لیا تھا - جو وقت غفور خان نے ہماری سب باتون کو تسلیم کیا تھا - کہ شگون کے عمدہ ہونے مین کوئی شک نہین ہے - اگر شگون عمدہ نہوتے - تو ہماری سب تدبیرین ہمارے خلاف ہوتین - ابھی بہت سے تفکرات پیش ہین اور بہت ہی تضیع اوقات ہوتی ہے - خیر اسکی نسبت بعد مین دیکھا جاویگا - وہ بہت ہی نازک وقت ہوگا جو وقت خان کا غائب ہونا معلوم ہوگا - اسلئے ایک عرصہ تک ہمکو خاموش رہنا پڑیگا -

موتی - جمعدار صاحب ہم نے باہم مشورہ کر کر یہہ ارادہ کر لیا ہے - کہ ہم روز ایک نئی مہم آپ کے سامنے پیش کیا کرین - ان پنڈاریون مین کوئی شخص ایسا ہے جسکے پاس ہزار بارہ سو روپیہ نہ ہو بڑے شرم کی بات ہے - کہ ہم شب کا وقت بیکار کہوئین

مین - موتی ابھی ٹہیرو - جلدی نکرو - پہلی جو کام درپیش ہے - اسکو انجام کرنا چاہئے -

میرے ہمراہی ٹھگ - اجی پیر صاحب آپ ناحق فکر کرتے ہین ٹھگ کا کام ہے - کہ وقت پر اپنا فرض منصبی پورے طور سے ادا کرے ہم سب تیار ہین -

لوگہائی - تو ہم اپنا وقت بیکار نکہوئین اسکے آنے سے پہلے ہی قبر تیار کرلین -

مین - نہین - شاید اسکو شبہہ ہو جاوے وہ بہیڑیہ کی طرح ہوشیار رہتا ہے - کیا بعد مین جلد تیار نہین ہوسکتی -

لوگہائی - آپ سچ فرماتے ہین - اسکو گہرا دفن کرنیکی ضرورت نہین - اور ہم مین تین ایسے لوگہائی بڑے مشاق ہین جو چند لحہ ہی مین تیار کر دینگے -

پیرخان - کیا اسکا سائیس بہی مارا جائیگا -

موتی - بیشک - پیر صاحب اور تم خان کی خبر لے لینا - اور سائیس کو میرے واسطے چھوڑ دینا -

مین - بس سب انتظام ہوگیا - اس امر کا ضرور خیال رہے - کہ صرف پیرخان ہمارے ساتھ ہونگا اور تم سب باہر ہوگے - لیکن ہوشیار رہنا گہوڑہ نہ بہر

زین کسا ہوا تیار رہے۔ گو مجھے کچھ بھی خوف نہین ہے۔ تاہم احتیاط شرط ہے۔ اگر خدانخواستہ یہ بات معلوم ہوگئی یا کچھ شبہ ہوگیا۔ تو ہم کو فوراً یہان سے فرار ہونا لازمی ہوگا۔

**موتی۔** نہ مجھے کچھ خوف ہے مگر ایک سردار مشہور بہادر آدمی کے غائب ہوجانے سے ہنگامہ ضرور برپا ہوگا۔ لیکن ساتھہ ہی اسکے مختلف روایتین ہونگی بعض کا خیال ہوگا۔ کہ اب یہان ٹہیر کر کیا کرتا روپیہ بہت سا جمع کرلیا تہا۔ اس لئے وہ چلا گیا یا کسی شکار کی تلاش مین کسی جگہہ گیا ہے۔ یا کسی شخص نے اسکو قتل کردیا۔

علاوہ برین جب سے ہم نیماڑ سے روانہ ہوئے ہین کس قدر پنڈاریون کا خون خان اور اُسکے آدمیون نے کیا ہے

**مین۔** اس بات مین کوئی شک و شبہہ نہین ہے۔ مجھے خوب حال معلوم ہے۔ یہہ لوگ مجسم شیطان ہین لیکن اب تم جاؤ اور ہوشیار رہو۔ اور پیر خان کو میرے پاس بہیجو۔ اسوقت شاہ خاور تاریکی کے پرخوف حملہ سے مغلوب ہوکر اور اپنا مشرقی تخت چہوڑ کر ڈگمگاتے ہوئے قدمون سے غرب کی جانب بہاگا چلا جاتا تہا انسان وحیوان اس مغلوب بادشاہ کی حالت کو بیم و ہراس سے دیکھہ رہے تہے اشجار تاریکی کے خوف سے آہ سرد بہر رہے تہے پرند اپنی پناہ کی جگہہ تلاش کر رہے تہے ٹہیک شام کیوقت اسلام کے سچے بندون نے اللہ اکبر کا نعرہ مارا۔ اور متفرق گروہ کے گروہ جمع ہوکر نماز پڑہنے مین مشغول ہوئے۔ اور ہاتہہ پہیلا پہیلا کر اس روز کے خون اور ظلم و زیادتی کی معافی مانگی۔ پہر سب آدمی علیحدہ علیحدہ ہوکر اپنے اپنے گہوڑے کی پاس بستر بچہا کر لیٹ رہے کہ شب آرام سے گزارین۔ اور صبح آئندہ کیواسطے مستعد ہوجاوین۔"

وہ وقت (جسکا مین منتظر تہا) قریب آیا۔ اور مین اپنے خیمہ مین خان کے انتظار مین بیٹہا ہوا تہا۔ مین اسوقت کی خوشی کا اندازہ نہین کرسکتا۔ میرے رگ و پے مین ایک حرارت متواتر دورہ کر رہی تہی۔ کیونکہ میرا خیال بہت مستقل تہا کہ مین آج ایک جابر پنجہ کا کام تمام کرونگا۔ میرے پاس صرف پیر خان موجود تہا۔ اور ہم دونون کے منہ پر مہر خاموشی لگی ہوئی تہی۔ اور دل ہی دل مین بے درپے خیالات آئندہ کے گہوڑے بڑی تیزی سے دوڑ رہے تہے۔ آخر تہوڑی دیر کے بعد مہر سکوت ٹوٹی اور پیر خان نے مجہسے دریافت کیا۔

**پیر خان۔** میر صاحب آپ نے مالوہ والی شے تو کسی بوتل مین آمیز کرلی ہوگی۔

**مین۔** بیشک ایک بوتل برانڈی مین دو تولہ وہ افیون ملائی ہے جس مین نہایت تیزی ہے۔ مین نے اسکو چکہا تہا اسکا مزہ بالکل دوا کا سا معلوم ہوا

جبوقت خان سرور کی حالت مین ہوگا۔ اُسوقت یہ بوتل پلائی جاویگی۔ اور اگر ہم ایسا نکرینگے تو سوائے ناکامیابی اور پشیمانی کے کچہہ حاصل نہ ہوگا۔ بلکہ اس جگہہ کا قیام اور یہان سے جان سلامت لیجانا مشکل ہوگا۔ اگر خدانخواستہ یہ صورت پیش آئے تو بڑے شرم کی بات ہے۔

پیر خان۔ آپکا ارشاد بجا ہے۔ مگر وہ یہان سے کسی صورت مین بہی صحیح وسلامت نہین جاسکتا کیا مین اپنی قوت کا اُسکی طاقت سے مقابلہ نہین کرسکتا کیا آپ کے رومال نے کسی وقت خطا کی ہے لیکن جبوقت خان پیالیان اُٹھا کر غل مچائیگا اُس وقت کا کیا فکر ہے۔ اگر مناسب سمجہئے تو موتی وغیرہ کو بُلا لیا جاوے۔ کیونکہ موتی کے پاس ستار اور ڈہولک ہے۔ اُسکی آواز اور گانے والون کا شور خان کے غل غپاڑہ پر سبقت لیجاویگا۔

مین۔ نہین۔ گانے بجانے سے بہت سے آدمیون کی توجہ اسطرف ہوگی۔ اور بلا تامل چلے آوینگے۔ اس حالت مین ہمارا اصلی مطلب خبط ہوجاویگا۔ ہان جہانتک ممکن ہو۔ احتیاط کرین۔ اور باقی سب اس قادر مطلق کے بہروسہ پر چھوڑ دین۔ جو چاہتا ہے کرتا ہے جو چاہے گا کرے گا یہ بات حکومت کی اس کو ہی سزا ہے

رات بہت گزر چکی تہی۔ اور اُسوقت کی تاریکی چشمہ ظلمات کی تاریکی کا پورے طور سے مقابلہ کررہی تہی۔ شہر خموشان کا پورا منظر تہا۔ بلکہ یہ کہنا چاہئے۔ کہ خاموشی اس لشکر عظیم پر قبضہ کئے ہوئے تہی۔ جو بتون کی طرح ساکت نظر آرہا تہا۔ بڑے غور کے بعد معلوم ہوا۔ کہ ایک شخص ہوشیاری سے جو جو آدمی اُسکے راستہ مین گہری نیند مین بیخبر سوتے ہین نہایت احتیاط سے بچتا ہوا۔ اور آہستگی سے قدم اُٹہاتا ہوا چلا آتا ہے۔

مین۔ بہائی پیر خان دیکہو وہ خان آتا ہے اُسکے پیچہے پیچہے سائیس گہوڑا لا رہا ہے۔

پیر خان۔ واقعی خان نے اپنا وعدہ ایفا کیا۔ اتنے مین غفور خان کی آواز آئی کہ میر صاحب آپ ہی ہین نا۔

مین۔ خانصاحب تشریف لائیے اور غریبخانہ کو اپنے قدوم میمنت لزوم سے منور فرمائیے۔

خان۔ اس تاریکی مین (کہ ہاتھ کو ہاتھ نہین دکہلائی دیتا) مجہے خوف تہا۔ کہ مین آپ کا خیمہ نہ بہول جاؤن۔

مین۔ مین بڑی دیر سے آپکا منتظر تہا۔

غفور خان۔ (خوش ہوکر) کیون میر صاحب اب ہمکو ہمارے دل کی چہیتی اور سرور بخشنے والی اور غم غلط کرنیوالی شے ضرور ملیگی۔ کچہہ

دہوکہ تو نہین ہے۔

مین۔ بخدا دہوکہ نہین ہے۔ آپکا خیال کدہر گیا ملاحظہ فرمائیے یہ رکہی ہوئی ہے۔ پیر خان پلاؤ دینے گیا ہے۔

خان۔ مین نے اسی خیال سے کہ شب کو میر صاحب کے ہان خوب سیر ہوکر کہانا نوش کرونگا۔ آج دن بہر فاقہ کیا ہے۔ مین جلد آجاتا۔ لیکن خاص کام کی وجہ سے مین دربار مین بلوایا گیا اور کسی عرصہ تک مین نے جو آپ کو منتظر رکہا آپ معاف فرمائیے۔

مین۔ آپ کی عنایت کا نیازمند کمال مشکور ہے۔ آپ کا ارشاد فرمانا آپ کے اخلاق کی خوبی ہے۔ فرمائیے آپ کا گہوڑا کہان ہے۔

خان۔ غالباً میرے سائیس نے تمہارے گہوڑون مین باندہ دیا ہوگا۔ مین اپنے ملازمون کو دہوکہ دیکر آیا ہون۔ اور درد سر کا بہانا کرکر سو رہا۔ اور سب کو سخت ممانعت کر دی کہ مجھے بیدار نکرنا۔ تہوڑی دیر کے بعد سب لوگ خواب غفلت مین خراٹے لینے لگے۔ مین آہستگی سے اپنے پلنگ سے اٹہکر اور دبے پاؤن خیمہ سے باہر آیا۔ اور سائیس سے اشارہ کرکر چلا آیا۔ غالباً امید ہے کہ آپ کے آدمی گہانس وغیرہ گہوڑے کے سامنے ڈال دینگے۔

مین۔ ابہی اسکا بندوبست کر دیتا ہون۔ پیر خان اسیوقت پلاؤ لیکر آیا۔ خان اسوقت ایسا لپکا۔ جیسے باز کبوتر پر۔

خان۔ اب شراب جلد پلوائیے۔ زیادہ دیر نہ لگائیے۔ مے کے بغیر پلاؤ خشک معلوم ہوتا ہے حلق کو چہیلتا ہے۔ مین نے اسوقت ایک شراب کا پیالہ پیش کیا۔ خان نے بہت خوشی سے نوش کیا اور کہا یہ وہ شراب ہے جو حوران بہشتی پیتی ہین۔ میر صاحب ذرا خیال تو کرو کہ اگر بالفرض ہم ایسے اعتقاد والے لوگون کو بہشت مین بہی یہ شراب ملے۔ تو کس طرح پیوینگے کیونکہ ہمارے سامنے وہ وہ حورین جنکے حسن کی ہم کسی سے بہی تشبیہ نہین دیسکتے کہڑی ہوئی ہونگی۔ (قہقہہ لگاکر اور پہر خاموش رہکر) من تا نم من دانم۔ میر صاحب اب آپ نوش کیجیے۔

مین۔ نہین خانصاحب یہ شیشہ خاص آپکے حصہ کا ہے۔ اور ایک بوتل اور آپ کیواسطے موجود ہے۔ مین اور پیر خان تیسری بوتل کو آپسمین تقسیم کرلینگے۔ افسوس کہ زیادہ شراب نہین ہے اور نہ بوتل ہی بڑی ہے۔

خان۔ مین تمہارے کلام کی تائید کرتا ہون واقعی جسقدر افسوس کیا جاوے وہ کم ہے لیکن جسقدر ہے ہمین اسی کی قدر کرنی چاہئے (پہر ایک قسم پیکر) دیکہو یہ بے ایمان فرنگی روزمرہ اس نادر

شراب کا استعمال کرتے ہین اور نشے کی حالت مین
کیسے کیسے کارنمایان کرتے ہین - اور ایک میز کے پاس
کرسیان بچھاکر اونپر بیٹھکر شراب پیتے ہین - اور
گاتے ہین ناچتے ہین پہر بیہوش ہوجاتے ہین - کیا
کبھی تمکو دیکھنے کا اتفاق ہوا ہے -

میر - مین نے بچشم خود بھی دیکھا ہے اور سنا بھی ہے
مین ان لوگون کے حالات سے بخوبی واقف ہون -

خان - (کسیقدر سکوت کے بعد) کاش اگر مین ان کا
ملازم ہوتا تو کیا اچھا ہوتا - خود اس شراب کو پیتا -
اور اپنے دوستون کو بھی اس سے محروم نہ رکھتا -

میر - واقعی اس مین کیا شک ہے -

خان - میر صاحب اب مین ان فرنگیون کی نوکری
ضرور کرونگا کیونکہ یہ ولایتی شراب مجھے بہت ہی اچھی
معلوم ہوتی ہے - اور یہہ شراب بہت سے کئے مسلمانون
کو اس طرف راغب کریگی - مین نے سنا ہے کہ سکندر جاہ
بھی شراب پیتا ہے - نہین معلوم کہ کہانتک یہ امر صحیح ہے

میر - جس وقت مین حیدرآباد مین موجود تھا مین نے
بھی سنا تھا - اور اسی مقام پر اس نایاب شراب کو
چکھا تھا - اور اسی باعث سے مین نے گنٹور کے مقام
پہچان کر ان چند بوتلونکو احتیاطاً اٹھا لیا تھا -

خان - (ایک بوتل کو ختم کرکر اور کسیقدر افسوس کے
ساتھہ آہ سرد بھرکر) یہہ تو شہنشاہونکے پینے کی شراب ہے
بلائے خدا میر صاحب اور لائیے -

ساقی تیرے صدقے ساقی
غم مین نہ رکھہ تو کچھہ بھی باقی
جام پلا بھر بھر کے مے کے
ہووین جس سے سب کو اچنبے
بات یہ بھی ہے مانے اگر تو
سچ تو یہ ہی ہے جانے اگر تو
کچھہ بھی مزا بے مے کے نہین ہے
لطف کہین بے اسکے نہین ہے
ساقی پیارے الفت والے
خوش اور اچھی صورت والے
جلد لگا دے منہ سے شیشہ
مے کے بغیر اب دم ہے رکتا
مے ہو اصلی لندن والی
پیرس کی یا برلین والی

میر - (دوسری بوتل پیش کرکر) خان صاحب صرف
یہہ ایک بوتل اور موجود ہے -

خان - (خوش ہوکر اور نصف بوتل چڑھاکر) میر
صاحب تو مین ناچ بھی سکتا ہون - اور گانا بھی گا
سکتا ہون - گو ہمارے مذہب کے خلاف ہے -
لیکن گانیکی ممانعت نہین ہے کیونکہ پیغمبر صاحب کی تعظیم
اور توصیف مین راگ گاؤنگا - چونکہ مین ستار خوب
بجاتا ہون - اس لئے مجھے ایک ستار اسوقت درکار ہے
کیا آپ لوگون مین کسی کے پاس موجود ہے -

مین - میرے ایک ملازم کے پاس موجود ہے -
کیا ستار ہی منگا دیا جاوے - یا اسکو ہی طلب کیا جاوے
خان - اگر وہ کچھ گانا ہی جانتا ہے تو ضرور بلواو -
اور کسی قسم کا خوف نکرو -
مین - خوش آواز ہے - اسکا گانا دل پر اثر کرتا ہے -
بھائی پیر خان جلد جاو اور موتی کو بلا لاؤ لیکن ستار لائے
خان - (زانو پر ہاتھ مار کر) افسوس اسوقت کوئی
معشوق پریوش پیش نظر ہوتا تو کیا اچھا ہوتا جسوقت
ہم نے کرشنا پر قیام کیا تھا - تو ایک حسین نوجوان کمسن
ناز و ادا کی کان عاشقون کی جان میرے پاس موجود
تھی - جس سے کیا ہی لطف تھا - افسوس ایک ناممکن
بات کا اسوقت ذکر ہی کرنا لغو ہے -
مین - خانصاحب گھبرائیے نہین جسوقت ینار
پہنچ جائینگے - تو اس سے زیادہ حظ اٹھائینگے -
پیچھے موتی مع ستار کے آگیا ہے -
موتی - (سلام کرکر) آقاہ - آج خان صاحب نے
یاد فرمایا ہے -
خان - پیارے موتی - کیا یہ ستار ملا ہوا ہے -
اسکے سب پردے درست ہین -
موتی - صاحب یہہ ستار آپ کے لائق نہین ہے -
لیکن سب طرح سے درست ہے -
غفور خان اس طرح سے ستار کے پردونپر اپنی انگلیان
جلد جلد چلاتا تھا جس سے ناظر کی نظر مین یہی جتاتا تھا کہ
یہ شخص اس فن مین کامل مہارت رکھتا ہے - اور
سب لوگ تعجب کی نظر سے نگران تھے - دیکھئے کہ خان
کس طریقہ سے ستار بجاتا ہے -
خان - (زور کی آواز مین) تھوڑی سی شراب اور
پلاؤ - تو مین ستار بجانیکی کوشش کرون - ارے
موتی کوئی غزل بھی یاد ہے یا نہین -
موتی - خانصاحب مین ایک دیہاتی آدمی غزلونکو
کیا جانون - ہان ملہار اور بھیروین کی راگنیان
البتہ آپ کو سنا سکتا ہون -
خان - ان راگنیون کو یہان کون سمجھے گا - مین ایک
غزل بتلاتا ہون - جو غالباً تمہین بھی یاد ہوگی -
(اے چہرۂ زیبائے تو رشک بتان آذری)
میر صاحب تھوڑی سی شراب اور پلاؤ - آج تم نے
خوب ساقی گری کی - میرے پیارے ساقی - مین
تمہین ان غزلون سے بھی بہتر غزل سناؤنگا - جو
خواجہ حافظ نے اپنے دیوان مین اپنے ساقی کی شان
مین لکھی ہین - (پھر شراب کا ایک پیالہ چڑھا کر) اسکا
ذایقہ بدلا ہوا ہے -
مین - خانصاحب اس بوتل پر کاغذ بھی اور قسم کا
چسپان ہے شاید یہہ شراب - اعلی درجہ کی ہے -
ملاحظہ فرمائیے -
خان - یہہ شراب تیز معلوم ہوتی ہے - اچھا موتی
اب تم کچھ گاؤ -

موتی نے گانا شروع کیا۔ اور خان نے بھی اس کا
ساتھ دیا۔ دونوں کی آواز ملکر ایسی پیاری معلوم
ہوتی تھی۔ جس سے ایک مجمع کثیر کے ہو جانیکا احتمال
تھا۔ اور ہم اپنے ارادے مین ناکامیاب رہتے۔
لیکن تھوڑے ہی عرصہ مین خان خاموش ہوگیا تو
مین نے اور پیر خان نے بہت کچھ تعریف و توصیف کی
اور کہا کہ آج خوش قسمتی سے اس چٹیل اور کف دست
میدان اور لق و دق جنگل مین دو لایق گویون کا
گانا سنا۔ لیکن اب خانصاحب خاص آپکا نمبر ہے۔
خان۔ میرے بعد پھر میرے پیارے ساقی تمہارا نمبر
ہے۔ اچھا تھوڑی شراب اور پلاؤ کہ خوب سرور ہو۔
افسوس اگر ہمارے پاس کافی ذخیرہ موجود ہوتا تو
ہم روز اسی طرح سے جشن مناتے مزے اڑاتے پھر پیالے
کو خالی کرکر اور بوتل کی طرف دیکھکر ابھی تو نصف
سے بھی کم بوتل خالی ہوئی ہے۔ اُوہ بہت ہے۔
ایک پیالہ موتی کو بھی دو وہ بھی اس کا مستحق ہے
موتی۔ حضرت مجھے معاف فرمایئے۔ میرے اور
آپ کے مذہب مین بہت فرق ہے۔ مین قوم کا برہمن ہون
خان۔ افسوس تو اس کے مزے سے ناواقف ہے۔
اور تیرا اعتقاد بھی دوسرا ہے۔ لیکن تیرا نام بھی کیا
پیارا ہے۔ جیسا کہ تیرے نام کے ساتھ خان موزون
ہوسکتا ہے ویسا ہی لفظ رام ہے اگر ہمارا تیرا مذہب
ایک ہوتا تو ہمارے ساتھ بہشت مین بھی رہتا۔
وہان حوروں سے لطف اٹھاتا۔
اب غفور خان کو نشہ بھی ہوگیا تھا۔ اور آواز مین
بھی بھاری پن تھا۔ اسلئے غزل کے گانیکی بہتیری
کوشش کی لیکن ناکامیاب رہا۔ خان کا رنڈیون
کی طرح آنکھین مٹکانا نزاکت سے کمر و گردن کو ہلانا
اسوقت ایک عجیب لطف دیتا تھا۔ پھر غل مچا کر
میر صاحب میرا حلق بالکل خشک ہوگیا ہے مین
کیا خاک گاؤن۔ دوسرے زکام نے میری آواز
کو اور بھی بھاری کردیا۔ ایک جرعہ پیکر خان نے
پھر گانیکی کوشش کی۔ مگر کچھ فائدہ نہوا۔ ایک
نشہ شراب دوسرے خاص مالوہ کی افیون اس مین
ملی ہوئی۔ جو اپنا قاتل اثر کررہی تھی۔ خان کو
کامیاب نہونے دیا۔ اور مجبور ہوکر کہا۔ موتی خان
نہیں موتی رام اب تم گاؤ مین ستار بجاؤن گا
موتی نے گانا شروع کیا۔ لیکن خان نے مجبور ہوکے
ستار زمین پر رکھدیا۔
خان۔ میر صاحب آپ جانتے ہین کہ مین کون ہون
اور کسقدر سوار ماتحت ہین۔
مین۔ حضرت آپ نواب صاحب کے قوت بازو ہین
تین ہزار سواروں کے افسر ہین۔
خان۔ پھر تم لوگون نے مجھے گویا کیون تصور کیا۔
مین کبھی نہ گاؤن گا۔ اور نہ بجاؤن گا۔ لیکن میر
صاحب آج آپکا غلام ہون۔ اس تیسری بوتل نے

تو میرے حلق کو بالکل خشک کر دیا۔ بڑی تیز شراب ہے
مین۔ خانصاحب اب آپ کو سوائے شراب کے دوسری شے نہ لذیذ ہی معلوم ہوسکتی ہے۔ اور نہ آرام دے سکتی ہے۔ لہذا اور پیو۔ صرف ایک پیالہ موجود ہے۔

خان۔ اب مجھکو سب دیدو۔ اب مین کافر فرنگیون کی طرح خواہ وہ کیسے ہی غلیظ ناپاک ہون کھڑا ہوکر پیونگا۔ اور جیساکہ مین نے اول مین ذکر کیا ہے اب اُنکی ملازمت ضرور اختیار کرونگا کیا تم جانتے ہوکہ جس وقت وہ کھڑے ہوکر شراب پیتے ہین۔ کیا الفاظ منہ سے نکالتے ہین۔

مین۔ مین نے ایک شخص سے جو انگریزون کا خدمتگار تہا سنا ہے کہ وہ ہپ۔ ہپ۔ ہپ کہتے ہین۔

خان۔ (متحیر ہوکر) اہن۔ ہپ۔ ہپ۔ ہپ۔ اسکے کیا معنے ہین۔

مین۔ جس طرح سے ہم لوگ بسم اللہ الرحمن الرحیم کہتے ہین اسی طرح سے یہہ لوگ لفظ ہپ۔ ہپ ہپ کو استعمال کرتے ہین۔

خان۔ میر صاحب اس مین شک نہین۔ اب مجھے اُٹھنے مین مدد دو کیونکہ شراب میرے مغز مین چڑہگئی اور خیمہ چارون طرف پہرتا نظر آتا ہے۔ اگر مجھے کھڑا کر دو تو مین آخری پیالہ اس طرح پی لون جیسکہ کوئی مسلمان یا فرنگی پیتا ہے۔ آہا پینے کیا اچہا کہا ہے۔"

مین نے خان کو کھڑا کیا اور خان نے بسم اللہ۔ ہپ ہپ ہپ کہکر اُس پیالہ کو بالکل خالی کر دیا۔ اوسکا سر جھک گیا۔ اُسکی آنکھین بُری طرح پہرنے لگین اوس نے آگے بہاگنے کی کوشش کی۔ لیکن مردہ کی طرح زمین پر گر گیا

پیر خان۔ (قریب آکر) بس خانصاحب تکلیف نہ کیجیے۔ خان صاحب اب تم مردہ ہوگئے ہو۔ فرنگی اور مسلمان بنکر تمنے ہمین خوب تماشا دکہلایا۔

مین۔ اب خان کو سیدہا بٹہادو۔ مین تیار ہون اور تم مین سے ایک آدمی جہرنے دو۔"

اُن آدمیون نے اوسکو اُٹہایا اور جب وہ بیٹہہ گیا اُسکا سر پہر اُسکے کندہون پر گر پڑا۔ اور مُنہ سے کف نکلنے لگا۔

موتی۔ یہہ تو مر گیا ہے اُسے چہونا نہ چاہیے۔ یہہ شیخ ہے۔

مین۔ تہارا خیال غلط ہے۔ نشہ مین ہر شخص کی ایسی ہی حالت ہوجاتی ہے مین نے صدہا آدمیونکو ایسی حالت مین دیکہا ہے۔ اب اسکی گردن سیدہی کردو اور جہرنے دو۔

اُنہون نے ایسا ہی کیا۔ پیر خان نے وہ قاتل بات کہی۔ اور ضمد خان نے میری مضبوط گرفت مین سے نکلنے کیواسطے زور کیا۔

پیر خان۔ بسم اللہ صاحب۔ یہہ ظالم جہنم مین پہنچگیا۔

**مین** - الحمد للہ - کہ ہمارے رکہشا کرنیوالے دیوتا (دیبی) اور حضرت پیغمبر نے ہماری امداد کی - اب لوگہائیون کو بلاؤ کہ اپنی خدمت کو انجام دین اور اب سائیس کی جلد خبر لو - ہم سب لوگ خان کی لاش کو خیمہ مین چہوڑ کر باہر آئے - اور ان لوگون سے جو ہمارا انتظار کر رہے تہے دریافت کیا کہ سائیس کہان ہے - ان کی زبانی معلوم ہوا کہ وہ ایک گہنٹہ سے بالکل بے خبر ہے -

**پیر خان** - یہ بہت اچہا ہے - اسکو میرے لئے رہنے دو (اس سے مین نپٹ لونگا)

مین اور موتی جسوقت اس غافل بے خبر کے پاس پہنچے تو پیر خان نے اسے ہوشیار کیا - وہ آنکہین ملتا ہوا اٹہا - لیکن پیر خان نے قبل از ہوشیاری اس کا کام تمام کیا - اب سوائے نعش اور زین کے کچہہ نہین رہا لوگہائی قبر تیار کر رہے تہے مین نے اور پیر خان و موتی نے زین کی خورجیان کہولین - تو اس مین سے اشرفیان - اور جواہرات اور سونے کی چہوٹی چہوٹی ڈلیان برآمد ہوئین - ہمین اسوقت اتنی فرصت نہ تہی کہ اسکی قیمت کا اندازہ کرتے - مگر ہمنے زین کے اپنے چاقو سے ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالے - اس غرض سے کہ اس مین اشرفی وغیرہ باقی نہ بچا رہے اس عرصہ مین لوگہائیون نے قبر گہری تیار کر لی تہی - ہمنے دونون نعشین اور زین کے ٹکڑے انکو اسمین دفن کر دیا -

**موتی** - میر صاحب گہوڑے کا کیا کرین ہم اسے اپنے ساتہہ تو رکہہ نہین سکتے کیونکہ لشکر مین کوئی بہی ایسا آدمی نہین ہے جو غفور خان کے گہوڑے کو نہ جانتا ہو - اور اتنا وقت نہین کہ اسکا رنگ تبدیل کر دین - تہوڑی دیر تک تو مین حیران رہا کہ اگر بکیس جانور کو اپنے پاس رکہتا ہون تو یہ بات افشا ہو جاویگی اور میری کچہہ سمجہہ مین نہ آیا کہ کیا کرون - مجبور مین اسکے قتل کرنے پر آمادہ ہوا - اور مین نے کہا بیشک یہ ایک عمدہ جانور ہے مگر ہماری جان اس سے زیادہ عزیز ہے -

یہان سے تہوڑے فاصلہ پر ایک دریا ہے - کیا تم مین سے کوئی اسے جانتا ہے -

**میرے ہمراہی** - ہم نہین جانتے کہ کس طرف ہے اور نہ ہم نے کبہی دیکہا ہے -

**مین** - اچہا ہم خود جاتے ہین - غوث خان - (یہ ایک میرا ہمراہی تہا) تم میرے ہمراہ چلو اور گہوڑے کو کہونٹے سے کہول لاؤ -

الغرض مین اور غوث خان گہوڑے کو ہمراہ لیکر اور لشکر سے آہستہ آہستہ گذر کر لب دریا پہنچے - تو معلوم ہوا کہ ایک نالہ بہت گہیرا اور بڑے زور سے جاری ہے اور پانی بہی بکثرت ہے - ہمنے گہوڑے کو اس نالہ کے کنارہ کہڑا کیا - اور ہلاک کر کر نالہ مین ڈالدیا - اور اس شب تاریک مین ہی اپنے خیمہ مین

واپس پہنچ گئے اور مین نے اس غریب بیکس جانور کے ہلاک کرنیکا بہت افسوس کیا۔

**غوث خان**۔ آپ نے عجلت کی۔ ورنہ کئی ہزار روپیہ اسکی قیمت کا وصول ہوجاتا۔ اور حیدرآباد مین مُنہ مانگی قیمت ملجاتی۔ اور مین اسکو حیدرآباد لیجاتا۔

**مین**۔ اب اس امر کا خیال کرنا فضول ہے۔ اور فکر کرنا مناسب نہین ہے۔ ہم اپنی کوشش اور تدبیر سے نیاڑ پہنچنے تک اس سے زیادہ فایدہ اُٹھاسکتے ہین۔

**غوث خان**۔ اس خراب ملک مین ہمین کچھہ فایدہ نہین ہوا۔

**مین**۔ بھائی غوث خان۔ اطمینان رکھو۔ ہمنے اپنا کام شروع کردیا ہے اور انشاءاللہ اگر ہم یہ کام کرتے چلے جائینگے تو بہت کچھہ فائدہ اُٹھائینگے۔

مین خیمہ پر پہنچا لوگ بھائیون نے اپنا کام بہت اچھی طرح کر رکھا تہا۔ ہمارے قالین اوس جگہہ پر جہان خان کو دفن کیا تہا بچھے ہوئے تھے اور ہم سب لیٹ رہے اور گہری نیند سو گئے۔

دوسرے روز صبح کو غفور خان اپنی معمولی جگہہ پر نملا۔ تو مختلف خیالات لوگون کے دل مین پیدا ہوئے۔ بہت سے سوار ہر چہار طرف اسکی جستجو مین گئے اِلّا سب واپس آئے اور کچھہ پتہ اوسکے ہونیکا نہ بتلاسکے۔ بعضون نے کہا کہ شیطان اوسکی شرارت کے باعث اوسکو پکڑ لیگیا۔

بعض نے یہہ کہا کہ اُس نے بہت سا لوٹ کا مال جمع کرلیا تہا اسلئے اُسکو خوف تہا کہ مجہسے چہین نہ جاوے کیونکہ یہ ہمکو معلوم ہے۔ کہ وہ اپنے زین کی خورجیون مین اپنا مال رکہتا تہا اسلئے وہ اُسکو لیکر بہاگ گیا۔

جب ہم دوسرے مقام پر پہنچے تو جیتو نے مجھے بلوایا مین گیا وہ دربار مین بیٹھا ہوا تہا اور خان کے خدمتگار قیدیون کی طرح اُسکے سامنے بیٹھے ہوئے تھے مین نے موافق معمول کے سلام کیا اور اوس نے اپنے پاس بیٹھہ جانیکو کہا۔

**جیتو**۔ میر صاحب مین سخت پریشان ہون۔ اور غفور خان کا ایسا نازک معاملہ ہے کہ کچھہ سمجھہ مین نہین آتا۔ کہ وہ کیون چلا گیا یا کیا واقعہ پیش آیا پیدا کنندہ ہی اس راز کو خوب جانتا ہے۔ غفور خان کی نسبت مین کبھی بدگمان نہین ہوا۔ وہ میرا اعلیٰ درجہ کا سردار تہا۔ یہہ ایک ایسی حیرت مین ڈالنے والی صورت پیش آئی ہے جس نے مجھے سخت اضطراب مین ڈالا۔

وہ لڑکپن کے زمانہ سے میرے ہمراہ رہا ہے۔ اور مین نے اپنے بچون کی طرح سے پرورش کیا ہے اور ہمیشہ اسکی دلجوئی کرتا رہا ہون۔ اس بارہ مین تم کیا رائے دیکھتے ہو۔

ٹین - میرے خیالات اسوقت ایسی پیچ پیچ کی ہین
ہین - کہ مین کچھ بہی بیان نہین کرسکتا - اور یہ عقدہ
کسیطرح سے بہی حل نہین ہو سکتا - اگر آپ غفور خان کے
خاص خاص ملازمون سے دریافت کرین گے - تو
مجھے یقین ہے کہ وہ ضرور کچھہ نہ کچھہ بیان کرینگے -
چلیتو - میر صاحب ابتک مین نے دریافت نہین
کیاہے - وہ سب یہان موجود ہین اور مین چاہتا
ہون کہ آپ انسے سوالات کرنے مین مجھے مدد دین -
شاید کوئی بات مجھسے رہجاوے تو تمہین اس کا
خیال آجاوے -"
ٹین - نواب صاحب جہانتک میرے امکان
مین ہے مین حاضر ہون - لیکن بہتر ہے کہ آپ تحقیقات
شروع کرین - اور مین آپ کو یقین دلاتا ہون
کہ وہ لوگ خوف کے باعث آپ کے سامنے سچ سچ
بیان کردین گے -
اسیوقت چلیتو نے ایک ملازم کو بلایا اور وہ کانپتا
ہوا سامنے آیا اور مودب کہڑا ہو گیا -
چلیتو "تیرا کیا نام ہے -"
ملازم " سید ابراہیم "
چلیتو " غفور خان کا کیا کام کرتا ہے "
ملازم " جہان پناہ مین ایک خدمتگار ہون -
مین خان کے کپڑے رکہا کرتا تہا اوسکو نہلاتا اور
رات کو اوسکی خدمت کرتا اور ہمیشہ اوسکے پاس رہتا تہا" -

چلیتو " ابراہیم بخوف صاف صاف بیان کرو -
بخدا اگر مجھے تیرا بیان غلط معلوم ہوا تو تیرے جسم
کے ٹکڑے ٹکڑے کرڈالونگا تاکہ اورونکو عبرت ہو"
ملازم - (ابراہیم) مین نواب صاحب کے سامنے
کبہی جہوٹ نہ بولونگا - جو کچھہ مین جانتا ہون
وہ بخوف وخطر صاف صاف کہدونگا -
چلیتو - اچہا جو کچھہ تم جانتے ہو بیان کرو -
ابراہیم - آقائے نامدار سہ پہر کے بعد حضور کے دربار
سے واپس گئے - تو مین نے عرض کیا کہ کہانا تیار ہے
اسوقت آقائے نامدار یعنے خانصاحب نے فرمایا
کہ میرے سر مین درد ہے - میری طبیعت بےچین
ہے مین آج کہانا نہ کہاؤنگا - تم لوگ کہالو - پہر
خانصاحب خیمہ مین داخل ہوئے - اور لباس
درباری اوتار کر سو رہے مین پیر دبانیکی غرض
سے خانصاحب کے پاس گیا - تو خفا ہو کر مجھے بہی
اپنے پاس سے نکالدیا -
شام ہوگئی تہی اور آٹھ بج چکے تہے اور مین اس
روز کچھہ تہکا ہوا بہی تہا - اس لئے مین بہی سو گیا
پہر مجھے خبر نہین کہ کیا ہوا -
ہان جوقت صبحکیوقت اور لوگون نے مجھے جگایا
کیا تو مین ہوشیار ہوا اور خیمہ مین گیا کہ خانصاحب
کو جگا کر کپڑے پہنادون - افسوس مین نے اوسوقت
اپنے ولی نعمت کو اس جگہہ نہ پایا - بسترہ اوسیطرح

بچہا ہوا تہا صرف ایک تلوار موجود تہی - نہ وہ لکڑی موجود تہی جو چہل قدمی کے وقت خانصاحب کے ہاتھ مین ہوتی تہی - اور حالات شیخ قادر سے استفسار فرمائیے وہ مجھ سے زیادہ حالات بیان کریگا -

چنانچہ شیخ قادر بلایا گیا اور پہلے کی طرح اسے بہی خوف دکھلا کر ہوشیار کر دیا -

قادر - مین بہی ایک خدمتگار ہون لیکن میرا کام صرف اسقدر تہا کہ مین خانصاحب کو حقہ بہر دیتا اور افیون جس وقت وہ کہاتا تہا تیار کر دیا کرتا تہا - شام کے وقت مین نے خیمہ مین خان صاحب کے چلنے پہرنیکی آواز سنی اور مین نے دیکہا کہ وہ خیمہ کے پچہلے حصہ کو اوٹہا کر باہر نکل آیا - مین نے اوسکو کیمپ کے وسط مین جاتے ہوئے دیکہا اور اسکے پیچہے پیچہے ہو لیا - اونسے مجہے دیکہہ لیا اور خشمگین حالت مین مجہسے کہا کہ کیا مین چند قدم ہوا کہانے کو بہی اس طرح نہین چل سکتا کہ تم بدمعاشون مین سے کوئی میرے ساتھ نہو - چلے جاؤ - سو نواب صاحب مین لوٹ گیا کہ وہ کہین مجہے موقوفی کا حکم ندیدے - مین تو ایک دوست کے خیمہ مین چلا گیا - صبح کو مین نے سنا کہ وہ واپس نہین آیا "

مین " یہہ تو بڑی نامعقول بات ہے - ابتک ہمکو اسکے غائب ہونیکا کچہہ پتہ نہ ملا - اگر وہ چلا گیا ہے تو وہ ضرور سوار ہو کر گیا ہوگا اسکا گہوڑا کہان ہے "

چیتو - شیخ قادر کیا تم غفور خان کے گہوڑے کی نسبت کچہہ بیان کر سکتے ہو -

شیخ قادر - حضرت یہان نہ گہوڑا ہے نہ سائیس خان کے پاس دو گہوڑے تہے - لیکن ایک کا زین جو نہین ملتا وہ وہ ہے جس مین اسکا کل سرمایہ موجود تہا -

چیتو - آہا - یہ بات ہے ؟ دوسرا سائیس کہان ہے

ایک نوکر - پیر و مرشد وہ باہر حاضر ہے -

چیتو - اچہا اسکو بلاؤ - حکم ہوتے ہی سائیس اسی وقت حاضر ہوا اور اس طرح بیان کرنے لگا -

سائیس - مین صرف یہہ جانتا ہون کہ گہوڑے پر سہ پہر سے زین کسا ہوا تہا - یہ بات بالکل دستور کے خلاف تہی کیونکہ وہ زین ہمیشہ خیمہ مین حفاظت سے خان صاحب کے سرہانے رکہا رہتا تہا - مین نے دوسرے سائیس سے اسکا سبب پوچہا - لیکن وہ مجہپر خفا ہوا اور کہا یہہ میرا کام نہین ہے - خان صاحب نے جو حکم دیا ہے مجہے اسکی تعمیل کرنی لازمی ہے - مین نے دیکہا کہ سائیس گہوڑے کو تاریکی مین کہونٹے سے کہولکر خانصاحب کے پیچہے پیچہے آہستہ آہستہ لیجاتا ہے مگر مین نے اُس سے کوئی سوال نہین کیا -

مین - نواب صاحب صرف نتیجہ نکالنا باقی ہے - سب بیانات سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ بہت خوش قسمت اور مالدار تہا - کیونکہ ہر ایک شخص نے بیان کیا ہے کہ

اُسکا زین زر سے بہرا ہوا تہا۔
چیتو۔ ایسا ہی مین نے بہی سنا ہے مگر تاہم اوسکی ناشکری کا خیال میری طبیعت قبول نہین کرتی مین نے اُسکو ہرطرح لایق بنایا۔ مین نے ہی اُسے تاریکی سے نکالا مین نے ہی ہزار سوارون کا سردار بنایا۔ اور یہہ میری مہربانی کا اُس نے نالایق نتیجہ دکہلایا۔ اور نوکرون سے کہا۔ "جاؤ تم مین سے کسی کا قصور ثابت نہین ہوا۔ اُس گہوڑے کو میرے گہوڑدون مین لاکر باندہ دو۔

اس طرح یہہ معاملہ طے ہوا۔ اور نہ ہمپر کچہہ شبہہ ہوا اور نہ کسی اور شخص پر۔ یہہ معلوم تہا کہ حیدر آباد مین خان کے رشتہ تہین اور یہہ بہی فرض کر لیا گیا کہ وہ وہان ہی بہاگ گیا۔ اوسکا حال صرف ہم ہی جانتے تہے اور وہ اسی لایق تہا ہزارون ایسے خوفناک جرایم اس نے کئے تہے جنکا ذکر نہین ہو سکتا۔
اب ہم غافل نہین رہے۔ اور ہمنے اپنا پیچ شروع کر دیا۔ کوئی رات بہی ایسی نہ گئی کہ ایک دو پنڈاری ہمارا شکار نہ ہوا اور ہمکو فائدہ نہوا ہو۔
جو پنڈاری غائب ہوا اُسی کی نسبت ہمارے کمپ مین یہہ خیال ہوا کہ وہ اپنے گہر بہاگ گیا۔
نیماڑ پہنچنے تک انگریزون کی فوج جو ہماری تلاش مین پہر رہی تہی۔ کئی مرتبہ ہمپر حملہ کیا۔ اور چند مرتبہ ہم گہر بہی گئے۔ لیکن فرنگیون کو کامیابی نہین ہوئی۔ اور ہم لوگ بہت اچہی طرح سے کامیاب ہوتے رہے۔ اور جو لوگ ہمارے ہاتہہ قتل ہوتے تہے اُنکی نسبت ہمارے سردار کا یہہ گمان ہوتا تہا۔ کہ اپنی نامردی کی وجہ سے فرنگیون سے خوفزدہ ہو کر بیوی بچون کی محبت مین اپنے گہر چلا گیا۔ لیکن افسوس آخر مین ہمارا حال چیتو پر ظاہر ہو گیا اور ہمارے ساتہہ دغا کی گئی۔ اور ہمین سخت مشکل پیش آئی۔ مین اسکی کیفیت بہی صاحب آپ کے سامنے بیان کرتا ہون کہ کیونکر یہہ بات پیدا ہوئی اور ہم پر کیا کیا گذرا۔

## باب اٹہتیسوان

صاحب جن آدمیونکو مین اپنے ہمراہ جہالون سے لایا تہا اُن مین ایک شخص مسمے ہدایت خان تہا مین نے پیشتر کبہی اُسکو نہین دیکہا تہا مگر پیر خان کچہہ کچہہ اوسکو جانتا تہا کیونکہ اُس نے اوسکی ساتہہ کام کیا تہا اور یہہ ظاہر کیا گیا کہ یہ ایک لایق ٹہگ ہے۔ اُسکے ہنرون سے مین واقف نہ تہا کیونکہ اُس نے اُن لوگون کی بربادی مین جو پنڈاری کمپ مین مرے کبہی ہاتہہ نہ لگایا۔ مین اس کام مین اپنے آدمیون کو جنپر مجہے بہروسہ ہوتا اجازت دیتا ترجیح دیتا تہا۔ لیکن ہدایت خان بیشک بڑا سوار۔ تلوار اور برچہی مین مشاق چالاک اور توانا باحوصلہ آدمی تہا۔ مین ذکر کر چکا ہون کہ ہمنے کبہی اُس سے کوئی کام نہ لیا

اسکی وجہ مین بیان نہین کرسکتا ۔ مگر ایسا ہوتا تہا
وہ ہمیشہ جاسوس کے طور پر کام کرتا تہا اور خیمہ کے
دروازہ پر پہرہ دیتا تہا اور ہمارا کام اندر جاری
رہتا تہا ۔ غفور خان کی وفات کے بہت روز بعد
جب ہم پہر ناگپور کے علاقہ مین پہنچ گئے تہے اور چند
روز کا کوچ کر کر نیمار ہم پہنچ جاتے ۔ پیر خان ۔ موتی
اور ایک دو آدمی ایک روز شام کے وقت جب
اندہیرا چہا گیا میرے پاس آئے اور انکے چہرون سے
فکر اور خوف ظاہر ہوتا تہا ۔

مین ۔ بہوانی کی قسم بتاؤ تو کیا معاملہ ہے ۔ تم ایسے
متحیر کیون ہو ۔ بہائیو بولو اور جو کچہ خرابی ہے بیان
کرو کیا ہمارا راز کہل گیا ؟

موتی ۔ اب تو دل کہو لکے روتے ہین کہ آئی سر پر ۔
وہ مصیبت کہ ہمین جسکا بہت تہا دہڑکا ۔
افسوس دغا ہوئی ۔ مجہکو اسی روز سے شک پیدا
ہو گیا تہا ۔ کہ جب ہم کسی پنڈاری کو قتل کرتے تہے ۔
تو ہدایت خان اسوقت مجہے نظر نہ آتا تہا ۔
شنیدے کہ بعد از جنگ یاد آید بر کلہ خود باید زد ۔ ہائے
غضب کمبخت ہدایت خان نے سب حال چیتو کے سامنے
بیان کر دیا ۔ آجکی شب نہایت پُر خطر ہے ۔ اور وہ
اسوقت بہی چیتو کے دربار مین موجود ہے ۔

مین ۔ ہمکو چاہئے کہ فوراً بہاگ چلین ۔ اب جو تم نے
ہدایت خان کا ذکر کیا مجہے بہی اوسپر شبہہ ہے کہ وہ دیر

زین کسا ہوا ہے یا نہین ۔

پیر خان ۔ جی ہان ۔ وہ ہمیشہ تیار رہتے ہین ۔

مین ۔ اچہا تو کچہ خوف نہین ہے ۔ تاہم مین اسکی تحقیقات
ضرور کرونگا ۔ تہوڑی دیر توقف کرو مین فوراً تحقیق
کر لیتا ہون ۔

پیر خان و موتی ۔ کیا کرتے ہو ۔ دیدہ و دانستہ
اپنے کو خطرہ مین ڈالنا کونسی دانائی ہے ۔ اور اس
سے کیا نتیجہ ہوگا ۔
ہمارے گہوڑے تیار ہین ۔ اونپر سوار ہو کر بہاگ چلو
اور خیمون کو بدستور کہڑا رہنے دو ۔
صاحب کاش اگر مین اس دانائی کی رائے کو تسلیم
کر لیتا ۔ تو ایسی نازک حالت مین گرفتار نہوتا ۔ لیکن
اسوقت میری خود پسندی نے مجہے خراب کیا ۔

مین ۔ (دلیرانہ لہجہ مین) کیا تم مین کوئی شخص بہی ایسا
نہین ہے ۔ جو میرا ساتھ دیسکے ۔ ہم اس اندہیری
رات مین چیتو کے خیمہ تک بہت آسانی سے پہنچ سکتے
ہین ۔ اور وہان قنات کے قریب کہڑے ہو کر تمام گفتگو
بآسانی سن سکتے ہین ۔ اگر ذرا بہی اپنے خلاف گفتگو کا
رخ دیکہین گے ۔ تو فوراً بہاگ چلین گے ۔

پیر خان ۔ مین چلونگا ۔ لیکن اور کوئی نہ بولا اون
سب پر خوف چہا گیا تہا اور بے کار تہے ۔

مین ۔ بہائی یہ تمنے اپنی شان کے لایق بات کہی
ہے ۔ تم بڑے بہادر ہو ۔ (اور لوگون کو مخاطب کر کے)

اب تم سب گھوڑون کو تیار کرو کہ فوراً بہاگ جاوین - ان کی باگ ڈور کہولدو - اور لگام چڑہادو انکو انکی جگہہ سے نہ ہٹاؤ کوئی شخص ہمپر شبہہ نہین کریگا -

پیر خان - نواب ایک لحہ بہی نہ کہونا چاہئے -

ہم چپکے چپکے خیمہ سے نکلے اور آہستہ آہستہ چیتو کے خیمہ کی طرف چلے جو خوش قسمتی سے بہت فاصلہ پر نہ تہا - کوئی آدمی اُسکی گرد نہ تہا - اور ہم باہر سے دیکہہ سکتے تہے کہ ایک دُہندلے لمپ کے پاس تین آدمی باتون مین مشغول ہین - ہم قنات کے پاس لیٹ رہے اور شوق سے اُنکی باتین سُنتے رہے - ایک آواز آئی جسکو مین فوراً پہچان گیا کہ چیتو کی ہے "مین اسطرح سے اُسنے خان کو قتل کردیا"

ہدایت خان - (مین اسکی آواز بہی فوراً پہچانگیا) نواب صاحب یہہ کام خاص امیر علی کا ہے - مین یہہ نہین کہہ سکتا کہ مین نے خان صاحب کو مرتے اپنی آنکہون سے دیکہا - لیکن امیر علی نے اوسکو شراب پلاکر نشہ مین کیا مین جاگتا تہا -

چیتو - (آہ بہرکر) مجہے اس مین شک نہین - مین نے بڑی غلطی کی کہ غفور خان کو ناشکر گذار خیال کیا - اور اور پنڈاریون کو نامرد سمجہا -

ہدایت خان - اور پنڈاری بہت مشہور آدمی نہ تہے نہ اُن سبکے نام مین جانتا ہون صرف مجہے ایک نام یاد ہے کیونکہ اُسکے قتل کرنے مین اُن کو بڑا کام کرنا پڑا - وہ ایک قوی آدمی تہا حبیب اللہ نام جو خاص آپکا درباری ملازم تہا -

چیتو - مین اُسکو بخوبی جانتا ہون - وہ ایک لائق آدمی اور بہادر تہا کیا امیر علی نے اُسکو قتل کیا؟

ہدایت خان - جی ہان نواب صاحب اُس نے اپنے ہاتھ سے مارا - اور موتی اور پیر خان اوسکو پکڑے رہے - آج اُسکو مرے ہوئے صرف تین رات ہوئین - حبیب اللہ ایک مرد دلیر توانا میدان شجاعت کا شیر تہا - اول نشہ مین مدہوش - دوسرے تین ظالم شخصون کے پنجہ مین اسیر - ورنہ وہ کبہی ان کا شکار نہ بنتا - ایک دو کو قتل کرکر صاف نکلجاتا - میرا ارادہ اسی شب حضور سے اطلاع کرنیکا تہا لیکن کوئی شخص بہی میرے بیان کو صحیح نہ سمجہتا - اور خاص ایسے شخص کی نسبت جو حضور کے سایۂ عاطفت مین ہو میرا ہرگز اعتبار نہوتا - اور مین فوراً مورد عتاب حضوری ہوتا -

صاحب چیتو نے یہ باتین سنکر اپنے سر مین دوہتڑ مارا مین نے خنجر کی نوک سے قنات مین ایک سوراخ کرلیا تہا - جس سے مجہے تمام کیفیت انکی نظر آتی تہی -

چیتو - بخدا - بہائی ہدایت خان تمہارا بیان کیا ہی صحیح ہوتا - اور تم شہادت بہی دیتے اور ہر پہلو سے مجہے یقین دلاتے - لیکن مین کبہی باور نکرتا -

اب جو روز ایک دو پنڈاری غائب ہوجاتے ہین اور تمہارے بیان نے ہی میری طبیعت پر بخوبی منقش کردیا۔ ورنہ تم خود سمجہہ سکتے ہو۔ کہ امیر علی جیسے مہربان اور فیاض اور راحم پر ایسے الزامات کا کون یقین کرسکتا ہے۔ اور کیون کر ٹہگ سمجہا جاسکتا ہے

**ہدایت خان۔** نواب صاحب جسوقت آپ ان لوگون کو گرفتار فرمالین گے۔ خود بخود میرے بیان کی شہادت ملجاویگی۔ غفور خان کی تلوار ابتک پیر خان کے پاس موجود ہے۔

**چیتو۔** بس بس بس یہ ہی شہادت کافی ہے تم اپنی کیفیت بیان کرو کہ کس طرح ان لوگونکے شامل ہوئے۔

**ہدایت خان۔** بندہ نواز مین ضلع جالون کا باشندہ ہون۔ میری پیرو یعنے پیر خان سے ملاقات تہی ایک روز اس نے مجہسے کہا۔ کہ ہمارا سردار یعنے امیر علی پنڈاریون کی ملازمت کرنے جاتا ہے۔ اگر تم پسند کرو تو تم ہی ہمارے ہمراہ چلو۔ حضرت مین انکو ٹہگ نہین جانتا تہا۔ اور کوئی شخص ہی ٹہگ نہین خیال کرسکتا تہا۔ والئی جالون کے دربار مین امیر علی اور اُسکے باپ اسمعیل کی بڑی عزت کیجاتی تہی۔ ہان جسوقت انہون نے غفور خان کو قتل کیا ہے۔ تو مجہے معلوم ہوا کہ یہہ ٹہگ ہین

**چیتو۔** تمنے خوب کام کیا۔ اگر پہلے اطلاع کرتے تو بہت بہتر ہوتا۔ پہر ایک اور سردار سے مخاطب ہوکر۔ (جسے مین بخوبی جانتا تہا) تمنے بہادرون کو تیار کیا یا نہین۔

**سردار۔** نواب صاحب۔ پچاس جوان مسلح اپنے گہوڑون کے پاس تیار کہڑے ہین اور حکم کی منتظر ہین۔ کوئی ٹہگ بہی جان سلامت نہین لیجاسکتا۔

**چیتو۔** (افسوس کے ساتھ) اے امیر علی تونے مجہے کمال دہوکہ دیا۔ مین تجہکو دیانت دار با وفا اپنا محسن خیال کرتا تہا۔ افسوس کہ میرا خیال غلط نکلا۔ تو بڑا سینہ سیاہ صورت حرام آدمی ہے۔ کس منہ سے تو میرے سامنے آئیگا۔ اور مین حیا و شرم اور تیری حُسن خدمت کو فراموش کرکر تجہے سخت سزا کا حکم دونگا۔ اب ہدایت خان تم ہی ان لوگونکے ہمراہ جاؤ۔ اور ان کمبخت بدنصیبون کو گرفتار کرلاو۔ مین تمکو پیر خان کا زین جو تم نے انعام مین مانگا ہے ضرور تمکو دونگا۔

**ہدایت خان۔** (خوش ہوکر) بس حضور مین یہ ہی چاہتا ہون۔

**پیر خان۔** (اپنے دل مین آہستہ سے) او مادر بخطا تیری کیا طاقت جو اسطرف نظر بہی اُٹہا کر دیکہہ سکے (مجہسے مخاطب ہوکر) میر صاحب اب جلدی کیجیے اور فرار ہین کا صیغہ گردانئیے۔ خوف خطر بہت قریب ہے۔ دیکہئے وہ نمکحرام دوسرا بچہ شیطان کمپ کی جانب سوارون کو لینے جاتے ہین۔ جو بہت جلد

ہم پھر حملہ آور ہو نگے - ہم بہت جلد اپنے خیمہ پر پہنچے - اور قیمتی اسباب فراہم کر کر اور یا علی مدد لیکر گہوڑون پر سوار ہوئے - اور تلوارین میان سے کھینچ لین -

میَن - بہائیو قدم ملائے ہوئے عجلت کے ساتہ اس کمپ سے نکل چلو - گو وہ سوار نہین آئے ہین تاہم خطرہ پیش نظر ہے - مین اسوقت غلطی پر تہا - اور ہم سب گہرے ہوئے تہے - اور چند قدم ہی چلے تہے - کہ ہمپر ان سوارون نے سخت حملہ کیا اور ہنگامہ دار و گیر بلند ہوا - جو شخص میرے سامنے ایا - مین نے اس کے ایک ہی وار مین معہ مرکب چار ٹکڑے کر ڈالے - پیر خان نے بہی خوب صفائی کا ہاتھ دکہایا - دوسرے شخص نے مجہپر حملہ کیا جس سے خفیف سا زخم آیا لیکن مین نے اسکی کچہہ پروا نہ کی اور اسکو قتل کر کر پنڈاریون کی فوج کو چیر کر مین صاف نکل گیا - دوسری تاریکی نے ہماری خوب امداد کی - اور جو وقت مین نے اپنے گہوڑے کو روکا اور آہستہ قدم بقدم چلنے لگا - تو مجہے معلوم ہوا کہ کچہہ اور لوگ بہی میرے ہمراہیون سے چلے آتے ہین مین نے کہا بہائی پیر خان تم آگئے -

پیر خان - ہان جمعدار صاحب - لیکن شکر ہے ہمارا تعقب نہین کیا گیا - گو غل غپاڑے و بندوقون کے فیر کی آواز سنائی دیتی ہے - اور روشنی بہی معلوم ہوتی ہے -

میَن - بہائی پیر خان نہین معلوم میرے ہمراہیون مین سے کون کون آیا اور کون کون گرفتار ہوا - یا جان بحق تسلیم ہوا - تاہم تہوڑے عرصہ تک ہمین انتظار کرنا چاہئے - مین اسوقت مخوف حالت مین تہا گو بہت سے اشخاص میرے پاس کہڑے ہوئے تہے لیکن مین خوف کے باعث کسی کا بہی نام نہین لے سکتا تہا - تہوڑے ہی عرصہ مین غل و شور کی آواز کم ہوگئی اور شعلین جو روشن تہین وہ بہی گل ہوگئین - ہم آگے بڑہے - اور ایک گانون مین پہنچے - جسکو ہم برباد کر چکے تہے اور بعض بعض مکانات مین اب تک آگ روشن تہی - انسان کا وہان نشان بہی نہین دکہائی دیتا تہا - وہان مین نے اطمینان سے دریافت کیا - بہائی پیر خان اب ہمارے ہمراہ کسقدر آدمی ہین -

پیر خان - جمعدار صاحب صرف گیارہ آدمی ہین - باقی شاید مارے گئے -

میَن - مین خدا کا شکر کرتا ہون - کہ باقی آدمی قتل ہوئے کاش اگر زندہ گرفتار ہو جاتے - تو یہہ پنڈاری سخت عذاب مین گرفتار کرتے موتی آیا ہے یا نہین -

پیر خان - آہ سرد بہر کر - افسوس موتی کام آیا - اور میرے سامنے اسنے سخت زخم کہایا -

میَن - مجہے موتی کا کمال افسوس ہے - وہ میرے بہائی کے برابر تہا - اور بتلاؤ کہ کون کون نہین آئے

سب اپنے اپنے نام لو مجھے معلوم ہو جاویگا۔
سب نے اپنے اپنے نام بتائے تو معلوم ہوا کہ علاوہ خدمتگارون کے۔ غوث خان۔ نظیر علی۔ رام دین۔ موتی رام۔ پانچوان نکمرام بانی فساد ہدایت خان۔ موجود نہین ہین۔ ہم نے سوائے ہدایت خان کے سب کا بہت کچھ افسوس کیا۔

مین۔ اُن لوگونکا غم مفارقت ایسا نہین ہے جو ہم بہول جائین تاہم یہان ٹہیرنے اور انتظار کرنے سے کوئی فائدہ نہین ہے۔ اب جالون کو چلو وہان ایک ہفتہ تک انتظار کرینگے۔ اگر اس عرصہ مین کوئی شخص واپس ہمارے پاس نہین پہنچا تو انکے مرنیکی رسمین ادا کر دین۔ اب یہ بات قسمیہ بیان کرو کہ جو مال لوٹ کا ہم لوگ لائے ہین سب بحصہ رسدی ان لوگونکو حصہ کا محفوظ رکہین گے۔ اور اگر آیندہ بہی یہہ لوگ ہمسے نہ ملے تو انکی بیوی اور بچون کو دینے مین دریغ نہ کرین گے۔

میرے ہمراہی۔ (سب یکزبان ہو کر) ہم ایسا کبہی قانون ٹہگی کو فراموش نکرینگے۔ اور یہہ تو لازمی بات ہے۔

مین۔ صاحب ہمنے علی الصباح وہان سے کوچ کیا اور سڑک اعظم کو چھوڑ کر جنگلونکا راستہ اختیار کیا اور جب ہم ہوشنگ آباد سے آگے بڑہ گئے تو پہر ہمین پنڈاریون کا مطلق خوف نرہا۔ اور پہر شاہراہ عام پر سفر کرنا اختیار کیا۔ اور ہم نے اپنے کو گورنمنٹ کا ملازم ظاہر کیا کہ ہم خفیہ تحقیقات کرتے پہرتے ہین۔ بعض بعض مقامات پر ہم پر شبہہ کیا گیا لیکن میری صورت اور سیرت اور وضع وقطع و طرز گفتگو نے صاف بچادیا۔ اور جب ہم نربدا ندی سے پار اُتر گئے۔ تو ہمارے دل باغ باغ ہوگئے۔ اور ہمین مطلق خوف نرہا۔ اور بہت جلد جالون کے قریب پہنچگئے۔ جس وقت جالون کی عالیشان عمارت اور بڑے بڑے درخت ہمین نظر آئے ہین۔ تو ہم اسوقت کی خوشی کا کوئی اندازہ نہین کر سکتے اور ہمین اپنے ہمراہیون کے گرفتار یا قتل ہونیکا کوئی غم نہ تہا۔ اور ہمارے دل سے پیاری بیوی اور بچون سے ملنے اور دیکہنے کے اشتیاق نے تمام رنج و الم بہلادیا۔ اور ہم سب اپنے گہر پہنچ گئے۔ اور بے خبری آرام سے سو رہے۔ دوسرے روز شام کے وقت ہم سب لوگ جمع ہوئے۔ اور زین کی خورجیون سے تمام مال لوٹ کا نکالکر میرے سامنے انبار کر دیا گیا۔ جس سے ناظر کی نظرمین چکا چوند ہوتی تہی۔ اس مال مین سے اعلے درجہ کے موتی تو نکالا اور کچہہ جواہرات راجہ کی نذر کے واسطے علیحدہ کر لیا گیا۔ باقی تمام مال ہمنے آپس مین تقسیم کر لیا۔ ہم نے اُن لوگونکو فراموش نہین کیا تہا۔ جنکو ہم مُردہ تصور کر چکے تہے۔ اُنکا حصہ کسیقدر عرصہ تک میرے پاس رہا۔ بعد مین اُن

لوگون کے گہر پہنچا دیا گیا ۔ اب کچہ زمانہ مین نے
عیش و آرام مین گزارا ۔ اور چیتو کی فوج مین داخل
ہونیکا خیال مجھے مطلق نہ تہا ۔ گو مین اپنا نام اور
کسیقدر اپنی وضع و قطع بتدیل کر کر پہر شامل ہوسکتا
تہا ۔ لیکن اگر وہ کسیوقت پہچان لیتا ۔ تو سخت مصیبت
کا سامنا ہوتا ۔ اور مجھے اب پرواہ ہی کیا رہی تہی ۔
میرے پاس ہی اسقدر سرمایہ تہا ۔ کہ مین اپنی تمام
عمر مین بہی اسکو صرف نہین کر سکتا تہا ۔
چیتو ایک بہادر اور با اقبال شخص تہا اسکی بہادری
کا سکہ ایک جہان کے دلپر بیٹہہ گیا تہا ۔ اور کمال
کو پہنچ گیا تہا ۔ انگریزون کی اسکی شوکت و حشمت و
دلیری مردانگی کے سامنے کچہہ پیش نہ گئی ۔ اور آخر
مجبور ہو کر ایک جاگیر معقول آمدنی کی چیتو کو بخشی ۔
لیکن اس نے اُسپر قناعت نہ کی ۔ اور جوش طبیعت
نے اسکو مجبور کیا ۔ اپنی فوج کو روز بروز بڑہانے کی
کوشش کرتا تہا ۔ لیکن کامیاب نہوا ۔ اور اس کی
تمام امیدین یکے بعد دیگرے خیر باد ہو گئین ۔ اور
مصیبت زدونکی طرح بہاگتا پہرا ۔ اور ایک مقام
پر اسکا تعقب کیا گیا ۔ آخر کار اسیر گدہ کے جنگل مین
ایک شیر کا شکار بنگیا صاحب چیتو واقعی ایک معزز
سردار اور بہادر تہا ۔ جو جو ظلم اور وحشیانہ کام
اس نے کئے اسکا کفارہ تو یہہ خوفناک موت ہے ۔
لیکن مین اسکی بہادری و دلیری کے باعث پید اکننده

دعا مانگتا ہون کہ جنت نصیب کرے ۔
اب مین دو برس کا حال آپ کے سامنے بیان کر کر
آپکا اور ناظرفانہ کا وقت خراب نکرونگا کیونکہ
کوئی واقعہ قابل بیان نہین ہے ۔
مصنف ۔ دل امیر علی ٹھگ ۔ تمنے موتی وغیرہ
کا کچہ حال بیان نہین کیا ۔ کہ چیتو ان کے ساتہہ
کس طرح پیش آیا ۔
مین ۔ صاحب معاف فرمائیگا ۔ واقعی مجھہ سے
غلطی ہوئی ۔ مین انکی افسوسناک حالت بیان کرتا ہون
گہر واپس آنیکے تین ماہ بعد ایک روز شام کے
وقت جبکہ مین اپنے مکان کے دیوانخانہ مین
دوستون کے مجمع مین بیٹہا ہوا تہا تو ایک خدمتگار
نے آکر کہا کہ ایک آدمی ایک چادرہ لپیٹے ہوئے باہر
کہڑا ہے اور آپ سے ملنا چاہتا ہے اور اپنا نام نہین
بتلاتا اور کہتا ہے کہ جب مجھے دیکہینگے خود پہچان
لین گے ۔
مین ۔ تلوار اُٹہا کر باہر آیا ۔ اندہیرے کے باعث
صورت نہین دکہلائی دیتی تہی ۔ مین نے دریافت
کیا کہ شفیق اپنا نام نامی بتائیے ۔ اور مجھے آگاہ
فرمائیے ۔ کہ آپ کون ہین وہ آدمی مُنہہ سے نہ بولا
اور چادرہ کے اندر نا تہہ ہلا کر میرے خدمتگار کے
چلے جانیکا اشارہ کیا ۔ مین نے خدمتگار کو ہٹا دیا
جب اُس نے دیکہا کہ اب کوئی نہین ہے تو اسطرح

گویا ہوا۔

**اجنبی** - کیا جمعدار صاحب آپ مجھے بھول گئے۔

**مین** - آواز سے مین نے کیقدر پہچانا ہے۔ لیکن تم روشنی مین آؤ تو اچھی طرح سے شناخت کرلون۔

**اجنبی** - مین اس قابل نہین رہا ہون کہ روشنی مین آکر اپنی صورت دکھلاؤن۔ مجھے سخت حجاب معلوم ہوتا ہے تاریکی ہی میرے حجاب کو نہین سنبھال سکتی۔ مین آپکا نمکخوار قدیم غوث خان ہون۔

**مین** - (متحیر ہوکر) کیا غوث خان۔ وہ تو مرگیا۔ اسکو پنڈاریون نے قتل کیا۔

**غوث خان** (آبدیدہ ہوکر رنج آلودہ آواز مین) مین تمہارے سامنے موجود ہون۔ مزید اطمینان کے واسطے روشنی منگائیے۔ اور مجھے پہچان لیجیے۔

**صاحب** مین خود چراغ لایا۔ جو قت مین نے روشنی مین اسکا چہرہ دیکھا ہے۔ میرا تمام جسم تھرا گیا۔ اور رونگٹا کھڑا ہوگیا۔ کیونکہ وہ نہایت لاغر ہوگیا تھا۔ اسکی بصارت مین فرق آگیا تھا۔ ناک اُسکے چہرے سے نمدارد ہوچکی تھی۔ کلّو نپر جھریان پڑی ہوئی تہین ڈاڑہی تمام الجھی ہوئی تھی۔ سرپر بوسیدہ اور میلے کپڑون کے ٹکڑے بندہے ہوئے۔ دانت باہر نکلے ہوئے تھے۔ اسکی شکل ایک خوفناک معلوم ہوتی تھی۔ مین نے آبدیدہ ہوکر اُسکو اپنے گلے سے لگالیا۔ اور نہایت دلدہی کرکر پوچھا اب بھائی اپنی مفصل کیفیت بیان کرو۔

**غوث خان** - جمعدار صاحب میری صورت ہی بگڑی ہوئی نہین ہے۔ بلکہ مین بالکل بیکار ہوگیا ہون۔ اور ایسی زیست پر موت کو ہر پہلو سے ترجیح دیتا ہون۔ پھر اپنے چادرہ کو جس سے تمام چھپا ہوا تھا پھینک کر لو دیکھو۔

**صاحب** - مین نے دیکھا کہ دونون ہاتھ کہنی تک کٹے ہوئے ہین اور وہ زخم بہی اچھے نہین ہوئے ہین۔ مین اسکی یہ حالت دیکھکر سخت گھبرایا۔ اور بے اختیاری کی حالت پر زار زار رویا۔ اور غوث خان کی آنکھون کے سامنے حجاب اور رنج والم کے باعث اندھیرا چھا گیا۔ اور وہ بیہوش ہوکر زمین پر گرگیا۔ مین اسکو اٹھاکر گھر مین لیگیا۔ جب اُسے ہوش ہوا۔ تو ہر طرح سے اوسکی دلجوئی کی اور بہت سا اطمینان دیا۔ پھر گرم پانی سے اُسے غسل کرایا۔ کپڑے صاف پہنائے۔ کہانا کہلایا۔ جراح کو بلایا۔ اُس نے زخمون پر مرہم لگایا۔ پھر اسکو ایک پلنگ پر سُلادیا۔ کہ اُسے فوراً نیند آگئی۔ چونکہ میرے گم شدہ ہمراہیون مین سے ایک شخص آن پہنچا ہے۔ اس لئے مجھے اور لوگون کی قسمت کا حال سننے کا کمال اشتیاق ہوا۔ اس شب کو اسی اُدھیڑ بن مین مجھے مطلق نیند نہ آئی۔ دوسرے روز علی الصباح مین غوث خان کے پاس گیا۔ وہ جاگتا تھا۔ مین اُسکو ایک علیحدہ کمرہ مین لیگیا اور مین نے اُس سے کہا جو جو واقعات پیش آئے ہین۔ ان سبکی مفصل کیفیت بیان کرو۔

**غوث خان**۔ یہہ تو آپکو یاد ہوگا کہ ہم اور آپ رات کو پنڈاریون کے کمپ سے بہاگے تہے۔ اور پنڈاریون نے ہمپر حملہ کیا تہا۔ آپ تو آگے نکل گئے۔ پیچہے سے کسی پنڈاری نے مجہپر برچہی کا زخم لگایا۔ زخم کاری لگا۔ اور مین گہوڑے سے گرگیا۔ پنڈاریون نے مجہے گرفتار کرلیا۔ اور چیتو کے حضور مین کشان کشان لیگئے۔ وہان مجمع کثیر تہا۔ میرے زخم کو پنڈاریون نے باندہ کر ایک جگہہ بٹہادیا۔ تہوڑی دیر مین موتی گرفتار ہوکر آیا۔ لیکن اُسکے سر مین سخت زخم لگا تہا وہ بیہوش تہا۔ پہر نظیر علی اور رام دین سنگہہ پنڈاریون کی قید مین آئے۔ ہدایت خان نمکحرام لعنۃ اللہ علیہ بہی اس جگہہ موجود تہا۔ وہ خوش ہوکر مونچہو نپر تاؤ دیتا تہا اور مین قہرآلود نظر سے اسکی طرف دیکہتا تہا۔ پنڈاری غل وشور مچاتے تہے۔

**چیتو**۔ خاموش۔ خاموش۔ خاموش۔ ہدایت تم ان مین سے کس کسکو پہچانتے ہو۔

**ہدایت خان**۔ مین سب کو جانتا ہون۔ اور انکے یہہ یہہ نام ہین۔

**چیتو**۔ اب ان کی نسبت کیا کہتے ہو۔

**ہدایت خان**۔ مین انکو ٹہگی کا الزام لگاتا ہون اور غفور خان اور بہت سے پنڈاریون کا قاتل بتلاتا ہون۔ کیا یہہ آپکے سامنے اپنے فعل سے انکار کرسکتے ہین۔

**چیتو**۔ انکا جمعدار موتی رام ان باتون کا کیا جواب دیتا ہے۔ دریافت کرو۔ چونکہ موتی بیہوش تہا۔ اور اُسکی جانکنی کی حالت تہی لہذا مینے کہا۔ نواب صاحب یہہ ہدایت بالکل جہوٹا ہے یہہ کیا بہوت کہتا ہے۔ حضور بخوبی جانتے ہین۔ کہ ہم نے سرکاری کام کس ستعدی سے انجام دیا ہے۔ اور ہمیشہ آپکی فوج کے ہراول رہے ہین۔ ہماری جان نثاری کا یہہ نتیجہ ہے کہ آج ایک اونے درجہ کے حقیر شخص کے کہنے سے ہم مورد عتاب ہوئے اور ہمپر الزام لگائے گئے۔ کاش اگر ہمپر الزام (کہ ہمنے پنڈاریونکی طرح سختی اور ظلم سے کام نہ کیا اور ہمیشہ رحم کو کام مین لاتے رہے) لگایا جاتا تو کچہہ عذر نہ تہا میر صاحب میری ان باتون پر پنڈاریونکو غصہ آیا۔ اور کہاکہ اس حرامزادہ کے جُوتے لگاؤ ہمکو ظالم بتلاتا ہے

**چیتو**۔ خاموش رہو۔ جو شخص اس تحقیقات کے موقعہ پر زبان درازی کریگا۔ وہ قتل کیا جاویگا (پہر میری طرف مخاطب ہوکر) اچہا اور کیا کہنا چاہتے ہو۔

**غوث خان**۔ مین کچہہ اور عرض نہین کرتا۔ صرف انصاف کا خواہان ہون۔

**چیتو**۔ تمہارا انصاف ضرور ہوگا۔ لیکن یہہ تو بتاؤ کہ تمہارا سردار کیون بہاگ گیا۔

**غوث خان**۔ (تہوڑی سی توقف کرکے پہر نہایت استقلال سے) مین ایک ناخواندہ دیہاتی سپاہی ہون۔ نہ مجہے بہت باتین بنانی آتی ہین۔ اور نہ اسقدر قابلیت رکہتا ہون کہ مجمع عام مین سوال وجواب کرون یہہ سچ ہے کہ ہمارا سردار اپنے خطرہ

لیکن جو الزام ہمپر لگایا جاتا ہے اسکے باعث سے نہین
مگر یہہ شیطان کا بہائی ہدایت خان ہمیشہ ہم سے لوٹ
کا ڈبل حصہ مانگا کرتا تہا اور ہمارا افسر اس سے انکار کرتا
تہا۔ ایک روز ہمنے اسی وجہ سے نکالدیا۔ پہر ہمین
دریافت ہوا کہ اسکی رسائی حضور تک ہوگئی۔ مین
اوسیوقت آپ کے خیمہ کے پاس آیا۔ اور مجہے معلوم ہوا
کہ ہماری نسبت یہہ شکایت کر رہا ہے۔ مین نے اپنے
سردار سے اس امر کی اطلاع کی۔ اسیوقت امیر علی و
پیر خان یہان آئے۔ تو انکو معلوم ہوا کہ ہماری گرفتاری
کا حکم ہو چکا ہے۔ یہان انصاف کچہہ نہین ہے فوراً بہاگ
چلو ہم بہاگنا چاہتے تہے۔ کہ بدقسمتی سے ہم چار شخص گرفتار
ہوگئے۔ اگر حضور قاعدہ سے ہماری شکایتون کی نسبت
تحقیقات فرماتے اور ہمکو طلب کرتے تو ہم لوگ بسر و چشم
حاضر خدمت ہوتے۔ چونکہ ہمارا افسر ایک ذی عزت
باحوصلہ شخص ہے۔ اس لئے اس نے اس رسوائی کو تسلیم
نہ کیا اور بہاگ جانا بہتر سمجہا۔ اب ہم لوگ پیشگاہ حضور
مین حاضر ہین۔ جو مزاج چاہے حکم دیجے۔ اور نہ کچہہ اور چاہتے ہین

**چیتو**۔ (کچہہ عرصہ تک غور و فکر کر) اور ہدایت خان
اب جو کچہہ ثبوت رکہتا ہے پیش کر۔ ورنہ تیرے حق مین بہتر نہوگا

**ہدایت خان**۔ حضور غفور خان کی تلوار تو پیر خان
لیکر چلدیا۔ اب بہی انکی تلوارین منگائیے اور ملاحظہ فرمائیے
رامدین کے پاس ایک تلوار اس پنڈاری کی موجود ہے۔
جو سبکے بعد مین ان لوگون کا شکار ہوا ہے اور سان کے

زمین کی کہو رجیون مین بہت سی چیزین پنڈاریون کی
برآمد ہون گی۔

**ایک پنڈاری**۔ صاحب میرا بہائی تین روز سے
غائب ہے مین نے ہرچند تلاش کیا۔ لیکن پتہ نہ ملا۔
وہ تلوار مجہے دکہاؤ۔ مین شناخت کر لونگا۔ ہم سب
تلوارین لے آئی گئین۔ رامدین سنگہ کی تلوار اس پنڈاری
نے شناخت کر لی اور زار زار رو کر کہا۔ کہ یہہ میرے
بہائی کے قاتل ہین اب مین اپنے بہائیون کے خون کا
قصاص چاہتا ہون۔

**چیتو**۔ اب تم کیا کہتے ہو۔ ہدایت خان کے بیان کی
شہادت مین یہ تلوار تمہارے پاس موجود ہے رامدین سنگہہ نے
جو کچہہ اسکے نسبت جواب دیا۔ اسپر کسی نے کچہہ خیال نکیا

**ہدایت خان**۔ اگر حضور کو میرے بیان پر اب بہی
کسی قسم کا شبہہ ہے تو کسی معتمد سردار کو میرے ہمراہ کیجئے
مین ایک ایک پنڈاری کو جس جس مقام پر ان لوگون نے
دفن کیا ہے نکالکر دکہا دونگا۔ غفور خان اور اسکا
سائیس ایک ہی قبر مین دفن ہین۔ چیتو بید کی طرح
کانپا۔ اور کہا کہ افسوس میرے بہادر آدمی اس طرح
قتل ہوئے اچہا انکے زمین کہولو۔ مال نکالو۔ میر صاحب
یہ بہت ہی خراب بات تہی۔ آپ کو معلوم ہے کہ نظیر علی کا
زمین بہت ہی بوسیدہ ہو گیا تہا اور اس نے پنڈاریکا
زمین جو سب سے آخر مین ہمارا شکار ہوا تہا لیلیا تہا۔ وہ
زمین بہی پہچانا گیا۔ اور اسکا بہائی خوب رو دیا۔ اور اسکی

بیٹی میری کمر مین لگی ہوئی تھی - اور اسپر اسکا نام فارسی
مین کندہ تہا جسکا مجھے علم نہ تہا - وہ بہی پیش ہوئی اب
ہمپر الزام قایم ہونیکا ثبوت کافی ملگیا لہذا مین نے کلمہ
لا الہ الا اللہ پڑہکر اپنے کو موت کے حوالہ کیا -

**چیتو** - (مجھسے مخاطب ہوکر) او نالایق بدنصیب اب
بہی کچھہ عذر پیش کرسکتا ہے -

**غوث خان** - نواب صاحب اب تقدیر سے مقابلہ
کرنا فضول ہے - کیونکہ ؎

وہ ہرصورت سے پیش آئیگا جو تقدیر مین ہوگا

لہذا اب ایسے وقت مین کہ جب قضا سر پر سوار ہے
مین جہوٹ نہ بولونگا - واقعی ہم لوگ ٹھگ ہین اور
ہم بھوانی کو اپنا رکشا کرنیوالا دیوتا سمجھتے ہین اور اسی کے
معتقد ہین اور وہ ہی ہمکو بہشت مین پہنچا دیگی - اور
اسی کے حکم سے ہم مارے جاوینگے - لیکن یہہ بچہ شیطان لالچی
فریب دہندہ بہی زندہ رکہنے کے قابل نہین ہے نہ اس
نے اپنے قانون کا پاس کیا - اور نہ اپنے وعدہ اور
عہد کا خیال اور لفظ نمکحرامی اپنے اوپر عاید کیا جبسے
ایسے عمدہ سردار باوفا سے دغا کی تو اورون کے ساتھہ
کیا وفا کریگا - کیا یہ ٹھگ ہونے سے منکر ہوسکتا ہے -
ہرگز نہین - یہہ صدہا مرتبہ ہمارے کام مین ہمارے
ساتھہ شریک ہوا - اسکی صورت کو اسوقت ملاحظہ
فرمائیے - کہ کسقدر خوف وہراس اسکے چہرے سے عیان
ہوتا ہے - اور اسکی ظاہری صورت میرے بیان کی
شہادت خود بخود ظاہر کررہی ہے - اگر یہ ایمان دار
ہوتا - اور ہمارے فعل کو برا تصور کرتا تہا - تو ہمکو
عین موقعہ واردات پر کیون نہین گرفتار کرا یا جس
روز غفور خان کا کام تمام کیا ہے یہ ہی نمکحرام پہرے
پر تہا - جو بنڈاری سب سے آخر مین ہمارا شکار ہوا - یہ
اسکا نصف مال چاہتا تہا - جیسا کہ پیشتر اس نے کئی مرتبہ
ظاہر کیا - ہمارا سردار ایک منصف مزاج آدمی خلاف
قانون کیونکر کرسکتا تہا - جو حصہ جسکی قسمت ہوچکا تہا
اس مین کیونکر فرق ہوتا ہم لوگ حکم سزائے قتل کے مستوجب
ہوچکے - لیکن یہ شخص بہی زندہ نہین رہ سکتا - ہماری
اور اسکی ایک حالت ہے - جیسا مال ہمارے پاس موجود
ہے ویسا ہی یہ بہی اپنے پاس رکہتا ہے - بلکہ ایک جرم
اسپر اور زائد عائد ہوسکتا ہے - نمکحرامی - بزدلی -

**ہدایت خان** - غصہ مین - کیون جہوٹ بولتا ہے
کیا مین نے کبہی کسی آدمی کا گلا مسوسا ہے - یا کسی کے
قتل مین اقدام کیا ہے -

**مین** - یعنے غوث خان - نواب صاحب اسکی طرز
کلام کو دیکھئے اقرار بہی کرتا ہے - اور منکر بہی ہوتا ہے
کیا نامرد آدمی ہے -

**چیتو** - او بدبخت بدنصیب تو ان سے بدتر ہے -
یہہ بہادر اور دلیر اور میدان شجاعت کے شیر ہین -
اور تو بزدل اور نامرد ہے تو سب سے پہلے قتل کیا جاویگا
میر صاحب اسوقت ہدایت خان کی عجیب حالت تہی -

کبھی زار زار روتا تہا - کبھی فریاد کرتا تہا - کبھی معافی کی درخواست کرتا تہا لیکن سب بیفائدہ - ایک پنڈاری نے باہر لیجاکر ہمارے سامنے اُسے فوراً قتل کیا -

**مصنف قصہ** -
ہر کہ کند چاہ بہر دیگران
تو یقین دان خود بیفتد اندر آن

**چیتو** - اب تمہاری قسمت کا بہی بہت جلد اسی طرح فیصلہ ہوگا -

**ہم لوگ** - صاحب ہماری موت ہمارے سر پر سوار ہے تو پہر کیا خوف ہے -

**ایک پنڈاری** - نواب صاحب یہہ لوگ مرنے سے نہین ڈرتے انکو کوئی زحمت ایسی پہنچائی جائے جو ایک عرصہ تک یاد رکہین -

**چیتو** - (خوش ہوکر) بہتر ہوگا - کہ انکی چہرے سے ناک کی صفائی کردو - اور دونون ہاتہہ کہنی تک تراش کر میرے پاس لاؤ ـــــ بس پہر صاحب ایسا ہی کیا گیا - مین ہی بدنصیب اس داستان کے بیان کرنیکے واسطے زندہ رہا - ناک اور کان کاٹنے کے بعد پہر چیتو کے حضور مین پیش کئے گئے - اور ہمارے سر کہولتے ہوئے تیل مین ڈبائے گئے - خدایا دہ وقت اور مصیبت کسی دشمن کو بہی نہ دکہلائیو - موتی کا کام پہلے ہی نکل چکا تہا - وہ ہم مین خوش قسمت تہا اور ہم تینون کو اس تکلیف اور عذاب سے غش آگیا تہا - پہر ہمکو کیمپ سے باہر نکالدیا - نظیر علی اور رامدین سنگہہ کے

زخمون سے خون بند نہین ہوا تہا - اس لئے دو روز کے عرصہ مین انکا دم نکلگیا - اور مین تنہا مصیبت کے پاپڑ بیلنے کے واسطے زندہ رہا - جب مین پنڈاریون کے ظلم کی شکایت کرتا تہا تو ہر شخص مجہپر رحم کرتا تہا - اور کہانیکو دیتا تہا بلکہ اپنے ہاتہہ سے کہانا کہلاتا تہا - کیونکہ ہر شخص ان لوگون کے جور و ظلم سے واقف تہا - لیکن کسی نے میرے زخمونکا علاج نہین کیا - مین اسی طرح مصیبت جہیلتا گدائی کرتا رنج و تکلیف اُٹہاتا - آپ کے پاس آن پہنچا ہون -

کس سے کہون جو صدمے اُٹہائے سو اُٹہائے
جو سانگ مقدر نے دکہائے سو دکہائے

لیکن مین امید کرتا ہون کہ اب اس وفادار غلام کو کبہی آپ اپنے قدمون سے جدا نکرینگے - اور میری بیکسی اور بےبسی پر رحم فرمائین گے - اور میری بقیہ زندگی کا زمانہ آپ اپنے سایۂ عاطفت مین گزارینگے - صاحب اسکے بیان نے میرے دلپر بڑا اثر کیا اور مین نے اسکو بہت کچہہ اطمینان دیا - اور وہ تمام میرے پاس رہنے لگا - لیکن دوسرے سال کے شروع مین راہی ملک بقا ہوا - وہ شرم و حجاب کے باعث باہر نہین نکلتا تہا اسی غیرت مین مرگیا - یہہ شخص جوان خوش وضع خوش قطع خوبصورت دلاور آدمی تہا - میرے ہمراہیون مین سے کوئی بہی اسکی ہمسری نہین کرسکتا تہا - لیکن جس روز سے پنڈاریونکے ہاتہہ سے

صدمہ اٹھایا تھا۔ ہمیشہ غمگین رہتا تھا۔ مین نے
کبھی اسکو خوش و خرم نہین دیکھا۔

## باب انتالیسوان

صاحب تین سال تک مین عیش و آرام سے
اپنے گھر رہا۔ جالون کا راجہ میرے باپ پر نہایت
مہربان تھا۔ اور میرا باپ ال کا کام نہایت عمدگی
سے انجام دیتا تھا۔ مالگزاری کا روپیہ کبھی باقی نہین
رہا۔ اور بہت سے مزارعہ و کاشتکار میرے باپ
کی نیک نیتی کا چرچا اور راجہ کے مہربان ہونیکا شہرہ
سنکر دور دور سے آتے تھے۔ اور زراعت کا کام
کرتے تھے۔ اور بہت خوش رہتے تھے اور ہمکو معقول
آمدنی ہوتی تھی۔ تاہم میری طبیعت بےچین رہتی
تھی۔ مختلف اطراف کے ٹھگون کے گروہ دور دور
دھاوا مار کر کامیابی کے ساتھہ جو جالون سے گزرتے
تھے۔ انکی باتین سُن سُنکر میری طبیعت مین ایک جوش
پیدا ہوتا تھا اور آخر مجھے اس امر پر مجبور کردیا۔ کہ
مین پھر اپنے مجمع کے لوگون کو جمع کرون اور پھر کبھی صحرا
تک مختلف جنگلون کی سیر کرون مجھکو طمع دامنگیر ہوئی
اور اوس نے مجھے بالکل اندہا بنادیا۔ مین اس قدر
شہرت حاصل کرچکا تھا۔ کہ ٹھگونکا کوئی جمعدار میری
کامیابیون اور کارروائیون سے مقابلہ نہین کرسکتا
تھا۔ تاہم میرا یہہ خیال خام تھا۔ میری جوشیلی طبیعت
اور اولوالعزمی نے ارادہ کردیا کہ اس مرتبہ ایسا مجمع
کثیر جمع کرون۔ کہ آج تک کسی نے جمع نہین کیا ہو۔
اور نہایت جاہ و حشم سے یہان سے کوچ کرون۔
گنیش جمعدار کا ذکر شاید مین آپ سے پہلے کرچکا ہون
جب مین گھر پر رہتا تھا۔ تو میرے ہمراہ رہا کرتا تھا۔
لیکن ہمارے طریقہ او ٹھگ اور عزت و قسمت پر
ہمیشہ حسد کیا کرتا تھا۔ اس نے بہت کوشش کی کہ کسی
پہلو سے راجہ تک میری رسائی ہو۔ اعلے درجے کے
ملازمون اور مصاحبون کو صدہا روپیہ رشوت مین
بھی دیا اور نوکری کی بھی درخواست کی۔ لیکن بدقسمتی
سے کامیاب نہوا۔ مجبور اور مایوس ہوکر میرے پاس
آیا۔ اور راجہ کے مصاحبون کی برائی۔ اور اپنی کیفیت
میرے سامنے بیان کرنے لگا۔ کہ اب دل گھبراتا ہے
بیکاری سے تنگ ہون اس نے اس قسم کی باتین کین
جس نے مجھے مجبور کردیا۔ اور مین نے اپنے ہمراہ لیجانے کا
وعدہ کیا۔ اور مین نے اپنے ہمراہیون کو اور نیز دیگر
ٹھگون کو نوٹس دیدیا۔ کہ ہم دسہرہ کے روز یہان سے
سفر کرین گے۔ عظیمہ میرے سفر مین جانے اور خود تنہا
رہنے کی عادی ہوگئی تھی۔ اس لئے اس نے بھی مجھکو نہ روکا
اور وہ سمجھہ گئی کہ اپنے بنج و بیوپار کو جاتے مین چندروز
مین واپس آجائینگے۔ تھوڑے عرصہ مین میرے
ہمراہی ٹھگ جمع ہوگئے۔ کہ گنیش کے ساتھہ ایکسو
اور میرے ہمراہ دو سَو ٹھگ تھے۔ دسہرے کے روز

ہم لوگ اپنی معمولی رسمیات ادا کرکر جالون سے روانہ ہوگئے۔ اور کسیقدر غرور کا سرور میرے دماغ مین پیدا ہو گیا تھا۔ کہ اسقدر مجمع کسی سردار ٹھگ کی ماتحتی مین جمع نہین ہوا۔ اور میرا بوڑھا باپ محمد اسمٰعیل بھی اس مرتبہ چلنے پر راضی ہو گیا۔ میرا ارادہ تھا کہ ناگپور و ساجوتا نہ سے گزر کر گجرات کی جانب چلین۔ لیکن اسپر بہت بڑی بحث رہی۔ اور آخر یہہ طے پایا کہ جس جانب شگون عمدہ برآمد ہون روانہ ہونا واجب ہے۔ جب بچارا گیا تو سمت جنوب برآمد ہوئی اس لئے ہم اپنی قدیم راہ پر روانہ ہوئے جسکے ہر ایک مقامات سے بخوبی واقف تھے۔ اور ایک موقعہ مناسب کو اچھی طرح سے جانتے تھے۔ جب ہم ساگر کے قریب پہنچ گئے تو راستہ مین ہم نے صرف چودہ آدمی بھوانی کے بھینٹ کئے۔ اور بمقابلہ ہمارے مجمع کثیر کے بہت کم مال ہاتھہ آیا۔ ایک روز شب کیوقت جبکہ مین اور محمد اسمٰعیل اور چند ٹھگ خیمے مین بیٹھے ہوئے تھے تو اکاریہ کی آواز سنائی دی۔ جو ٹھگون کے واسطے نہایت خوفناک ہے۔

مصنف۔ اکاریہ کسکو کہتے ہین۔

مین۔ خداوند نعمت جو گیدڑ شب کے اول وقت مین اکیلا بولے۔ اُس گیدڑ کو اکاریہ کہتے ہین۔ اگرچہ اسکا بولنا ہر شخص منحوس جانتا ہے۔ لیکن ٹھگون کے واسطے تو بہت ہی ہیبتناک ہوتا ہے۔ اسوقت خوشی کا نام و نشان نہین۔ سب پریشان تھے۔ اوسان ایک دوسریکے چہرے کو تکتے تھے۔ اور سب کے کان اس آواز کیطرف لگے ہوئے تھے اور اگر دوبارہ آواز پھر سنائی دیتی تو نہایت ہی قباحت تھی۔ صاحب پھر آواز آئی اور گھبرا کر سب لوگ [illegible]

محمد اسمٰعیل۔ ہمکو فوراً لوٹ چلنا واجب ہے۔ دیبی راستہ خطرناک بتلاتی ہے۔ اور یہہ آواز اسیطرف سے آتی ہے۔ جس طرف صبح ہمین چلنا ہے

صاحب اس خام خیالی پر مجھے کمال تعجب ہوا کہ ایک گیدڑ کے بولنے پر تین سو جوانون کا ارادہ بدل گیا۔

مین۔ (محمد اسمٰعیل سے) اے والد بزرگوار جب کہ ابتدائی شگون ہمارے حق مین اچھے ہو چکے ہین۔ تو پھر درمیانی باتون پر کیون خیال کیا جاتا ہے۔ اور ایک لغو اور پوچ امر پر واپس ہونا سمجھہ مین نہین آتا۔ ہمنے ہر ہفتہ قاعدے کے موافق دیبی کی پوجا کی۔ اور ہر ایک مسافر کے قتل پر سب رسمین ادا کین۔

محمد اسمٰعیل۔ میرے پیارے بیٹے۔ جو کچھہ تمنے کہا وہ صحیح ہے۔ لیکن اب آگے بڑھنے مین سراسر خطرہ ہے۔ اور یہ حماقت ہے۔ تم ابھی نوجوان ہو۔ مصیبتین نہین اٹھائی ہین۔ اور ہمیشہ کامیاب رہے ہو اور تم نے اپنی سعادتمندی سے ہمیشہ میرے کہنے پر عمل کیا ہے۔ اسلئے تمکو نتیجہ اچھا حاصل ہوتا رہا۔ لیکن خبردار کبھی شگونون کے برخلاف پیشقدمی نکرنا۔ ورنہ ذلت اٹھاؤ گے۔ اور اپنے

دل مین سمجھہ لو۔ کہ ہم اپنے دیوتا کے حکم پر چلتے ہین
اس نے یہہ سب شگون اور اسکے نتیجے ہمکو بتلائی ہین
اس عرصہ مین ٹھگون کا ایک مجمع جنہون نے یہہ منحوس
آواز سنی تہی واپسی کی اجازت لینے ہمارے پاس
آیا۔ جب مین نے یہہ صورت دیکھی تو اس بارہ مین
اُن لوگون سے کچھہ کہنا بے فائدہ تصور کیا۔ اور
اُسی وقت ہمارے ڈیرے خیمے اُکھڑ کر بندہ گئے۔
اور وہان سے واپس ہوئے۔ اور راستہ مین بہی
کوئی مبارک شگون اس قسم کا نہین ہوا جو ہماری
واپسی کے مانع ہوتا لہذا ہم جالون پہنچے۔ ہم لوگ
ایک ماہ تک اپنے گہر رہے۔ اور پہر سفر کرنیکا
ارادہ کیا۔ اور مین نے اپنے ہمراہیون کو جمع کیا۔
اور شگون دیکہے جو مبارک اور اچھے نکلے۔ اور
مین نے اپنے رکہشا کرنیوالے دیوتا سے التجا کی۔ کہ
ہمارانی ہین کامیاب فرما۔ اور نا اُمیدی کی صورت
نہ دکہلائیو۔ ہم لوگ غرب کی جانب بمبئی و اندور کو
روانہ ہوئے کیونکہ وہان افیون کی تجارت بہت
اچہی ہوتی ہے۔ اور خزانہ بہت جاتا آتا ہے جس کا
ذکر ہم پہلے اپنے سفر مین بیان کر چکے ہین۔ ایکسو بیس (۱۲۰)
ٹھگ میرے ہمراہ تہے۔ اور پیر خان بہی موجود تہا۔
گنیش جس سے مین ہمیشہ نفرت کرتا تہا۔ اور مین اسکو
منحوس سمجہتا تہا میرے ہمراہ نہ تہا۔ وہ اور طرف
چلا گیا۔ اور محمد اسمعیل میرا باپ بہی کہ سفر دور دراز سے

بہت عرصہ مین واپسی ہوئی گہر پر رہا۔ تہوڑے
عرصہ تک کوئی صورت ایسی پیش نہین آئی جو
قابل بیان ہو۔ اور آپ یہہ بہی سمجہئے کہ ہم بالکل
بیکار رہے۔ اکتیس (۳۱) آدمی ہم نے بہوانی کے بہینٹ
کئے۔ اور شگونون کے اچہے نہونے کی وجہ سے ہمنے
زیادہ کوشش بہی نہین کی۔ قریب قریب چار ہزار
روپیہ کے اُن لوگون سے ہمکو ملا۔ اور ہم بمبئی پہنچے
اور بازار مین قلعہ کے باہر ٹہیرے۔ اور ہم لوگون نے
اپنے گرفتار ہو جانے کے خوف سے مختلف جگہہ قیام
کیا۔ لیکن ایک دوسرے سے خبردار رہتے تہے اور
سب مستعد۔ اگر ذرا بہی شبہہ ہو جاوے تو فوراً بہاگ جاوین

**صاحب** مین نے سمندر کبہی نہین دیکہا تہا۔
اس لئے مجہے کمال اشتیاق پیدا ہوا۔ مین روزمرہ
جاتا تہا۔ اور اُسکی عظمت دیکہکر خوش ہوتا تہا۔
اور سبز سبز گہانس کیا ہی بہلی معلوم ہوتی تہی۔ مین
اسجگہہ اپنا چادر بچہا کر بیٹھہ جاتا۔ اور کبہی لیٹ جاتا
اور خواب کی سی حالت مین بہت سا وقت گذار دیتا۔
جب ایک ہفتہ گزر گیا۔ تو مجہے کمال رنج ہوا۔ کہ
بیکار اسقدر دور و دراز سفر طے کیا اور کوئی نتیجہ
حاصل نہین ہوا۔ کل علی الصباح یہان سے ضرور
روانہ ہو جاؤنگا۔ یہہ خیال مجہکو ہوا تہا۔ کہ
ایک معزز آدمی میرے پاس آیا۔ اور مجہے کہا
سلام علیکم۔ حضرت آپ مجہکو مسافر معلوم ہوتے ہین

اور آپ کی وضع و قطع و پوشاک سے مین یہہ ہی خیال کرتا ہون۔ کہ آپ باشندے ہندوستان مین مین چند روز سے آپ کو دیکھتا ہون۔ کہ آپ یہان روز آتے ہین۔ اور سمندر کی اوٹھتی ہوئی لہرون اور موجونکو دیکھکر اپنا دل بہلاتے ہین کیا آپ نے کبھی پہلے سمندر نہین دیکھا ہے۔

مین۔ آپکی قیافہ شناسی بھی قابل داد ہے واقعی مین ہندوستان کے خشکی کے حصہ مین رہتا ہون۔ اور سمندر کے دیکھنے کا یہہ پہلا ہی موقعہ ہے۔ آپ خیال کر سکتے ہین کہ جو شے انسان نے کبھی نہ دیکھی ہو اسکے دیکھنے کا وہ کیسا شایق ہوتا ہے۔ مجھے کمال ہی تعجب ہے۔ کہ سطح آب اور آسمان کیونکر ملگئے ہین

اجنبی۔ بھائی تم بڑے خوش آواز ہو۔ تمہاری شیرین بیانی قابل داد ہے۔ مین نے بہت سے ہندوستان کے باشندون سے ملاقات کی لیکن یہہ خوبی کسی مین نہین دیکھی۔ مین بھی ہندوستان مین رہتا ہون۔ آپ کونسے شہر کے باشندے ہین۔

مین۔ حضرت پہلے تو مین سورانی پور مین رہتا تھا مگر اب چند روز سے جالون مین رہتا ہون۔

اجنبی۔ مجکو یاد آیا سورانی پور سندھیا کے علاقہ مین ہے

مین۔ نہین صاحب۔ زنگیون کے علاقہ مین ہے اور انہین کے قبضہ مین ہے۔

اجنبی۔ اس گفتگو کو چھوڑکر۔ کیا تم سمندر کی سیر پسند کرتے ہو۔ اور کبھی سمندر کی سطح پر گئے ہو۔ اور جہاز بھی آپ نے دیکھا ہے یا نہین۔

مین۔ مجھے کبھی ایسا اتفاق نہین ہوا۔ بلکہ کشتی کو دیکھکر میری طبیعت کو ایک قسم کا خوف معلوم ہوتا ہے کہ مبادا پانی کا زور اسکو بہا لیجائے۔ یا ہمارے بوجھ سے غرق ہوجائے اور اگر کسی وقت مین نے طبیعت کو مضبوط بناکر ارادہ بھی کیا تو یہہ خیال ہوا کہ مجھکو ہر شخص منع کریگا۔ اور کوئی اجازت نہ دیگا۔

اجنبی۔ نہین اس قسم کا خوف نہین ہے۔ آؤ میرے ہمراہ چلو مین اپنے کو خوش قسمت تصور کرونگا۔ جو تمہاری ہمراہی مین سیر کرنے سے آج کا دن بسر ہوجائیگا صاحب مین نے بخوشی منظور کرلیا۔ اور ہم ایک مستقل کیطرف (یعنی بندرگاہ) جو قلعہ کے باہر سمندر مین جاتا ہے روانہ ہوئے۔ مجھے نہین معلوم کہ مین کس کے ساتھہ جاتا ہون اور یہہ کون شخص ہے جسقدر ملازم اور سپاہی راستہ مین ملے میرے دوست کی نہایت تعظیم اور مودب سلام کرتے تھے۔ جب ہم سمندر کے کنارے پر پہنچے۔ تو ملاحون نے شور مچایا کہ حضور ادہر تشریف لائیے لیکن میرے مہربان نے ایک کشتی کو پسند کیا۔ اور ہم اسپر سوار ہوکر سطح سمندر پر پہنچے۔ مجکو خوف معلوم ہونے لگا۔ اگرچہ دریائے جمنا جالون سے بہت دور نہین ہے لیکن مین نے کبھی کشتی کی صورت بھی نہ دیکھی تھی۔ صاحب کبھی

کشتی ہوا کے تھپیڑون سے ہلتی تہی۔ کبہی اسکی لہرین ایسی
نظر آتی تہین کہ یہہ اب ہمارے سر پر سے گزر جائینگی۔
مین اسوقت بہت پریشان تہا میرا دوست جو ایک
تجربہ کار اور لایق آدمی تہا۔ اس نے مجہے اطمینان
دیا۔ اور تہوڑے عرصہ مین کشتی جہازون کے پاس
پہنچ گئی۔ اور ایک افسر فرنگی سے اجازت لیکر میرا
دوست ایک بہت بڑے جہاز کی سیر کرانے کی غرض
سے اپنے ہمراہ لیگیا۔ اور کہا کہ شاہ انگلستان کا
یہہ جنگی جہاز ہے۔ میرے دوست نے محافظ جہاز کو
دو روپیہ انعام کے دیئے اور اس نے خوب سیر
کرائی اور بیان کیا کہ یہہ جہاز پانی کے اندر بہی بیٹھ
جاتا ہے۔ اور جسطرف ہم لیجانا چاہتے ہین کوسون
چلا جاتا ہے۔ ساکنان جہاز کو کسی قسم کی تکلیف
نہین ہوتی روشنی اور ہوا برابر پہنچتی ہے مین نے
یہہ بات سنکر انگریزونکی دانائی کی بہت تعریف کی۔ اکثر
جگہہ توپین لگی ہوئی تہین بعض جگہہ بہت سی بندوقین
تہین۔ صاحب وقت بہت خراب ہوتا ہے اور آپ
ان سب باتون سے بخوبی واقف ہین۔ لہذا مین اس
جہاز کی سیر کے بیان کو ترک کرتا ہون۔ ہم واپس ہوکر
کنارے پر پہنچے تو مین نے اپنے دوست سے اجازت
چاہی لیکن اس نے مجہے ٹہرا لیا اور کہا میر صاحب مجہے
آپ سے کچہہ گفتگو کرنی ہے۔ اگر آپ (جو مین کسی زمانہ
مین تہا اب بہی اور جب کبہی موقع ہوتا ہے پہر ویسا ہی بنجاتا ہون)

ویسے نہین ہین تو مین بہت غلطی پر ہون۔
صاحب یہہ بات سنکر مین نے بغور اسکو دیکہا تو مجہکو شبہہ
ہوا کہ یہہ بہی کوئی ٹہگ ہے۔ اس سے اپنی خاص گفتگو
کرو اگر ٹہگ ہے۔ تو اسی زبان مین مجہے جواب دیگا
ورنہ مطلق نہ سمجہے گا۔
مین۔ عل لسی خسان بہائیسی سسل لسام عسل
لسے کسم۔ (یعنی علی خان بہائی سلام علیکم)۔
اجنبی۔ اسمیر عسل لسی بہسائسی وسا عسلسے کسم
سسل لسام۔ (یعنی امیر علی بہائی وعلیکم السلام)
صاحب بس اسی جواب پر معلوم ہو گیا کہ وہ ٹہگ ہے
علی خان۔ میر صاحب ان الفاظون کو آج ایک
عرصہ مین مین نے سنا ہے اور مجہکو ابتدائی جوانی کی
باتین اور گوڑ کی رسم یاد دلاتی ہین۔
مین۔ کیا تم نے گوڑ کہایا ہے۔
علی خان۔ کہایا ہے۔
مین۔ (خوش ہوکر) آپ سے ملاقات تو ہوئی۔ لیکن
اپنی کیفیت سے آگاہ فرمائیے۔ اب آپکا یہان کیا شغل ہے
علی خان۔ کیا تمنے کبہی سبحان خان جمعدار کا ذکر
نہین سنا۔ تم کہتے ہو کہ مئو رانی پور سے آیا ہون
ضرور وہان میری یاد ہوتی ہوگی۔
مین۔ مین نے سنا ہے۔ جو لوگ تمکو جانتے ہین انہون
نے تمکو مرا ہوا تصور کر لیا ہے۔ یہہ کیا بات ہے کہ تم یہان
معزز اور با اختیار معلوم ہوتے ہو۔

**علی خان** - مین اپنا حال بعد مین بتاؤن گا - مگر فی الحال مجھے آپ سے بہت سی باتین پوچہنی ہین - اور اول یہ کہ میرا دوست اسمٰعیل جمعدار زندہ ہے؟

**مین** - میرا باپ محمد اسمٰعیل زندہ ہے - اُس نیک بوڑہے آدمی نے بہت عمر پائی ہے اور اچہا ہے -

**علی خان** - شکر ہے خدا کا اگر تم کہتے ہو کہ وہ تمہارا باپ ہے - اسکے کوئی لڑکا نہ تہا جب مین اوس سے علیحدہ ہوا تب تک اوسکی شادی بہی نہین ہوئی تہی -

**مین** - اُسوقت ایسا ہی ہوگا مگر مین تو خود موجود ہون -

**علی خان** - میرا دوست حسین بہی زندہ ہے -

**مین** - نہین - افسوس دو سال گذرے کہ وہ مرگیا وہ اپنے بہت سے دوستون کا حال دریافت کرتا رہا اور آخرکار پوچہا کہ تہارے ہمراہ کتنے آدمی ہین - مین نے اُسے تعداد بتائی - اور وہ اُنکی تعداد پر کچہہ حیران ہوا - پہر کہا - تم اتفاق سے یہان آگئے ہو - اسلئے میرا فرض ہے کہ مین تمہارے ساتہہ سلوک کرون اور کوئی معقول بنج بتاؤن - میرا ٹہگ ہونا تم کو معلوم ہوچکا - میری تمام عمر اسی پیشے مین بسر ہوئی - اور میرے آباو اجدا بہی یہی کام کرتے تہے - چند سال ہوئے کہ اندور کے ایک معزز ساہوکار کی ملازمت اختیار کرکر مین یہان آیا - اور مین نے اس جگہہ کو بہت پسند کیا - اور بہت جلد پولیس مین نوکر ہوگیا - حکام مجھسے مہربانی سے پیش آئے - واقعی گورنمنٹ بڑی فیاض ہے - ہمیشہ مجھے میرے کام کی داد ملتی رہی اور مین نے بہی اپنا کام منصبی نہایت عمدگی سے انجام دیا - اور اسی وجہ سے مین جمعداری کے عہدہ پر پہنچ گیا - شاید تمکو یہ حال معلوم نہین ہے - کہ مین ٹہگون کی جمعداری کیون چہوڑی -

**مین** - نہین صاحب مجھے مطلق معلوم نہین ہے -

**علی خان** - میرا تمہارے باپ کے ساتہہ لغو اور بے بنیاد جہگڑا ہوگیا - اُس زمانہ مین ہم دونون جوان تہے - اور اس خفیف معاملہ نے یہانتک طول کھینچا کہ تلوارین میان سے نکال لین - چونکہ اسمٰعیل میرا افسر تہا - مجھے خوف ہوا کہ یہہ میرے ہلاک کرنیکا حکم دیدیگا اس لئے مین وہان سے بہاگ کر اندور مین اور اندور سے ساہوکار کے ہمراہ یہان آیا - خوش قسمتی سے اس رتبہ پر پہنچا - تاہم مین نے اپنے قدیم پیشہ کو قطعی نہین چہوڑا ٹہگون سے ملتا رہا - اور ہر طرح سے اُنکو مدد دیتا رہا - اب مین بوڑہا ہوگیا ہون اور خود شکار نہین کرسکتا مگر مین جوان اور چالاک آدمیون کو اس کام کے واسطے منتخب کرلیتا ہون - اور اسی طرح سے اپنا تعلق رکہتا ہون اور اپنا حصہ گہر بیٹہے لے لیتا ہون - یہہ درست ہے کہ ہندوستان کے ٹہگون کے ساتہہ مین نے کوئی تعلق نہین رکہا - کیونکہ شرم اور رنج نے مجھے ابتک روکا مگر چونکہ بہوانی نے تمکو میرے پاس بہیجا ہے مین تمہاری ضرور مدد کرونگا - اور مین

چٹھی لیکر ایک دو مرتبہ دکہن کے ٹہگون کے ہمراہ پونا کی طرف جلد ہی کر آیا ہون - اب ایک تو ضعیفی دوسرے رخصت کا ملنا ناممکن - اس لئے اپنے دوستون کو ایک معقول بنج بتا دیتا ہون - اور وہ بہوانی کی کرپا سے ہمیشہ کامیاب ہوتے ہین - اور میرا حصہ معقول جسکا کہ مین مستحق ہون میرے پاس پہنچا دیتے ہین - اور تہمارا اعلام سبحان خان تمام افسرون اور انگریزون اور شہر کے رئیسون اور ساہوکارون مین دیانت دار سمجہا جاتا ہے

مین - آپ کی صورت - سیرت - وضع - قطع ہی قابل تعظیم ہے - آپ کے خلق اور اوصاف حمیدہ ایسے ہین جنپر کوئی شبہہ کسی قسم کا عائد نہین ہوسکتا صاحب اس قسم کی باتین کرتے ہوئے ہم اسکے مکان پر پہنچے اور ہین مکان مین مقیم تہا - وہ مکان اس سے بہت قریب تہا - اس نے مجہکو تمام بمبئی کی سیر کرائی اور ایک دوسری مین الفت و محبت روز بروز بڑہتی گئی - صاحب یہہ شخص بڑا چالاک اور ہوشیار اور مکار تہا - اور اسکی مکاریون کی باتین بہت غور سے سنتا تہا - کئی مرتبہ مجہکو اپنے ہمراہ اپنے افسرون اور انگریزون کے پاس لیگیا - اور ان سے میری ملاقات کرائی - وہ مجہسے بخلق پیش آئے - جب سبحان خان کو مجہپر ہر طرح سے اعتماد ہوگیا - تو اپنے تمام طریقے مجہپر ظاہر کئے اور دکہن کے ٹہگون کے

جمعدار سے میری ملاقات کرائی - جو پونا - ناسک شولا پور - حیدرآباد سندہ اور گجرات کے بہت سے ٹہگون کا افسر تہا اور سبحان خان کے ماتحت تہا - اور بہت بڑا حصہ لوٹ کا دیتا تہا - بمبئی سے جسوقت ساہوکار اپنا روپیہ کسی مقام کو بہیجتے تہے - اسکو فوراً خبر ہوجاتی تہی - ایک ہفتہ تک مین اس کے ہمراہ رہا - ہمارا سرمایہ قریب قریب ختم کے پہنچگیا تہا - اور ہم زیادہ عرصہ تک بمبئی مین اپنا مقام نہین کرسکتے تہے - لیکن اس نے ایسی امید دلائی تہی کہ جسکی وجہ سے انتظار کرنا لازمی تہا - لیکن بمبئی مین رہتے رہتے تنگ آگیا - دوسرے موسم برسات بہت قریب آگیا تہا لہذا خیال پیدا ہوا کہ اگر قبل موسم برسات جالون نہین پہنچے - تو دریاؤن کی طغیانی سے راستہ مین سخت دقتین پیش آئینگی اسلئے مین علی خان یا سبحان خان کے پاس گیا اور بے تکلفی سے کہا - کہ بہائی جسقدر روپیہ ہم اپنے ہمراہ لائے تہے - وہ صرف ہوچکا ایک گرانی - دوسری پارسی - یہودن صد ہا معشوق پریوش میرے ہمراہیون کے پیش نظر ہین - پہر کیونکر گذر کرسکتے ہین - اس لئے ہم یہان سے بہت جلد جانا چاہتے ہین اگر کوئی بنج جلد بتلاؤ تو ایکدو روز اور قیام کرسکتے ہین - ورنہ جو ہماری قسمت مین ہے وہ راستہ مین مل جاویگا -

علی خان - مین تمہین ابہی جانیکی اجازت نہین۔ دیتا۔ مین نے سنا ہے کہ ایک بڑا تجار اندوریا مالوہ کو دو لاکہہ روپیہ روانہ کرنیوالا ہے۔ روکڑیہ تیار ہوچکے ہین لیکن مین ابہی یہہ نہین بتا سکتا۔ کہ روپیہ جائیگا یا نہ وہان۔ اس امر کی تحقیقات کیواسطے تین روز درکار ہین۔ چونکہ تمکو فی الحال روپیہ کی ضرورت ہے اس لئے ایکہزار روپیہ مجہسے لیجاؤ۔ جالون پہنچنے کے بعد تین روپیہ فیصدی فی ماہ سود اضافہ کرکر روپیہ بہیجدینا۔ تم میرے دوست قدیم کے لخت جگر اور میرے عزیز ہو مجہے ہر طرح سے اطمینان ہے۔

مین - مین آپ کی عنایتون کا کمال ممنون ہون۔ فی الحال اسقدر ضرورت نہین ہے ابہی ہمارے سب کے پاس پچیس پچیس تیس تیس روپیہ موجود ہین کاش اگر مین یہہ خیال نکرتا۔ تو بہت جلد یہہ روپیہ بہی صرف مین آجاتا۔ اب یہہ بتلائے آپ ہمین ایک ہفتہ مین بہی رخصت کردینگے یا نہین۔

علی خان - ضرور بلکہ ایک ہفتہ سے پہلے۔ کل شام کو نماز کے بعد میرے پاس آجانا۔ مین تمسے بیچ کے متعلق باتین کرونگا۔

صاحب جسوقت مین واپس ہوا۔ تو مجہے خیال ہوا کہ یہہ شخص کافر ہے جو خدا و رسول کے حکم کے خلاف سود کہاتا ہے مین نے کبہی اپنے باپ سے اس کا ذکر نہین سنا۔ اب کے مرتبہ ضرور اسکا حال دریافت کرونگا۔ اور مین یقین کرتا ہون کہ وہ اسکے حق مین مضر ہوگا۔ مین کبہی اس سے ایک پیسہ نہ لونگا دغاباز ٹہگ ہوکر ٹہگون سے سود کا طالب ہوتا ہے۔ آجتک کبہی یہہ بات سننے مین نہین آئی اس کا طریقہ بجنسہ اس ہتیارہ سے ملتا ہے۔ جو بمقام ساگر ہمارا شکار رہا تہا۔ مین نے ایک دکہن کے جمعدار سے بہت کچہہ ربط ضبط کرلیا تہا اور وہ بہی ہماری طرح سے منتظر رہا۔ مین نے اس سے علی خان کا حال دریافت کیا تو اُس نے میرے خیال کی تائید کی اور کہا - یہ شخص بڑا سیاہ اور ظالم ہے۔ ٹہگون کو خوب اپنے دام مکر مین پہنساتا ہے۔ گرفتاری کا خوف دلاتا ہے ڈبل حصہ لیتا ہے۔

مین - بہائی ڈبل حصہ کا اسوقت مستحق ہوتا جب خطرہ کے مقام پر بہی شریک ہوتا۔

جمعدار - ہم مجبور ہین۔ اور کوئی کام بلا اسکے انجام نہین ہوسکتے اسکے ذریعہ سے اعلیٰ درجہ کا بیچ ہمارے ہاتہہ آتا ہے۔ جسکی بو بہی ہمارے دماغ مین نہین پہنچ سکتی بہت سے ٹہگ اسکے ملازم ہین اور وہ اسکو خبر دیتے ہین اور معقول تنخواہ پاتے ہین۔ یہان کے معزز رئیس اسپر بہروسہ رکہتے ہین وہ ظاہر مین ہر طرح سے امداد دیتا ہے۔ پولیس مین بہی جمعدار ہے دونون طرف سے اپنا کام بنالیتا ہے۔

مین - تو اسکی آمدنی بہت معقول ہے۔

**جمعدار**۔ بیشک۔ ہم اس سے اسی وجہ سے کینہ رکھتے ہین اور کچھ پیش نہین جاتی اور وہ ہماری ہرطرح سے حفاظت کرتا ہے۔

**مین**۔ کبھی اس نے دہوکہ تو نہین دیا۔ اور دغابازی تو نہین کی بخدا مجھے اسکی جانب اطمینان نہین ہوتا۔

**جمعدار**۔ اسکی بہت سی داستانین ہین تاہم پہر بہروسہ کے قابل ہے وہ ہمارے سب حالات سے واقف ہے اگر چاہے تو فوراً گرفتار کرادے۔ ہم سب اسکے غلام ہین اور وہ ہمارا سردار ہے۔ ہم اس سے اور وہ ہم سے فائدہ اٹھاتا ہے۔ مین اس سے رخصت ہو کر آیا۔ راستہ مین پیرخان ملا اور سب داستان اسکے سامنے بیان کی۔ اور کہا کہ یہہ لوگ تو غلام ہین ہم اسکی غلامی کیون کرین۔ ہان یہہ ضرور ہے کہ اگر ہم دوبارہ وہین آئے تو ہمین گرفتار کرادیگا۔ تمہاری کیا رائے ہے۔

**پیرخان**۔ انپر کبہی بہروسہ نکرنا چاہئے۔ یہہ بہروپیہ کی طرح بہیس بدلتے ہین۔ کبہی زمیندار۔ کبہی بیوپاری کبہی فقیر۔ کبہی امیر۔ کبہی خادم و خدمتگار۔ کبہی بارود اہلکار۔ کبہی ظریف خوش تقریر۔ کبہی دبیر خوش تحریر بنجاتے ہین۔ یہ سب بچہ شیطان ہین۔ دیکہئے کیونکر نبڑتی ہے۔

**مین**۔ تم جانتے ہو۔ کہ مین خدا پر بہروسہ رکہتا ہون۔ یہہ لوگ تو قابل اعتبار نہین ہین۔ اب تو غلطی ہو چکی لیکن ہماری رکہشا کرنیوالی بہوانی انکے پیچ سے صاف نکالے گی۔

**پیرخان**۔ خدا مہربان توکل مہربان۔ کبہی ایسا موقعہ سامنے نہ آئیگا۔

صاحب مین اپنے اقرار کے موافق دوسرے روز شام کیوقت سبحان خان کے پاس گیا وہ بہت خوش وخرم بیٹہا ہوا تہا۔

**علی خان**۔ مین نے پیچ پختہ کرلیا ہے۔ تم تیار ہو۔

**مین**۔ ہرطرح سے مستعد ہون۔ اور جو حکم ہو اسے بجالاؤن

**علی خان**۔ مین نے بہت صحیح اطلاع دی تہی۔ روپیہ پورا دولاکہہ ہے۔ مین نے خوب تحقیق کرلیا ہے۔ اور لطف یہہ ہے کہ سب نقد۔ یعنے اشرفی اور روپیہ اور جواہرات ہین اور صرف دس ہزار روپیہ کی ہنڈیان ہین۔ اب پیشتر اسکے کہ مین تمکو اور حال بتاؤن پہلے اپنا معاملہ طے کرلون۔

**مین**۔ واقعی امر کے تسلیم کرنے مین مجھے کوئی عذر نہین ہے۔ مین دوسرے کے حق کو اپنے قبضہ مین لانا حرام سمجہتا ہون۔

**علی خان**۔ تم میرے محسن کے لخت جگر ہو لہذا مین تم سے اس طرح پیش نہ آؤنگا۔ جس طرح اور ٹہگون سے۔ گو مین اوروں سے ایک ثلث حصہ لوٹ کا لیتا ہون لیکن تم سے صرف ایک پانچوان حصہ جسکے چالیس ہزار روپیہ ہوتے ہین لینا چاہتا ہون۔ کیا تم اس معاملہ کو پسند کروگے۔

مین - کامیابی کی حالت مین مجھے کوئی عذر نہین ہے آپ میرے بیان کو صحیح تصور کیجئے - مین جالون پہنچکر بذریعہ ہنڈوی فوراً روپیہ بھیجدونگا -

**علی خان** - بہادر کے بیٹے بہادر سپاہی ہو - مین تمہاری بلا حجت گفتگو سے بہت خوش ہوا کیونکہ تمنے بنیون کی طرح سے معاملہ کی باتون مین تکرار نہین کی - لو اب ایک مُہری اقرار نامہ کہ چالیس ہزار روپیہ جالون پہنچکر بھیجدونگا مجھے دیدو - اور مجھسے بنج کی مفصل کیفیت سنلو - اگرچہ تم میرے دوست کے بیٹے اور میرے عزیز ہو - مگر معاملہ کی باتون مین مین حسب ضابطہ کارروائی کرونگا اور مروت سے کام نہ لونگا -

صاحب اس قسم کا معاملہ مین نے کبھی نہین کیا تھا - یہہ پہلا ہی موقعہ تھا - مین سخت گھبرایا - میرے خیالات تنے سخت پیچیدگیون مین ڈالدیا - اور مختلف قسم کے خیالات میری طبیعت مین پیدا ہوگئے اور مین نے دستاویز کا تحریر کرنا برا خیال کیا - اور مجھے سکوت ہوا اور کچھہ جواب ندیا - لیکن میری خاموشی سے علی خان کی پیشانی پر بل پڑگیا - اور اسکو سخت ناگوار گذرا - خوف کہاکر اور ہر طرح سے مجبور ہوکر مین نے کہا دوات قلم کاغذ منگائیے مین تحریر کردون

**علی خان** - یہہ بہت ہی اچھا ہے - کہ تم لکھنا بھی جانتے ہو اس لئے مین تیسرے آدمی کی ضرورت نہوگی

یہہ کہکر دوات قلم کاغذ منگایا اور جسطرح سے وہ بتاتا گیا مین نے تحریر کردیا - اور اپنی مُہر لگادی - اونے بہت ہوشیاری سے تہہ کرکر پگڑی کے اندر رکھہ لیا -

**علی خان** - سب معاملہ طے ہوگیا - بنج کی صورت یہ ہے یہ خزانہ پندرہ روکڑیون کی تحویل مین جاتا ہے اور تین اونٹون پر تمام خزانہ ہے - یہہ سب لوگ سپاہی بنکر اور ویسی ہی وردی پہنکر اندور کو جائینگے - کچھہ لوگ کل روانہ ہو چکے ہین - باقی لوگ باقی خزانہ لیکر آج جائینگے - اور پونا اور ناسک ہوکر اندور پہنچینگے - میری ہر ایک بات کو صحیح سمجھو - اور گوش ہوش سے سنو - مین نے ہر ایک امر تحقیق کرلیا ہے - اب مین تمکو ایک پروانہ اور دیتا ہون جو اردو اور مرہٹی مین لکہا ہوا ہے اور اسپر اعلی اعلی انگریزی افسرونکے دستخط ہین - اسمین لکہا ہوا ہے کہ یہہ لوگ ہریداس ساہوکار کے مال کے ہمراہ بنارس سے آئے ہین اب واپس ہوتے ہین - کوئی شخص انپر شبہہ نکرے اور نہ روکے اور جو اشخاص مال کے ہمراہ آئے تھے - وہ غالباً بعد برسات کے جائینگے - انکے سردار کا نام فتح محمد ہے جو تمہاری صورت و شکل و عمر سے بہت مشابہ ہے - لہذا اپنے کو فتح محمد ہی ظاہر کرنا - لو خوش تو ہو جاؤ کیا اچھی ترکیب بتائی ہے - اب تم بہت جلد ناسک کو چلے جاؤ - چار روز وہان قیام کرو - پانچوین دن یہہ لوگ تمسے ضرور ملینگے - پہر ناسک سے آگے بڑھکر

حلہ کرنا تمہارا کام ہے۔ میری ہر ایک بات کو یاد رکھنا۔ بھول نہ جانا۔ اب اپنے سفر کا سامان درست کرو۔ بھوانی تمکو کامیاب کریگی۔ البتہ مجھکو یاد رکھنا اور جسقدر جلد ممکن ہو سکے آجانا۔ مین اور کام بتاؤنگا

مین۔ خانصاحب مین بہت جلد حاضر ہونگا آپکی ترکیب سب سے نرالی اور قابل تعریف ہے اور آپکے چالیس ہزار روپیہ تو درشنی ہنڈوی ہین۔ اور ہر وقت آپ کے قبضہ مین ہین۔

علی خان۔ میر صاحب اپنے باپ سے میرا بہت بہت سلام کہنا اور میری سابقہ تقصیرات کو معاف کرانا۔ اور آمادہ کرنا کہ ایک مرتبہ وہ بمبئی آئین۔ اور سیر کرین اور مجھے عزت بخشین۔

مین۔ آپکا دوست بڈھا بہت کمزور ہو گیا ہے اور اب وہ سفر کے قابل نہین ہے۔ ہان آپ سے خط وکتابت جاری رہیگی۔

علی خان۔ مین اسکو بھی بہت غنیمت سمجھونگا۔ غالبًا میری ان گستاخیون کو جن سے مین شرمندہ ہون بھول گیا ہوگا۔ ورنہ آپ اب جاکر معاف کرا دینگے۔

مین اس سے رخصت ہوکر اپنے قیام گاہ پر آیا۔ اور پیر خان سے سب ماجرا بیان کیا اور یہہ بھی کہا کہ مین اس بارہ مین اپنے باپ سے مشورہ لونگا۔ اور اُس کے حکم کی تعمیل کرونگا۔

پیر خان۔ خطرے مین ہم پڑینگے۔ اپنی جان پر کھیل کر حلہ کرینگے اور یہہ بڈھا بدمعاش شیطان کا بچہ چالیس ہزار روپیہ چاہتا ہے اور بغیر ہاتھ پیر ہلائے مل جاویگا۔

مین۔ ہرگز نہین۔ مین ایک حبہ بھی نہ دونگا اگر میرے باپ نے مجھے مجبور نکیا۔ تو مجھے اُلّو اور گدہے کے موافق سمجھنا۔

صاحب دوسرے روز علی الصباح بمبئی سے روانہ ہوئے۔ اور کوچ و مقام کرتے ہوئے چلے۔ واقعی سبحان خان نے پروانہ مین بڑے کام کا دیا تہا۔ جو دیکھتا تہا اس حکم کی تعظیم کرتا تہا۔ اور ہماری رسد کا فورًا انتظام ہوجاتا تہا اور بے روک ٹوک ہم ناسک کی جانب چلے جاتے تہے۔

## باب چالیسوان

چوتہے روز ہم ناسک پہنچے۔ اور تہوڑی دیر مین پیر خان نے بیان کیا علی خان نے بنج کی صحیح خبر دی تہی وہ لوگ آگئے ہین۔

مین۔ کیا تمکو تحقیق ہے کہ یہ وہی لوگ ہین۔

پیر خان۔ جو کچھہ علی خان نے پتے و نشان دیئے تہے۔ وہ سب پائے جاتے ہین وہی وضع و قطع ہے اور تین اُونٹ بہی ہین۔ آپ بہی دیکھہ لیجئے۔ مجھے یاد پڑتا ہے کہ مین نے انکے افسر کو پہلے کسی جگہہ دیکھا ہے

مین۔ بہائی مین اپنے علم و یقین سے کہتا ہون

تم کبھی وہ کہ نہیں کہا سکتے ۔ ہمارے یہاں موجود
ہونیکا حال تو انہیں معلوم نہیں ہے ۔ میں ہر ایک نور
والے طریقہ کو کام میں لانا چاہتا ہوں ۔ سب کو
تیاری کا حکم دیدو ہم کمیں وہ کرین کا جو کرار ہی
دروازہ سے (جس دروازہ سے سپاہی نکلے) ہم میں
داخل ہونگے ۔ اور اسی جگہ تک فتح مند ہوکر پھرینگے ۔
جہان انہوں نے قیام کیا ہے ۔
صاحب تھوڑے عرصہ میں ہم انکے پاس پہنچیا
یہہ عام بات ہے کہ مسافروں میں بہت جلد محبت
الفت ہو جاتی ہے ۔ میں نے انکے برابر کی دکان
اپنے قیام کیواسطے پسند کی ۔ اور بہت جلد ان کی
ہمسایہ سے جسکا نام نرائنداس تھا صاحب سلامت
اور واقفیت پیدا کرلی ۔ یہہ آدمی طویل القامت
اور قوی الجثہ تھا ۔ بڑی بڑی آنکھیں اور ناک لمبی
اسکے چہرے پر بہت موزون تھین ۔ اس کی لمبی
مونچھین چہرہ کی ہیئت کو مجھے نہایت رعبدار
معلوم ہوتے تھے اسکی صورت پر تجربہ کاری خود
بخود عیان تھی ۔ مکر و فریب سے خوب واقف معلوم
ہوتا تھا ۔ مجھے خیال پیدا ہوا کہ ایسے شخص کا ہاتھ
لگ جانا بڑا اوقت طلب امر ہے لیکن وہ ملک [illegible] سکے
سر ا بہنے مجھے مخوف نہو نے دیا ۔ اور کسی قسم کا خوف
میری طبیعت میں پیدا نہیں ہوا ۔ اگر چاہے تم [illegible]
تم بھی اس روپیہ کا محافظ ہوتا [illegible] بن جاتے

ارادے سے لیس پا ہوتا ۔ کہا نا کہا نیکے بعد میں فرش
پر بیٹھا ہوا حقہ پی رہا تھا ۔ کہ نرائنداس میرے پاس
آبیٹھا اور میں نے یہان کی خبریں پوچھیں ۔
نرائنداس ۔ کاش اگر راجہ راؤ نرول دو ہوتا
تو جس وقت اس نے کپتان لی پر حملہ کیا ہے بیٹے کو مروا
ڈالتا [illegible] ہماری شکست دیتا ۔
متین ۔ کیا تمہارا یہہ خیال ہے کہ وہ فرنگیوں کو
شکست دیدیگا ۔
نرائنداس ۔ مجھے تحقیق حال نہیں معلوم لیکن
انگریز جب ایک بستی میں محدود تھے اسوقت تک
بہت درست تھا ۔ مجھے خوب یاد ہے کہ انکے پاس
ایک بالشت بھر زمین نہیں تھی ۔ اور اب تو
انہوں نے خوب ہاتھ پیر پھیلائے ۔ بہار تک سلطنت
مرہٹہ کو الٹ دیا ۔ اور قبضہ کر لیا ۔
متین ۔ راجہ راؤ بھی تو عمدہ فوج اور منتخب رکھتا ہے
وہ ضرور مقابلہ کریگا ۔ اسکا ملک ہے اسکے پاس
پشت در پشت تجربہ کار سردار موجود ہیں ۔
نرائنداس ۔ وہ کبھی انگریزی فوج کے مقابلہ میں
نہ آئیگا بھاگتا پھریگا ۔ وہ بڑا ہی کمینہ اور بزدل
ہے ۔ اور کچھ قوت نہیں رکھتا ہے ۔
متین ۔ خیر صاحب ہماری طرف سے کچھ ہو ۔ میں نے
تو فوج میں بھرتی ہونیکی قسم کہالی ہے ۔ اور تجربہ ہو گیا
ہے ۔ کہ ساہوکاروں کی نوکری اچھی ہے [illegible]

بمبئی آیا تھا۔ اور اب پھر بنارس روپیہ لیکر واپس جاتا ہون۔ اس کام مین بے فکری سے روزی ملتی ہے۔

نرائینداس۔ یہہ تو بہت اچھا ہے کہ آپ بنارس کو جاتے ہین تمہارے ہمراہ آدمی کافی تعداد سے موجود ہین یہ بہت بہتر ہے۔ ورنہ یہ راستہ نہایت خوفناک ہے

مین تو ہمیشہ خوش قسمت رہا اور مین نے کبھی دہوکہ نہین کہایا البتہ میرا بہائی برہان پور اور اندور کے درمیان چورون کے ہاتہہ سے مارا گیا۔ اور کچہہ حال اُسکا معلوم نہین ہوا۔

مین۔ مجھے کمال تعجب ہے مین نے کبھی چورون کو سڑک پر نہین دیکہا اگرچہ میرا قافلہ ہمیشہ لوٹنے کے قابل ہوتا ہے۔ لیکن مین انتظام معقول رکھتا ہون اور اب بہی انگریزون کی محافظت مین ہون۔ اور مجھے مطلق خوف نہین ہے وہ بہت جلد کل ملک پر قبضہ کرلین گے۔ اور دوسرے سال مین بالکل راستہ صاف ہو جائیگا۔

نرائینداس۔ انگریزون کی محافظت کا مطلب میری سمجہہ مین نہین آیا تم تو کہتے ہو کہ مین ایک ساہوکار کا ملازم ہون۔

مین۔ جو کچہہ مین نے کہا ہے وہ صحیح ہے۔ لیکن میرے دوست علی خان نے مجھے ایک پروانہ راہداری دیا ہے۔ جو سرکاری ملازم دیکھتا ہے اُسکی عزت کرتا ہے۔ یہہ کہکر مین نے وہ پروانہ جو نہایت

احتیاط سے موم جامہ مین لپٹا ہوا تہا اسکو دکہلایا۔

نرائینداس۔ پیر صاحب تم بڑے خوش قسمت ہو اور تم علی خان کو جانتے ہو۔ وہ ایک لائق اور ایماندار آدمی ہے۔ مین کئی سال سے اُسکو جانتا ہون وہ میرا ایک سچا محسن ہے اور یہہ تم نے خوب کہا کہ سپاہیانہ کام کو ترک کرکر ساہوکارون کی نوکری اختیار کرلی کیونکہ ہر وقت دیس بدیس پہرنے لڑائی پر جانے اور مارے جانیکا تو اب خوف نہین ہے۔ کیا۔ تمنے کسی نامی سردار کی ماتحتی مین کوئی کام کیا ہے۔

مین۔ جمعدار صاحب کسی سے ذکر نکرنا۔ مین چیتو پنڈاری کی ماتحتی مین تین ہزار سوارون کا افسر رہ چکا ہون۔ اور میرے ہاتہہ سے بڑے بڑے کارنمایان ہوئے اور مین اس وجہ سے پوشیدہ کہنا چاہتا ہون۔ کہ میری ملازمت حال مین کسی قسم کا فرق نہ آئے۔

نرائینداس۔ تمہاری باتون سے مجھے تعجب ہوتا ہے۔ کیا تم مجہہ سے ہنسی کرتے ہو۔

مین۔ ہرگز نہین۔ میرے بیان کو صحیح سمجھو۔ میرے پاس کاغذات موجود ہین۔ لیکن مین اُنکو دکہلانا نہین چاہتا۔

نرائینداس۔ مجھے آپکو خوف کرنا لازم نہین ہے۔ جسطرح آپ ساہوکار کے ملازم مین مین بھی ایک ساہوکار کا روگڑیہ ہون۔

چیتو ایک بہادر اور نامی شخص ہوا ہے اسکی ہمراہی مین مختلف ملکون کی سیر کی ہوگی۔ مین نے سنا ہے کہ وہ مدراس پہنچگیا تہا۔ اور انگریزون کے ملک کو ویران کردیا تم بہی ضرور اُن لڑائیون مین شریک ہوئے ہوگے۔

**مین**۔ جمعدار صاحب آپکی یہ خوشی ہے کہ مین اپنی خود تعریف اپنی زبان سے کرون خیر ایکدو معرکہ کی کیفیت آپ کے سامنے بیان کرونگا شاید آپکو کچہہ حظ حاصل ہو

**ثراینداس**۔ شرم کی کوئی بات نہین ہے۔ ہمارے ملک کے بہت سے بڑے بڑے آدمی چیتو کی شرکت کو فخر خیال کرتے تہے اور نیماڑ مین مجمع کثیر جمع ہوا تہا اور بڑی بہاری فوج تہی۔

**مین**۔ کیا تم بہی اسوقت وہان موجود تہے۔

**ثراینداس**۔ مین اندور و اُجین کے ساہوکارونکا خزانہ لیکر نیماڑ گیا تہا۔ اس سبب سے وہان موجود تہا۔ پر میشر جانتا ہے کہ فوج کی تیاری اور سرداران کی عظمت و شوکت دیکہکر میری طبیعت مین بہی شرکت کا جوش پیدا ہوا۔ کاش اگر مجہے گہوڑا ملجاتا۔ تو ضرور شریک ہوجاتا مین نے لوگون کی زبانی سنا۔ ہر ایک شخص نے اپنا زین روپیہ۔ اشرفیون موتی جواہرات سے بہر لیا تہا۔

**مین**۔ واقعی پہلے معرکہ مین ہم لوگ خوش قسمت رہے۔ اگر تم دوسرے حملہ کے شروع ہونے سے پیشتر نیماڑ آتے تو میرا ذکر سنتے۔ اول حملہ مین تو مین سوارون مین تہا۔ لیکن تلوار کے فن مین کوئی میری ہمسری نہین کرسکتا تہا۔ اس لئے چیتو کی عنایتین روز مجہپر زیادہ ہوتی جاتی تہین۔ اور مین ایک اعلیٰ درجہ کا سردار تہا۔

**ثراینداس**۔ امیر علی جو غفور خان سے دوسرے درجہ پر تہا۔ مین نے اکثر اسکا نام سنا ہے۔ کیا تم وہ ہی سید امیر علی ہو۔

**مین**۔ درحقیقت مین وہ ہی ہون۔ ہائے افسوس

وہ ولولے وہ جوش وہ وحشت نہین رہی
وہ دل نہین رہا وہ طبیعت نہین رہی

چیتو شیر کا شکار ہوا۔ غفور خان کا پتہ نہین لگا۔ سید بہیکو خدا معلوم کہان ہے۔ شیخ دلاور بانپور اور ایلچپور کی گہاٹیون مین مارا مارا پہرتا ہے میرا حال ہر شخص نہین جانتا ہے۔ اور اب مین ساہوکار کی نوکری مین اپنا زمانہ امن و چین کے ساتہہ گزارتا ہون۔ اور اب نہ کوئی مجہکو شناخت کرسکتا ہے مین نے دوسرے حملہ مین بہت سامال جمع کرلیا تہا اور بہت جلد جالون چلا گیا اگر اور لوگ میرے طریقہ پر عمل کرتے تو مصیبت نہ اٹہاتے۔

**ثراینداس**۔ چیتو کی حالت قابل افسوس ہے مین نے سنا تہا کہ انگریزون نے اسکو جاگیر دی تہی

کیا یہہ سچ ہے۔

تین - مین نے بہی ایسا ہی سنا ہے۔ لیکن وہ بیوقوف تہا اور اس نے اس جاگیر کو قبول نہین کیا۔ اور وہ اپنی ترکیبون مین رہتا تہا اور اسکا ارادہ تہا کہ فرنگیون کو نکالدے۔ اسکا خیال تہا۔ کہ مہلے پُر زور ہین اور مجہے امداد دینگے۔ جبکہ مرہٹون نے اول مرتبہ انگریزون پر فتح پائی تہی تو چیتو پندرہ ہزار فوج جمع کرکر اُنکے شامل ہوگیا تہا اور کمانڈر انچیف بنگیا۔ میرا ارادہ اسوقت ضرور تہا کہ اگر چیتو کامیاب ہوجاوے۔ تو مین ضرور اسکے شامل ہوجاؤنگا۔ لیکن وہ کامیاب نہوا۔ جو خدا کو منظور تہا وہ ظہور مین آیا۔ اور جیسا تم دیکہتے ہو مین ویسا ہی رہا۔

شانیداس - مجہے بہت سے وہ حالات معلوم ہوئے جو مین نے نہین سُنے تہے۔ کاش اگر پیشوا اور راجہ ناگپور چیتو کی طرح پیتا کام انجام دیتے۔ تو شاید فتحیاب ہوتے۔ مگر یہہ خیال فضول ہے۔ ہمکو تو اب اپنی گورنمنٹ کی بہبودی کی دعا مانگنی چاہئے۔ برائے خدا پیر صاحب اب مجہسے جدا نہونا۔ مین خزانہ لیکر اندور جاتا ہون اور میرے سفر کا بہت بڑا حصہ آپکی ہمراہی مین طے ہوجاویگا۔ اور مین امید کرتا ہون کہ اپنے اس ارادے مین آپکی عنایتون سے محروم نہین رہونگا۔ اب مین سندہ گہاٹ کی جانب جانا نہین چاہتا۔ اس راستہ مین بہیل ملتے ہین اور سخت تکلیف مسافرون کو پہونچاتے ہین اور قتل کرڈالتے ہین۔ دوسری طرف پیشوا کے لوگون کا خوف ہے۔ وہ مار دہاڑ کرتے پہرتے ہین۔ آپکی ہمراہی مین کسی قسم کا خوف نہین ہے

تین - مجہکو تم سے ایک قسم کی الفت پیدا ہوگئی ہے مجہکو کوئی عذر نہین ہے۔ اگرچہ میرے ہمراہ دو تین ہزار روپیہ ہے۔ جو شخص اسکے واسطے آئیگا بہت پشیمانی اُٹہائیگا۔

شانیداس - میرے پاس اس سے بہی کم ہے صرف اسقدر کہ راستہ کے خرچ کو کافی ہو۔ نہ مین جنگ کرنا جانتا ہون اور نہ تمہاری طرح سوار ہون اور خطرہ کے وقت بہاگ ہی نہین سکتا۔

صاحب اسکا یہہ بیان بالکل غلط تہا اور مجہے دہوکہ دینا چاہتا تہا لیکن مین کب دہوکہ کہاتا ہون اُونٹون پر خزانہ بہت اچہی طرح سے لدا ہوا معلوم ہوتا تہا۔ تہوڑے عرصہ بعد ہم علیحدہ ہوگئے اور پیرخان سے تنہائی مین کل حالات بیان کئے

پیرخان - (بخندہ پیشانی) خوب آپ نے اسکو دہوکہ دیا۔ لیکن مجہے آپکا تنہا مقابلہ کرنا پرخوف معلوم ہوتا ہے۔ ذرا اپنی اور اسکی قوت کا مقابلہ تو کرو

تین - وہ ظاہر مین قوی معلوم ہوتا ہے۔ لیکن بڑا ہی پست ہمت ہے۔ یہہ اسی روکڑ یہ کا باعث ہے

جسکو ہمنے برہانپور کے علاقہ مین مارا تہا۔ تم ناحق خوف کرتے ہو وہی کرون وہی رومال کیا کبہی میرے رومال نے خطا کی ہے۔ مین کبہی اس موقعہ کو ہاتہہ سے جانے نہ دونگا۔ اور دوسرے امداد کا خواہان ہونگا۔

پیرخان۔ اچہا تو میری تدبیر پر عمل کیجئے۔ راستہ مین ہر طرح سے اطمینان دیتے رہئے۔ جب ہم اندور کے قریب پہنچ جاوین اسوقت اسپر حملہ کیجئے۔ وہان سے ہمارا گہر بہی قریب ہوگا۔ اور ہم بہت جلد اپنے گہر پہنچ جاوینگے۔ اور کسی قسم کا خطرہ نہ رہیگا۔

مین۔ خیر تمہاری خوشی۔ ورنہ میرا قصد تہا کہ برہانپور کے قریب اسکا کام تمام کرون پہر پہاڑیون کا راستہ اختیار کرین۔ تو کوئی شخص ہمارا تعاقب نہین کرسکتا۔

پیرخان۔ مین یہ بات آپ کی تسلیم نہین کرتا۔ اس راستہ مین شیخ ڈاکو ضرور ملیگا۔ اور سکو لوٹ لیگا۔ اور شاید اسی طرح سے پیش آئے۔ جس طرح پہلے ہمارے ہمراہیون سے پیش آیا تہا۔

مین۔ (خوفزدہ ہوکر) خدا یہہ صورت نہ دکہلائے مین تمہاری رائے سے اتفاق کرتا ہون ہم نزاید اس کو حیلے وحوالے بتاتے ہوئے اندور لیجائینگے۔ اور موقعہ مناسب پر اپنا کام کرینگے۔

صاحب اب مین روزمرہ کا حال آپکے سامنے بیان نہ کرونگا۔ کیونکہ اسمین سوائے بیوقت کہانا کہانے اور تکان سفر دوڑ دہوپ وغیرہ کے کچہہ نہین ہے۔ اور نہ کوئی معرکہ راستہ مین ایسا پیش آیا جو قابل بیان ہو۔ ہم ہمیشہ اپنا قیام آبادی سے باہر رکہتے تہے اور یہہ لوگ اندر رہتے تہے اور میرے ہمراہی کبہی اپنے کام سے غافل نہین رہتے تہے۔ اور ہر طرح سے روکڑیون کو اطمینان دلاتے تہے۔ یہانتک ربط ضبط بڑہا کہ نزاید اس کو مجہپر پورا بہروسہ ہوگیا۔ اور ہر وقت میرے ہمراہ رہنے لگا۔ میرے پچہلے معرکہ کی داستانین سنتا۔ اور بہت خوش ہوتا۔ میرے ہمراہیون مین سے کوئی ستار کوئی ڈہولک بجاتا۔ کوئی گاتا۔ غرض کہ ایک پورا اتحاد قایم ہوگیا تہا نزاید اس اور اسکے ہمراہی مکار نہ تہے بلکہ سیدہے سادے تہے۔ اس لئے ہماری ہر ایک بات کو صحیح و درست سمجہتے تہے اب انکا آخر وقت قریب آگیا تہا۔ اور اندور صرف پانچ منزل رہگیا تہا۔ اور اب وہ بیس کوس روز چلتے تہے اور میرے ہمراہی ایسی بڑی منزل آسانی سے طے نہین کرسکتے تہے اور وہ تہک جاتے تہے اسلئے مین نے توقف کرنا مناسب نہین سمجہا۔ اور مین نے پیرخان سے کہا۔ بہائی کل رات کو ہم ضرور حملہ کرینگے۔ اور بہوانی کی کرپا سے کامیاب

ہونگے۔ اب وہ وقت بہت قریب آگیا اور
ہم سب حسب معمول ایک بڑے درخت کے نیچے
بیٹھے ہوئے تھے۔ کوئی گانا گاتا تھا۔ کوئی باجا
بجاتا تھا۔ کوئی داستان دلچسپ کہتا تھا ہماری
موجودہ حالت پر کوئی شخص بھی یہہ خیال نہین
کرسکتا تھا کہ تھوڑی دیر مین قتل کا ہنگامہ ہوگا
ہر شخص خوش و خورم نظر آتا تھا۔ ہم اپنی کامیابی کے
یقین پر خوش تھے اور روکڑیہ اس خیال سے
کہ خوف و خطر کا مقام جاتا رہا۔ اور ہم بہت جلد
اپنا روپیہ لیکر منزل مقصود پر پہنچ جاوینگے۔ اسوقت
رنج والم کوسون دور تھا۔

زرانیداس۔ میرے شفق میر صاحب چاند
نکل آیا ہے جسوقت سامنے والے درختون کی
بلندی پر آجائیگا۔ ہم آپ سے رخصت ہوجائینگے
ہمنے آپ کی ہمراہی مین بہت آرام پایا۔ اور آپنے
اپنی عنایت و کرم سے ہمین شکایت کا موقعہ نہین
دیا پہ ہمیشہ اسی طرح مسافرونکو سفر مین آپ کا سا
ساتھہ ملا کرے مین آپکا کمال ممنون و مشکور ہون
اور ایک نیا ڈہنگ آپ سے سیکہا۔ آیندہ کبہی
آبادی مین قیام نکرینگے۔ اور آبادی سے
باہر جنگل مین مقیم ہونگے۔ آج شب بہر چاندنی کے
جسوقت تک آپ خواب غفلت سے بیدار ہونگے
ہم بیس پچیس کوس راستہ طے کرلینگے۔

صاحب اسوقت سب لوگ متفرق ہوگئے لیکن
میرے ہمراہی ٹھگ گہات مین لگے ہوئے تھے۔
ایک ایک روکڑیہ کو چار چار ٹھگون نے سنبہال
لیا۔ الا محبت و الفت اس قسم کی ہوگئی تھی۔
کہ کوئی شبہہ کسی قسم کا نہین ہوسکتا تھا۔ جسوقت
چاند بلندی پر آگیا۔ اور اسکی خنک سبز چاندنی
اس میدان مین بہت پیاری معلوم ہوتی تھی
تمام روکڑیہ بیدار ہوکر چلنے کو تیار ہوئے۔ اور
ہم سے رخصت کے طالب ہوئے۔

مین۔ بہائی زرانیداس اسطرح سے رخصت
ہونا میری سمجہہ مین نہین آتا۔ مین بغیر بغلگیر کئے
کبہی اجازت ندونگا۔

صاحب میری ان باتون پر زرانیداس میرے
پاس آیا۔ اور بہت محبت سے مجہسے بغلگیر ہوا
مین نے کہا بہائی پیرخان پان لاؤ یہی جہرنی
تہی زرانیداس کے منہہ سے صرف یہہ کلمہ نکلا تھا۔
کہ نہین میر صاحب۔ میرے رومال نے اس کا
کام تمام کردیا۔ اور وہ بیہوش ہوکر زمین پر گرگیا
اور دم نکل گیا۔ اسی طرح میرے ہمراہیون نے
اپنی اپنی آسامی کو سنبہال لیا۔

مین۔ پیارے لوگہائیون اب اپنا کام بہت
جلد ہوشیاری سے انجام دو۔ چاند کی روشنی
تمہین پورے طور سے امداد دیگی۔ ہمکو جلدی

کرنی چاہئے تاکہ خطرہ سے محفوظ رہین لوگ اپنی
اپنا کام پہلے ہی تیار کر چکے تھے ۔ نعشون کو ننگا کر
فوراً قبرون مین دبا دیا گیا ۔ اور ہر ایک کی کمر سے
روپیہ کی تھیلیان برآمد ہوئین ۔ جسکا شمار کرنا
ہمنے اسوقت مناسب خیال نہین کیا اور بہت
جلد چلدیئے ۔ دوسرے گانون مین آکر چند لحہ
گڑ خریدنے کیواسطے ٹہیرے اور آفتاب نکلنے سے
پہلے بیس کوس دور پہنچ گئے ۔ وہان دن بہر قیام
کیا اور شام کیوقت پہر روانہ ہوئے ۔ اور اندور
کو داہنی جانب پندرہ کوس کے فاصلہ پر چھوڑکر
دیپالپور کیطرف چلے ۔ اور راہ مین کوبہی داہنی
طرف چھوڑا اور بہادر گڈہ اور آورچا ہوتے
ہوئے ہم جالون پہنچ گئے ۔ چونکہ موسم گرمی کا تہا
دہوپ کی تپش اور باد تند کے جہوکے اور آفتاب
کی تیز تیز کرنین ہمارے سفر کے مانع تہی لہذا شبکو
سفر کرتے تہے ۔ راستہ مین ہلکر کے علاقہ مین ہم
پر شبہہ کیا گیا ۔ لیکن مین نے اپنے کو فتح محمد ظاہر
کیا اور وہ پاس جو سبحان خان نے دیا تہا اسوقت
کام آیا ۔ پچاس روپیہ ہمارے صرف ہوئے اور
پاس تبدیل ہوگیا ۔ اور پہر راستہ مین کوئی خوف
کسی قسم کا نرہا ۔ اور مین صاف نکل آیا ۔ اسوقت
میری خوشی کا اندازہ نہین ہوسکتا ۔ مین جقدر
ناز کرون وہ بجاہے ۔ میرے باپ محمد اسمعیل نے
جب اسقدر روپیہ دیکہا تو بہت خوش ہوا ۔
کبہی پیار کرتا ۔ کبہی صدقہ ہوتا تہا ۔ میری خوش
نصیبی پر خدا کا شکر کرتا تہا ۔ گنیش جمعدار جو
اسوقت ہمراہ تہا اس سے فخریہ کہتا تہا کہ دیکہو
اسطرح معرکہ پر جاتے ہین اور یون کامیاب
ہوتے ہین کیا کوئی میرے لخت جگر کی ہمسری
کرسکتا ہے ہرگز نہین ۔

صاحب یہ تو آپکو معلوم ہو چکا کہ میری اور
گنیش کی ہمیشہ لاگ ڈانٹ رہتی ہے اب جب
مجہکو اسطرح کامیاب دیکہا تو آتش حسد سے
جلنے لگا ۔ کاش اگر اسکے اختیار مین ہوتا تو
راجہ سے ضرور اس امر کی اطلاع کرتا ۔ چونکہ ایسی
لوٹ عظیم کبہی کسی ٹہگ کو حاصل نہین ہوئی
تہی اسلئے ٹہگون نے مجہکو چورامانک اور کرک
نوازیکا خطاب دیا ۔ جو بہوانی کے خاص غلام
تہے جنکی لوگ داستانین بیان کرتے ہین اور
انکی تعریف مین گیت گاتے ہین میرے واسطے
یہ کافی تہا ۔ کیونکہ اب ہندوستان کے تمام ٹہگ
میرے ماتحتی کی آرزو کرتے تہے ۔ مین اس واقعہ
کا حال جو بہادر گڈہ کے مقام پر پیش آیا آپکے
سامنے بیان کرنا بہول گیا ہم قصبہ کے باہر مقیم
تہے اور مین نے ایک مجمع کو شام کیوقت اپنی
طرف آتے دیکہا اور مین نے پیر خان سے کہا

یہہ لوگ جو سامنے سے آتے ہین مجھے ٹھگ معلوم ہوتے ہین۔ انکی کیفیت کو دریافت کرو۔

**پیر خان**۔ مین جاتا ہون اور سب حال تحقیق کرکے آتا ہون۔

**مین**۔ اگر یہہ لوگ ٹھگ ہون۔ اور تم جانتے ہو تو انکے سردار کو اپنے ہمراہ لیتے آنا۔ لیکن لوٹ اور اپنی کامیابی کی نسبت کوئی ذکر نکرنا۔

**پیر خان**۔ مین ایسا نادان نہین ہون۔ آپ اطمینان رکھئے مین انکی خبر لیکر آتا ہون۔

صاحب پیر خان گیا۔ اور تہوڑے عرصہ مین انکے سردار کو اپنے ہمراہ لیکر واپس آیا۔ مین عمداً اپنے خیمہ مین بیٹھا رہا۔ کہ اگر وہ کوئی شخص اجنبی ہو تو مجھکو نہ پہچانے بلکہ اپنے منہ پر خاص اسی غرض سے رومال باندہ لیا وہ آدمی پیر خان کے ہمراہ میرے پاس آیا اور مجھے سلام کیا۔

**مین**۔ (جواب سلام دیکر) آئیے بیٹھیے۔ اور اپنے نام نامی سے آگاہ فرمائیے۔

**آدمی** (آہستگی سے بیٹھکر جسکی صورت پر نکان معلوم ہوتا تہا) میرا نام ایک عالم مین مشہور ہے۔ جو شخص سنتا ہے خوف کرتا ہے اور مجھے لال خان یا لالو کہتے ہین۔

**مین**۔ مین نے کبھی یہہ نام نہین سنا ہے۔ یہہ تو بتلایئے کہ آپکا کیا شغل ہے۔

**لال خان**۔ ہم لوگ آزاد ہین۔ جو کچھہ زور و قوت سے ملتا ہے وہ حاصل کر لیتے ہین اور یہی ہمارا شغل ہے۔

**مین**۔ کیا آپ پنڈاری ہین۔

**لال خان**۔ پنڈاری نہین بلکہ ہم لوگ ڈاکو ہین

**مین**۔ (ہنسکر اپنے دل مین پست ہمت بدتر سے بدتر) بہائی تمکو دہلی والا خیال کرتا ہون۔

**لال خان**۔ ہان تمہارا خیال صحیح ہے۔ ہم تمکو جانتے ہین تمہارے قیام گاہ کو دیکھکر فوراً پہچان لیا کہ تم لوگ ٹھگ ہو۔ گو تمہارے طریقے ہم سے خلاف ہین لیکن کچھہ خوف نکرو۔ ہم تم بہائی بہائی ہین۔ اور بہائی بہائی کبھی آپسمین خلل انداز نہین ہوتے۔

**مین**۔ جو کچھہ آپ سمجھے وہ صحیح و درست ہے اگر کسی کام مین مین آپ کو امداد دیسکتا ہون تو فرمائیے۔

**لال خان**۔ مین کوئی امداد آپ سے نہین چاہتا صرف شب بہر تمہارے پاس آرام کرنا چاہتا ہون اگر آئندہ سفر مین ہمارا تمہارا ساتھہ رہا۔ تو ہم تمہارے ہمراہ سفر کرینگے۔

**مین**۔ بہت بہتر چاند نکلنے تک آرام فرمایئے اور کہانا کہایئے ہم پہر شمال کی جانب یہان سے روانہ ہو جاوینگے۔

**لال خان**۔ یہہ تو مجبوری ہے۔ خیر اسوقت تک

ہم یہاں قیام کرینگے۔ اور پھر اسجگہ پورا قبضہ
کرینگے۔ ہم تمہارے خلاف حیدرآباد کو جاتے ہین
چونکہ ڈاکو اس موسم مین باہر نہیں نکلتے ہین۔
اسلئے تمام سڑکین بے خوف خطر ہمارے قبضہ
مین ہین اور ہم پر کوئی شبہہ کسی قسم کا نہیں ہوسکتا۔
برسات بعد دسہرہ کے قریب ناگپور کی سڑک سے واپس
آئینگے۔ اور اب ہم بہرحال ناگپور کو دیکھتے
ہوئے جاتے ہین۔

**مین**۔ اب تک تمہاری قسمت کیسی رہی اور
نفع عمدہ رہا یا نہین۔

**لال خان**۔ اوسط درجہ کا نفع رہا۔ نہ برا ہی
رہا اور نہ اچھا۔ اگرچہ چند اشخاص ہمارے شکار
بھی ہے لیکن اس قابل نہین ہین کہ فخر سے بیان
کیئے جائین۔

**مین**۔ تم نے اچھا راستہ اختیار کیا ہے برہانپور
سے جو سڑک حیدرآباد کو جاتی ہے وہ بالکل بے
خوف وخطر ہے پھر سکندرجاہ کے ملک مین
پہنچ جاؤ گے۔ وہان کوئی باز پرس ہی نہین ہے
مین تمہاری خوش قسمتی اور کامیابی کی دعا کرتا
ہون۔ اب آپ کہانا کہائیے اور آرام فرمائیے
شب کے دو بجے لال خان بستر خواب سے بیدار
ہوکر میرے پاس رخصت ہونیکی غرض سے آیا۔

**مین**۔ بہائی صاحب مجھے معاف فرمائیگا میرے
چہرے پر ورم ہے۔ میرے دانتون مین درد ہے
جس سے مجھے تکلیف ہے اور اسی وجہ سے رومال
باندہ رکہا ہے۔

**لال خان**۔ کاش اگر تم واپس نہ جاتے
ہوگے۔ اور میری طرح سے نفع کو چلتے تو کیا
اچھا ہوتا۔ اور کس خوبصورتی سے ہم اپنا کام
انجام دیتے۔ آپ کو معلوم ہے۔ کہ ڈاکو سخت
کام کو بہت عمدگی سے کرتی ہین۔

**مین**۔ (اپنی آواز کو بدلکر) بہائی مجبوری ہے
آیندہ دیدہ خواہد شد۔

صاحب آواز کا بدلنا ایک مشکل کام ہے اور مین نے
اس وجہ سے کیا کہ آیندہ کسی موقع پر مجکو شناخت
نکرسکے۔ اور اس سے میرا اور بھی مقصد تہا
جسکا ذکر مین آیندہ آپ سے کرونگا۔ گھر پہنچکر
مین نے اپنے باپ سے اس لالو کی ملاقات کا
حال بیان کیا۔ اور مین نے دریافت کیا کہ
ان لوگون سے ملنے مین کوئی قباحت تو نہین ہے
گو یہ بہادر و دلیر ہین لیکن بے پروا و بے عقل
ہین۔ ہمارے دام مین بہت جلد پہنس سکتے ہین

**محمد اسمٰعیل** (میرا باپ) میرے پیارے بیٹے
وہ ایسے بے وقوف نہین ہین جیسا تم خیال
کرتے ہو۔ مین انکے حالات سے بخوبی واقف
ہون اور بہت سے ڈاکو میرے شکار بھی بن چکے ہین

یہ لوگ بڑے مکار و دغاباز ہوتے ہیں یہ لوگ کئی مرتبہ ٹھگوں کو دہوکہ دیچکے ہیں۔ میں تمہاری تجویز و ترکیب میں کوئی نقص نہیں دیکھتا اس لئے میں دخل دینا نہیں چاہتا۔

**گنیش۔** (جو اسوقت وہاں موجود تہا) میری خواہش ہے۔ کہ اس مرتبہ اپنے لخت جگر کو میرے ہمراہ بہیجئے۔ میں انکے ہاتہہ کی صفائی دیکہنا چاہتا ہوں۔ میں نے بہت کچہہ تعریف و توصیف سنی ہے۔ لہذا یہی ارادہ ہے کہ مجہہ جیسا بدقسمت بوڑہا ٹہگ بہی انسے کچہہ حاصل کرے۔

**میں۔** ضرور تمہارے ہمراہ چلونگا۔ اور تم مجہسے کیا حاصل کروگے۔ میں تمہارے سامنے ایک ناتجربہ کار بچہ ہوں۔ اور میں نے جو کچہہ حاصل کیا ہے۔ وہ آپ ہی لوگوں سے سیکہا ہے میرا علم بہت کم ہے جسکا میں نے کبہی فخر نہیں کیا۔ ہاں میں خوش قسمت رہا ہوں۔ زبان شیریں اور طرز گفتگو اس پیشہ کے اعلی رکن ہیں۔ اور یہی ہمیشہ کام آتے ہیں۔

**گنیش۔** میر صاحب آپ میں دونوں صفتیں موجود ہیں میں خیال کرتا ہوں کہ تمہارے ہمراہی اپنے آخری وقت تک بہی تمہارا ساتہہ ترک نکرینگے۔

**میں۔** میرے مہربان ہمراہی کبہی مجہسے جدا نہونگے میں انکے ساتہہ مہربانی سے پیش آتا ہوں۔ اور خوب انعام دیتا ہوں۔

صاحب میری اس گفتگو نے گنیش کے دل پر نشتر کا کام کیا۔ کیونکہ وہ ایک شریر النفس اور بدمزاج آدمی تہا اور اسکو ہمراہی ٹہگ اس سے ناراض رہتے تہے لہذا بہت ہی چین بر جبین ہوا۔ اور ہماری لو کو دیکہکر آتش حسد سے جل رہا تہا۔ اب تو بہت ہی برافروختہ ہوا اور کچہہ زبان سے نکالنا چاہتا تہا۔ کہ میرے باپ نے اوسکو روک لیا۔ کہ صاجزادے کی باتوں پر خیال نکرو اسکو عقل و دانش سے حصہ نہیں ملا۔ اپنی کامیابی پر مغرور ہے۔ جو پیدا کنندہ کو بہی ناپسند ہے۔

**گنیش۔** نہیں صاحب مجہے اسکی فخرانہ گفتگو کا خیال نہیں ہے۔ لیکن اسکا نتیجہ اچہا نہیں ہوتا کبہی زوال کا بہی زمانہ آئیگا اور میں تماشا دیکہونگا۔

صاحب میں جواب دینا چاہتا تہا لیکن میرے باپ نے اشارہ سے منع کیا کاش اگر میں اکیلا ہوتا۔ تو گنیش کو سخت جواب دیتا آپ غور کیجئے یہ کچہہ بہی بات نہ تہی۔ لیکن اس ذراسی بات پر نئے معرکہ کا ارادہ ہوگیا۔ اور ہم سبنے دعا مانگی۔ کہ اس میں پچہلے آخری معرکہ سے زیادہ مفاد ہو۔ میں اب آپکے سامنے اقرار کرتا ہوں کہ میں خوشگونوں کو نہیں مانتا تہا۔ اور پچہلے مرتبہ بدشگونی سے جو واپسی ہوئی تہی اسپر قہقہہ لگاتا تہا۔ لیکن شگونوں کے عمدہ ہونے اور کامیابی نے میرے اعتقاد کو پختہ

کر دیا۔ واقعی تجربہ بہت اچھا ہے۔ اور بڑی مشکل سے حاصل ہوتا ہے۔ اور ناتجربہ کاری کی حالت مین جو کام خلاف مزاج ہوتا ہے۔ تلخ معلوم ہوتا ہے۔

**مصنف**۔ امیر علی تم نے علی خان یا سبحان خان کا کچھ حال بیان نہین کیا۔ کہ یہ کون شخص تہا۔ اور تم نے حسب وعدہ روپیہ بہیجا یا نہین۔

**مین**۔ نہین صاحب ایک کوڑی نہین دی اسکا مفصل حال آپ کے سامنے بیان کرتا ہون مین نے اپنے باپ کے سامنے کل کیفیت سبحان خان کی بیان کر کر اسکا حال دریافت کیا میرے باپ کو تمام باتین سبحان خان کی یاد آگئین۔ اور گالیان دینے لگا۔ اور کہا۔ کہ وہ شیطان رُو کمینہ خُو ابہی امیر اور معزز ہو گیا ہے۔ عجب نالایق شخص تہا۔ لیکن خدا کی قدرت مین کون دخل دیسکتا ہے سے

عجب ہین قدرت کے کارخانے خدا کی باتین خدا ہی جانے

اب مین اسکی نالایق حرکت تمہارے سامنے بیان کرتا ہون۔ بیٹا گوش ہوش سے سنو۔ مین اور یہہ دونون جمعدار تہے اور مین نے اسکو کبھی پسند نہین کیا۔ اسکا چال چلن خراب اور نہایت بزدل تہا۔ بہت عرصہ ہوا۔ کہ ہم بنج کی تلاش مین اپنے گروہ کو لیکر روانہ ہوئے۔ یہ سب تہیا بنا اور مین تمام گروہ کا سردار۔ جے پور کے علاقہ مین بہت سے آدمیونکو ہمنے دہی کے بہیٹ چڑہایا۔ ان مین وہ

ساہوکار بڑے نامی گرامی تہے۔ بہت سے موتی اور اشرفیان اور روپیہ ہمارے ہاتھ آیا۔ اس نالایق نے اپنا حصہ لیکر بیان کیا کہ مین اندور اپنا حصہ فروخت کرنے جاتا ہون۔ مین نے اپنے پاس بُلا کر کہا کہ بہائی مین نے تمہاری کس کس وقت مین مدد کی۔ اور اب میرا ایکہزار روپیہ تمپر واجب ہے۔ لہذا اس کے معاوضہ مین موتی مجھے دیدو مجھے انکی ضرورت ہے۔

**سبحان خان**۔ شب کا بہت حصہ گزر چکا ہے مین صبح کیوقت نکال دونگا۔ اور آپ کے عوضہ سے بہی سبکدوش ہونگا۔

**محمد اسمٰعیل**۔ اسکے بیان کو صحیح سمجہکر۔ بہت اچہا تمہاری خوشی۔

**سبحان خان**۔ خوش ہو کر۔ جو جو موتی نکلے ہار تمکو پسند ہون۔ لے لینا۔

**محمد اسمٰعیل**۔ مین نے اسکے وعدہ کو درست سمجہا اور اس نے مجھے کمال دہوکہ دیا۔ اسی شب سے یہ غائب ہوا۔ اور اسکا کوئی پتہ نہین لگا۔ اب تمہاری زبانی یہ حیرت انگیز حال معلوم ہوا کہ وہ بمبئی مین ایک معزز اور اعلیٰ رتبہ کا شخص ہے۔ لیکن پہر بہی اپنی مکاری سے باز نہین آتا ہے اگر تم کسی اور شخص سے وعدہ کر کر آتے تو مین تمہین اسکے ایفا کرنیکی ترغیب دیتا لیکن ایسے نالایق شخص کو ایک حبہ نہ بہیجو اور آیندہ اسکا ذکر میرے سامنے

نکرو یہ بڑا فتنہ انگیز و غماز ہے ۔ اور نہایت ہی ناشکرہ ہے ۔ کاش اگر مین مختلف اوقات مین اسکی روپیہ سے مدد نہین کرتا تو اسکو سب بھول جاتے اور فاقہ کشی سے مرجاتا ۔
صاحب یہ سبحان خان کی داستان ہے ۔ مین نے اسکو روپیہ بہیجا اور نہ خیریت رسی کی اطلاع دی مین امن سے جالون پہنچ گیا اور اسکے پاس کو بہی چاک کرکے پہینکدیا ۔

## باب اکتالیسوان

مین ٹہگون مین اپنی شہرت اور ہردلعزیزی کا حال آپ کے سامنے بیان کرچکا ہون اور جبوقت یہ خبر عام ہوگئی کہ مین دسہرہ کے بعد نئے معرکہ کے واسطے سفر کرونگا تو بقدر ٹہگون کا مجمع جمع ہوگیا کہ مجبور ہوکر بہت سے اُن ٹہگون کو جنسے مین بالکل ناواقف تہا اپنے چلنے کے شریک نکیا اور واپسی پر مجبور کیا ۔ ہان بہت سے وہ ٹہگ جنکو گانے بجانے مین ملکہ تہا اپنے ہمراہی مین قبول کیا ۔ ان لوگون کی اکثر موقعون پر مجھے ضرورت پڑتی ہے ۔ اور یہ فن ایسا عمدہ ہے جس سے ہر شخص کا دل بہلتا ہے اور بہت جلد شریک ہوجاتا ہے لہذا ایسے لوگونکی درخواست قابل منظوری تہی اور میرا یہ معرکہ بہی یادگار زمانہ ہوگا ۔ مسافرونکی آمد و رفت شروع ہوگئی جس سڑک پر ہم جاینگے صدہا مسافر مین ملینگے اور ہم اپنے مقصد مین کامیاب ہونگے اس لئے مین نے اپنے پدر بزرگوار سے بہی درخواست کی کہ اس مرتبہ آپ بہی تکلیف فرماوین آپکی بزرگانہ صورت اور رئیسانہ شباہت اور مجرب سیرت سے ہر مقام پر ہمارا گروہ معزز سمجہا جاویگا اور آپکی موجودگی مین مجھے ہر طرح سے اطمینان رہے گا ۔ مین اپنے راجہ کو نہین بہولا تہا ۔ اسکے دربار مین بہی جاتا تہا اور راجہ نہایت اخلاق اور توجہ سے پیش آتا تہا ۔ جسکا مین واقعی مستحق تہا بہت سے ٹہگ خاص میرے ہی باعث سے جالون کے علاقہ مین آباد ہوئے تہے اور اپنی عیب پوشی حفاظت کے معاوضہ مین ایک معقول رقم وقت معینہ پر والی جالون کو ادا کرتے تہے مین نے اپنے اس آخری سفر کی واپسی پر ایک دونالی نہایت عمدہ بندوق قیمتی دو سو روپیہ ساخت ولایت جو بمبئی سے لایا تہا اور ایک موتیونکا ہار جو ردکڑیلکی لوٹ مین دستیاب ہوا تہا راجہ کی نذر کیا ۔ اور اپنی غلطی کا عذر بہی پیش کیا لیکن راجہ اس عذر پر بہی خوش ہوگیا لیکن سینہ سیاہ تہا ۔ اور ہم سے ظاہر مین دوستی باطن مین قلبی عداوت رکہتا تہا اور موقع

اور وقت کا منتظر رہتا تھا۔
صاحب مین آپ سے اپنے سفر کی تیاری اور شگون دیکھنے کا حال بیان کر کر آپکا وقت خراب کرونگا کیونکہ نہ اسمین کوئی دلچسپی ہے اور نہ کوئی خاص امر قابل بیان ہے۔ پیاری اور غریب عظیمہ بھی ہمارا حال نہین جانتی تھی۔ کہ ہم کہان جاتے ہین اور کیا کام کرتے ہین۔ وہ یہ ہی سمجھتی تھی کہ تجارت کی غرض سے جاتے ہین اور چونکہ ہمیشہ اسکے واسطے زیور و پارچہ لاتے تھے جسکی وجہ سے کبھی خیال فاسد اسکے دل مین نہین ہوا۔ مین نے اپنا مکان بہت وسیع بنالیا تھا۔ اور آرایش و آرام کا سب سامان موجود تھا۔ میرے ایک لڑکی تھی۔ اور شادی کرنیکے قابل ہوگئی تھی اور بڑے بڑے خاندانون سے اسکی شادی کے پیغام آتے تھے۔ چونکہ ہمارا پیشہ نہایت خطرناک تھا جہان کسی نے دغا کی ہم فوراً گرفتار ہوئے۔ ہماری عزت و آبرو مین فرق آیا۔ اور اقبالمندی نے منہ چھپالیا اسلئے میری یہ ہی خواہش تھی کہ مین اپنی لڑکی کی شادی کسی ایسے خاندان مین کرونگا جو اس خطرناک حالت سے محفوظ رہے۔ مین نے عظیمہ سے کہا کہ اس مرتبہ ہمکو بہت زیادہ فائدہ کی امید ہے۔ واپسی پر لڑکی کی شادی بڑے دھوم دھام سے کرونگا۔ عظیمہ نے اس بات کو بہت خوشی سے منظور کیا۔ ہندوستانیون کو عموماً اسی بات کا فکر رہتا ہے کہ شادی بہت اچھی ہو۔ جہیز کا وہ سامان ہو جو دوسرا بنا نہ سکے۔ اسکو فضول خرچی کبھی نہین سمجھتے۔ قرضکی کچھ پروا نہین کرتے تھوڑی دیر کی واہ واہ پر جان دیتے ہین۔ انجام نہین سوچتے ہین۔ آنکھین بندکر کر روپیہ صرف کرتے ہین۔ جائداد وغیرہ کو بیع و رہن کر دیتے ہین آیندہ تمام عمر مصیبت مین رہنا پسند کرتے ہین۔ صاحب آپ ان جملہ امورات سے بخوبی واقف ہین مین زیادہ تشریح آپکے سامنے نکرونگا اسوقت میرا خیال بھی ایسا ہی تھا۔ جو قت ہم حالون سے روانہ ہوئے میرے باپ۔ گنیشا، میر خان اور میری ماتحتی مین تین سو ٹھگ سے زیادہ تھے۔ راستہ مین ہم نے اپنے کو نظام کا ملازم ظاہر کیا اور کہا کہ رخصت ہماری ختم ہوچکی اب نوکری پر جاتے ہین اگر ہم اسطرح بیان نکرتے تو شبہ کیا تھین فوراً گرفتار ہوجاتے اس سفر کے پہلے معرکہ کو مین کبھی نہین فراموش کرونگا گو کوئی بات اسمین قابل بیان نہین ہے۔ لیکن اسکا نتیجہ بہت خراب ہوا جس سے ہمارے گروہ کی بدبختی ہوئی امنگین اور ترقی کرنیوالے خیالات پامال ہوگئے۔ اور سبکے دل مردہ ہوگئے۔ ایک مدت تک کوئی شخص بھی چیت چالاک نہین ہوا میر خان کا ایک بھانجہ تھا جسکی عمر تقریباً بیس سال کی ہوگی

پیدا کا حسین ۔ عقیل ۔ ذہین تہا ۔ فطرت نے سنجیدگی سے مجسم بنایا تہا ۔ اور ہم سب لوگون کو بہت عزیز تہا مین نے کئی دفعہ پیر خان سے کہا کہ اس پیارے بچہ کو میرے متبنٰہ کر دو جو میرا قائم مقام ہو ۔ لیکن پیر خان نے منظور نہین کیا ۔ کیونکہ وہ یتیم بچہ تہا اسکی والدین یعنے پیر خان کی بہن و بہنوئی اس دنیا فانی سے رحلت کر چکے تہے اس لئے پیر خان اسکو اپنے گہر لے آیا تہا ۔ اور فرزندانہ محبت سے پیش آتا تہا یہ لڑکا ایک چالاک ٹٹو پر سوار ہوتا تہا اور ہمیشہ سب سے آگے چلتا تہا ۔ جس مقام پر تہوڑے عرصہ کے لئے قیام کرتے تہے اسکی پیاری پیاری باتون سے دل بہلاتے تہے ۔ اور وقت کو بہت خوشی سے گزارتے تہے ۔ وہ ہمارے پیشہ اور کام سے واقف نہ تہا جس وقت ہمنے چار آدمیون کا پنج تیار کر لیا ہے ۔ ہم نے اس عزیز کو ان لوگون کے سپرد کیا کہ جو ہم سے پیچہے تہے اور تاکید کردی خبردار ہم تک پہنچنے نہ پائے ۔ پیر خان نے بہی اس بات کو بہت خوشی سے منظور کیا ۔ لیکن یہ سب تاکید اور احتیاط فضول تہی تقدیر کے سامنے تدبیر کام نہین آتی ۔ جو بروز ازل قسمت ہو چکا ہے وہ ضرور پیش آتا ہے ۔ جسوقت مین نے جہرفی ہے ۔ اور وہ بدقسمت چارون آدمی خاک و خون مین لتہڑے ہوئے تڑپ رہے تہے ۔ اسوقت یہ لڑکا (جسکا نام عالم خان تہا) شامت اعمال سے گہوڑے کو سرپٹ ڈالے ہوئے وہان پہنچا اور کہا ماجو مین بہی آن پہنچا ہون اس نے جو وہان کی حالت دیکہی تو اس کے چہرے کی سرخی زردی سے بدل گئی ۔ آنکہین کہلی کی کہلی رہگئین اور پتلیان چڑہ گئین ۔ زبان حلق سے باہر نکل آئی ۔ مردنی اسکی پیاری صورت پر چہاگئی جانکنی کی حالت ہوگئی ۔ مین اور پیر خان اسکے پاس پہنچنے نہ پائے تہے ۔ کہ وہ گہوڑے سے زمین پر بیہوش ہو کر گر گیا تہا ۔

**مین** ۔ بہائی پیر خان اس جنگل و بیابان مین اب کیا کرنا چاہئے ۔ اور کس تدبیر سے اسکو ہوش مین لائین تم اسکو آواز دو شاید خوف و ہراس جاتا رہے ۔ اور کچہہ جواب دے ۔

**پیر خان** ۔ (آبدیدہ ہوکر) میرے پیارے بیٹے عالم خان آنکہین کہولو ۔ منہ سے بولو ۔ تیری یہ وحشت حالت مجہے پریشان کرتی ہے ۔ اور میری روح کو سخت صدمہ پہنچاتی ہے ۔

صاحب ہم سب نے اپنے پیدا کنندہ سے التجا کی کہ اے معبود حقیقی و رب تحقیقی ہماری دعا قبول فرما کر اس یتیم بچہ پر رحم کر اور اسکو طاقت گفتار دے اور ہمارے گناہ بخشدے ای مشکل کشا مشکلکشائی کیجئے ہم آپکی نیاز کرینگے ۔ صدقہ اتارینگے ۔ فقیرون کو

اب ناکہلا کہتے گے۔ لیکن ہماری کریہ دوا سے
کچھ بھی فائدہ نہین ہوا اور عالم خان کی حالت ابتر
ہوتی چلی گئی تمام ٹھگون نے ان مردون کو چھوڑ دیا
اور اسکے پاس بیٹھ گئے۔ سب کے ہوش و حواس
بجا نہ تھے۔ مین نے اسوقت کہا تھوڑا سا پانی لاؤ۔
ایک آدمی اسیوقت نالہ سے جہان ہم نے سبیل
تجویز کیا تہا اور اسکا پانی صاف و شفاف تہا تھوڑا
پانی لایا۔ اور اوسکے منہ مین ڈالا۔

**پیر محمد خان۔** خوش ہوکر۔ اور لپٹ کر۔ بیٹے سنتے ہو

**مین۔** بہائی پیرخان اسکو اسکی موجودہ حالت پر
رہنے دو اور تکلیف نہ پہنچاؤ۔

**پیرخان۔** نہین میر صاحب وہ زندہ ہے
اور اسکے لب ہلتے ہین۔

**عالم خان** (دہلی آواز مین) ماموں مین اسوقت
کہان ہون اور کیا دیکھتا ہون۔

**پیرخان۔** نہین بیٹے کچھ نہین۔ تم گھوڑے سے
گر گئے ہو۔ آیندہ اسقدر تیز نہ دوڑایا کرو۔

**عالم خان۔** نہین صاحب مین گھوڑے سے نہین گرا
ہون۔ بلکہ مین نے پر خوف سماں دیکھا ہے جس سے
میرا تمام جسم لرزتا ہے۔ یا اللہ بچائیو۔ اور وہ صورت
آیندہ نہ دکھائیو۔ (پہر خوفزدہ ہوکر) دیکھو پہر لوگ
ہمارے سامنے موجود ہین۔ اور مجھے اپنے پاس
بلاتے ہین۔ مین انکے دیکھنے کی قوت اپنے جسم مین
نہین دیکھتا ہون۔ مجھے ان ہی لوگونکی طرح
قتل کر ڈالو۔

صاحب واقعی وہ خوفناک نظارہ اس بچہ نے
پہر دیکہا۔ مردے بدستور پڑے ہوئے تھے۔ انکی
صورت درحقیقت خوفناک معلوم ہوتی تہی۔

**عالم خان۔** انکو لیجاؤ میرے سامنے سے ہٹاؤ۔
مجھے ان کی صورت نہ دکہلاؤ۔ میرا آخروقت بہت
قریب آگیا۔ ان ہی لوگونکے ہمراہ مجھے بہی دفن کردینا

**مین۔** (لوگہائیون سے مخاطب ہوکر) آج تمہاری
عقل کہان گئی سخت حماقت کا کام کیا ہے اپنے
منصبی کام مین اسقدر غفلت۔ اسیوقت اون
مردون کو دفن کرو۔ لوگہائیون نے اپنا کام انجام
دیا۔ اور مین نے عالم خان کو دیکہا کہ اسکی گردن
جہک گئی ہے۔ چہرے پر مردنی چہاگئی ہے اور
نہایت نازک حالت ہے۔

**پیر محمد خان۔** میر صاحب برائے خدا اسکا علاج
کرو۔ مین تمام عمر تمہاری غلامی مین رہونگا۔

**مین۔** بہائی سخت مجبوری ہے۔ نہ یہان کوئی
حکیم ہے نہ بید ہے۔ کاش اگر کوئی زر و جواہر بہی
اس بچے کے وزن سے زیادہ مانگے تو مین دینے
کیواسطے موجود ہون۔ دیکھو گھبراؤ نہین۔ خدا پر
بہروسہ رکھو۔ اگر اسکی زندگی ہے تو بہت جلد آرام
ہوجاویگا۔ اور یہ وقت بہی نکل جائیگا۔ اور اگر

[illegible] بجز [illegible] اچہا [illegible]
نہین ہو سکتا۔

صاحب ہمنے جو جرعہ ممکن ہوا اسکے حلق مین پانی چند قطرہ پہنچایا۔ اس نے پہرا آنکہین کہولین۔ اور بہتیری سی کوشش کی کہ مین کچھ بولون مگر لکنت زبان نے یاری نہ دی۔ مین نے ایک مردہ کی پگڑی سے جو وہان پڑی تھی اسکا منہ پوچھا۔ اور زور سے چلاکر بیہوش ہوگیا اسوقت کوئی تدبیر ہمارے ذہن مین نہین آتی تھی۔ اور نہ ایسی حالت کبہی دیکہی تھی بڑا سخت پریشانی کا وقت تہا۔ اور بڑی دیر تک اسکے پاس بے اوسان بیٹھے رہے آخر اسکو بیہوشی کیحالت مین گہوڑے پر بٹہا کرے چلے اور دو میل کے قریب ہمنے راستہ طے کیا ہوگا کہ یکایک وہ لڑکا پہر چونک پڑا اور ایک چیخ ماری مجبوراً ہمنے اسی جگہہ عالم خان کو گہوڑے سے پہر اوتار لیا۔ اسکی طاقت سلب ہو چکی تہی اسکی زندگی کی بہار پر خزان کا دور دورہ تہا بہت ہی ابتر حالت تہی پیر خان مخبوط الحواس ہوگیا تہا اور زار زار روتا تہا۔ کبہی خدا تعالے سے دعائین مانگتا تہا۔ کبہی عالم خان کی صورت دیکہتا تہا اور بیخود ہو جاتا تہا بہت سے مسافر اس عرصہ مین ہمارے پاس سے ہوکر گذر گئے جنہنے اس یتیم بچہ کو اس نازک حالت مین دیکہا افسوس کیا شام کے

[illegible]
[illegible] کے خوب [illegible]
اسکا طائر روح اسکے قالب خاکی سے پرواز کرگیا۔ پسماندون کو رنج عالم مین چہوڑ گیا مصیبت کا مخزن بنا گیا پیر خان کبہی گریہ و زاری کرتا تہا۔ کبہی پتہرون سے سر مارتا تہا۔ خاک اُڑاتا تہا۔ دیکہنے والے کا کلیجہ پہٹا جاتا تہا۔

**مین**۔ بہائی صبر کرو موت سے کون مقابلہ کرسکتا ہے۔ اور انسان کبہی اپنی خواہش پر کامیاب نہین ہو سکتا۔ نہ موت اسکے اختیار مین ہے نہ زندگی۔ پیدا کنندہ ہی ان باتون کو خوب جانتا ہے۔ اور وہ ہمیشہ اپنے بندون کی بہتری چاہتا ہے۔ اب ہمکو بہت جلد یہان سے روانہ ہونا مناسب ہے۔ تاکہ اپنی منزل پر پہنچکر اسکو دفن کردین۔

**پیر خان**۔ میری عقل درست ہے نہ ہوش ٹھکانے رہا۔ میری آنکہون کا نور جاتا رہا میری زندگی کا زمانہ رنج و الم سے بدل گیا فلک نے [illegible] میری روح کو کمال صدمہ پہنچایا۔ زمانہ کی [illegible] نے بُری طرح مجہکو غارت کیا۔ اب مین تنہا [illegible] اور [illegible] مین [illegible] کردو۔ صاحب جہانتک ممکن [illegible] چلکر اپنی منزل پر پہنچو اور غسل کی [illegible]

گیا۔ اور ہمارا تمام گروہ گریہ وزاری کرتا رہا۔
آدھی رات کے بعد پیر خان میرے پاس آیا۔
اور اس نے بے چین نیند سے جس مین اس غمگین
حادثہ کا خواب دیکھ رہا تھا۔ مجھے بیدار کیا۔
اور ایک عرصہ کی خاموشی کے بعد یہ کہا۔

**پیر خان**۔ میر صاحب اب مین تمہارے کام کا
نہین رہا۔ اور آئندہ مجھسے اس پیشہ کا کام
نہو سکے گا۔ میرا دل ٹوٹ گیا۔ میری قسمت
کا فیصلہ ہو چکا۔ اور یہ بھی آپ یقین کر لیجئے
کہ مین زیادہ عرصہ تک آئندہ زندہ بھی نرہونگا
اور جس وقت تک زندہ ہون اس عزیز کی یاد نہ
بھولونگا۔ جو کچھ مین عرض کر رہا ہون۔ وہ
بیہوشی کی حالت مین نہین ہے بلکہ مین بیداری
ہے۔ اب مجھے بخوشی اجازت دیجئے کہ مین اپنے
گھر جاؤن اور بقیہ حصہ اپنی عمر کا اس کی
یاد مین بسر کرون۔

صاحب مین نے اسکے ساتھ بحث کرنا فضول سمجھا
وہ بالکل ناامید ہو گیا تھا۔ اور کوئی شخص بھی
نوشتہ تقدیر سے مقابلہ نہین کر سکتا۔ جو بروز
ازل قسمت ہو چکا ہے وہ ضرور پیش آئیگا۔

**مین**۔ بھائی پیر خان تم خوش و خورم رہو۔
مین تمہاری دل شکنی نہین چاہتا میری طبیعت
تمہاری جدائی گوارا نہین کرتی۔ اسکا مجھے بہت
بڑا خیال ہے۔ لیکن جب قدرتی ایسے سامان ہو جاویں
تو مجبوری ہے۔ مین تمہارے ہر حال مین ہمیشہ
شریک رہونگا۔ اور اگر آئندہ میرے شریک ہونا
پسند کروگے تو بھی مجھے کچھ عذر نہوگا۔ ہم تم مین
وہ محبت رہی ہے۔ جو حقیقی بھائیون مین مشکل
سے ہوتی ہے۔ اور اب اس طرح جدا ہوتے ہین۔

صاحب وہ مجھے مطلق جواب نہ دیسکا۔ گویا زبان
مین گویائی کی قوت ہی نہین رہی۔ اور محبت و
الفت کے جوش مین بے اختیاری کی حالت مین
رونے لگا۔ اور مجھسے لپٹ گیا۔ اور حسرتناک نظر
سے مجھے دیکھتا رہا۔ اور کوئی لفظ اسکی زبان
سے نہ نکلا۔ میری طبیعت اسکی یہ حالت دیکھکر
بھر آئی۔ وہ مجھسے جدا ہو کر میرے اور ہمراہیون
سے بغلگیر ہوا۔ مین نے پیر خان کو اپنے پاس بلایا۔
لیکن میرے سامنے سے بھاگ گیا۔ افسوس ہمیشہ
کے واسطے ہمسے جدا ہو گیا۔ اور جس وقت ہم اپنے
سفر سے جالون واپس پہنچے ہین تو اسکی وفات
کی خبر سنی۔ جس سے مجھے کمال رنج ہوا۔ چونکہ
یہ شخص بہت عزیز تھا۔ اسلئے میرا تمام لشکر ایک مدت
تک غم والم مین مبتلا رہا۔ پھر رفتہ رفتہ اس کی
مفارقت اور غم والم کا خیال بدل گیا۔ پھر وہی
چہچہے و قہقہے کا ناچ گانا۔ قصے بیان کرنا۔ خوش و
خورم رہنا اور رنج کی تلاش۔ لیکن میرے

بیان کا بہت بڑا حصہ رہگیا - اب مین بیان کرتا
ہون - ہمنے سنا کہ ایک منشی جبلپور سے ناگ پور
جاتا ہے جو بہت بڑا دولتمند ہے - اسکے مغلوب
کرنے کی کوشش کی - اور ہم نے ناگ پور کیطرف
کوچ کیا - یہ سفر ہمارے واسطے بہت اچہا تہا -
کیونکہ یہ ملک غیر آباد ہے - اور تین دن مین ہم
منشی کے پاس پہنچگئے - اگر میرے ہمراہ تین سو ٹہگو نکا
مجمع نہوتا تو مین ضرور منشی اور اسکی جماعت کے
مقابلہ مین تامل ہوتا - اسکے ہمراہ دو بڑے بڑے
خیمہ اور شتر و گہوڑے اور سائیس و نوکر و بہت سے
سپاہی تہے - اور بڑی دیر تک اس معاملہ پر غور
کرتے رہے - لیکن شگونون کے مبارک برآمد ہونے
سے ہم نے زیادہ عرصہ تک تامل نہین کیا - اور اپنی
ترکیبون کو سوچتے رہے - ہم دو روز تک منشی
کے قریب خیمہ زن رہے - اس سے صاحب سلامت
بہی ہوگئی - اور ہمکو معزز آدمی سمجہکر مجہکو اور میرے
باپ کو اپنے پاس بلایا - اور ہم ملاقات کیواسطے
گئے - یہ منشی انگریزی فوج کا ملازم تہا - اور جنرل
ڈوڈین کی ماتحتی مین کام کرتا تہا - منشی خوش مزاج
خوش اخلاق تہا - اور فرنگیون کی بڑی تعریف کرتا
تہا - اور کہا - کہ ملک مین امن و امان ہے - اب
مین رخصت لیکر بیوی بچون سمیت اپنے وطن کو
جاتا ہون - مین نے جو جو حالات منشی کی زبانی
سُنے اس سے مجہے ایک خاص دلچسپی پیدا ہوئی
اور مین منشی کی زیادہ تعظیم و تکریم کرنے لگا - مین نے
بہت سے سوالات کئے اور مجہے منشی نے معقول
جواب دیئے اور ایک دو سوالون پر منشی قہقہہ
لگا کر خوب ہنسا -

**مین** - کیا باعث ہے - کہ یہ لوگ ہاتہون کے
بجائے چہری کانٹے سے کہانا کہاتے ہین -

**محمد اسمٰعیل** - گو مین اب بڈہا ہوگیا ہون لیکن
میرے ذہن مین یہ بات نہین آئی - اور اس کی
کیا وجہ ہے اگر آپ کو معلوم ہے - تو بتلایئے -

**منشی** - جو کچہ تمنے سنا ہے - اور جو جو تمہارے
خیال مین آیا ہے پہلے وہ بیان کرو پہر مین اسکی
وجہ بتلا دونگا -

**مین اور میرا باپ** - جو کچہ ہمنے سُنا ہے
اسکا کامل یقین نہین ہوتا - بلکہ قرین قیاس
نہین ہے - ہمین یہ ہی دریافت ہوتا رہا - کہ
ان لوگون کے ناخنون مین ایک قسم کا زہر ہوتا
ہے - اسی خوف کے باعث فرنگی چہری و کانٹا
کام مین لاتے ہین -

صاحب ہماری ان باتون پر وہ منشی خوب ہنسا
اور قریب کے دوسرے خیمہ سے جہان مین اس کے
بیوی بچے ہماری باتین سُن رہے تہے قہقہے کی
آواز آئی - ہم بہت ہی شرمندہ ہوئے -

منشی - میر صاحب یہ خام خیالی ہے - یہ بالکل غلط - زہرا نکے ناخونون مین مطلق نہین ہے - گو انکا رنگ سفید اور چہرہ سُرخ ہے - لیکن ہمارے اور اُنکے خون مین کوئی فرق نہین ہے وہ چمچہ و چھُری و کانٹے سے اسواسطے کہاتے ہین کہ وہ ہمیشہ پاک صاف رہتے ہین صفائی کو زیادہ پسند کرتے ہین ہندوستانیون کی طرح اپنی انگلیون کو لیتھڑنا اور پہر چاٹنا پسند نہین کرتے - وہ اس کو نحوست کا باعث سمجھتے ہین - اور انکا طریقہ بھی یہی ہے - اور انکا کہانا بھی اسی قسم کا ہوتا ہے کہ چھُری و کانٹے کے بغیر کہایا نہین جاسکتا -

مین اور میرا باپ - منشی جی ہم اپنی غلط فہمی پر خود محجوب ہین - اور آیندہ اس قسم کے آپ سے سوال نکرینگے - بلکہ جو کچھہ بیہودہ باتین ہمنے سُنی ہین انکو غلط تصور کرینگے یہ لوگ جو ہپ ہپ کہتے ہین اسکے کیا معنے ہین -

منشی - شراب پینے کے وقت سرور کی حالت مین یا خوشی مین ان الفاظ کو استعمال کرتے ہین - میر صاحب اگر آپ ہمارے ہمراہ سفر کرینگے - تو بہت بہتر ہوگا راستہ بہت اچھی طرح سے طے ہو جائیگا -

مین - بہت خوشی سے آپ کی ہمراہی قبول کرونگا اور مجھے آپ سے بہت سی نئی باتین معلوم ہونگی - صاحب یہ بات میری خواہش کے مطابق تھی اور ہمنے سفر کیا - یہ تمام علاقہ ہمارا دیکھا ہوا تہا - اور ہم بخوبی واقف ہین - اور ہمارے بہت سے دوست مختلف مقامون مین آباد ہین - جو ہمین بیچ کے بتانے مین امداد دیتے ہین - اور ہم سے اسکا معقول معاوضہ پاتے ہین - بہت سے لوگ ہمسے ڈرتے ہین - اور بعض بعض ہم کو خوف دیکر روپیہ حاصل کرتے ہین لیکن سب وفادار ہین - نظام کے ملک مین ہماری کافی آمدنی ہوتی ہے - بہت سے آدمی جو فقیرون اور سوداگرون کے بہیس مین ہوتے ہین وہ ہم سے معمولی تنخواہ پاتے ہین - نہ یہان پولیس کا انتظام ہے اور نہ کچھہ باز پرس - بعض مرتبہ ہم اپنی اسامیون کو قتل کر کے لب سڑک چھوڑ کر آگے بڑہجاتے ہین - تو وہی لوگ ہمارے بعد انکو دفن کر دیتے ہین مین اپنے ذاتی تجربہ سے اسکے نسبت کچھہ بیان نہین کر سکتا - کہ اسکی کیا وجہ ہے - مگر مین نے موتی وغیرہ اپنے معتبر شخصون سے یہ حال سنا ہے - آپ جانتے ہین کہ روپیہ ایسی چیز ہے - جس سے انسان کی طبیعت فوراً بدلجاتی ہے اور بہت جلد لوگ ایسے کامون مین شریک ہو جاتے ہین - جس کا اندازہ آپ بخوبی کر سکتے ہین - مجھے زیادہ بیان کرنیکی ضرورت نہین ہے رفتہ رفتہ ہم اس گانون مین پہنچے - جہان پہنچنا منظور تہا - اور وہان کا پٹیل ہمارا بڑا رفیق شفیق تہا - جو بیس روپیہ ماہوار اور گاہ بگاہ ایک دو

پگڑی مجھے پاتا تھا۔ مین اس سے ملنے کو گیا۔ اور
اس مرتبہ چار پگڑی۔ ایک کمربند اور ایک انگریزی
پستول اور کچھ پارچہ اور معمولی روپیہ اسکی نظر کیا۔

**پٹیل**۔ خوش ہوکر۔ میر صاحب یہ فیاضی بلاوجہ
نہین ہے کوئی بڑا بھاری بنج لاہو گا۔ میرا گانون
بہت بدنام ہوگیا ہے۔ کیا اب بھی اسے غارت دو گے

**مین**۔ تمہارا خیال غلط ہے۔ چونکہ مین ایک عرصہ
کے بعد اسطرف آیا ہون۔ اسوجہ سے یہ چیزین پیش
کرتا ہون کہ تمہارا خیال کبھی یہ نہو کہ مین نے
تمکو فراموش کیا۔

**پٹیل**۔ مین تمہاری مہربانی اور توجہ کا شکریہ
ادا کرتا ہون اور تمہاری ترقی کا خواہان رہتا ہون
مین تمہارے حال کو ایک عرصہ سے جانتا ہون اب اپنے بنج کا
حال بیان کرو۔ سامنے خیمہ مین کون ہے۔ اسقدر ٹھگونکا
مجمع کیون جمع ہے کیا تم اپنا حال چھپا سکتے ہو۔

**مین**۔ نہ چھپا سکتا ہون نہ چھپانا چاہتا ہون
لیکن جو کچھ ہمارے آپکے عہدنامہ ہوچکا ہے
وہ یاد دلاتا ہون۔

**پٹیل**۔ مجھے خوب یاد ہے۔ مگر وہ زمانہ نہین
رہا۔ سلطنت بدل گئی۔ تم نہین جانتے کہ اب
انگریزونکا یہان علاقہ ہے۔

**مین**۔ پھر کیا ہمارے ارادے مین فرق
آسکتا ہے ہمارا تمہارا اتفاق ہونا چاہئے۔

**پٹیل**۔ نہین فرق نہین آسکتا۔ مگر تم نے
سوارون کو نہین دیکھا۔

**مین**۔ پریشانی کی حالت مین۔ کیسے سوار۔

**پٹیل**۔ دیکھو سامنے چوکی ہے یہان چھ سوار
اور ایک دفعدار رہتا ہے۔ میرا گانون ڈاکہ و
رہزنی مین بہت مشہور ہوگیا ہے۔ اس لئے
گورنمنٹ کی جانب سے یہ انتظام ہوا ہے
لیکن رزاق مطلق ہم کو ہر طرح سے رزق
دیتا ہے۔

**مین**۔ دفعدار کون شخص ہے۔ اور سوار
اسکے ہمراہ کون کون ہے۔

**پٹیل**۔ ہیتا سنگھ بھوجپوریہ دفعدار ہے اور
سوار بھی اسی کے فرقہ کے ہین۔

**مین**۔ پٹیل جی جسقدر بھوجپوریہ ہین وہ سب
ٹھگ چور ہین کوئی بھی ایماندار نہین ہے۔

**پٹیل**۔ نہیں وہ ٹھگ نہین ہین مین نے انکو
بخوبی آزما لیا ہے۔ لیکن جہانتک مین کرتا ہون
تو تمہاری رائے سے اتفاق ہوتا ہے۔ کچھ
عجب نہین کہ یہ ایسے ہی ہون جیسے تم ہو۔

**مین**۔ کوئی شبہ نہین ہے۔ مین ان سے ملنا چاہتا ہون

**پٹیل**۔ تو مین اُسے بلا لون۔

**مین**۔ ضرور بلوائیے۔ اور تماشا دیکھئے کہ کس طرح
رضامند کرتا ہون۔ کاش اگر رضامند نہوا۔ تو

اسکا نتیجہ اسکے حق مین بہتر نہوگا۔ وہ صرف سات آدمی ہیں اور ہم تین سو۔

**پٹیل**۔ بجائے ضد اسختی کو کام مین نہ لانا۔ میری نیکنامی اور عزت کا خیال رکہنا۔ اگر انگریزونکو اس واقعہ کی خبر لگئی تو مجکو برخاست کردینگے اور بہت بُری طرحسے پیش آئینگے۔

**میں**۔ نہیں پٹیل جی ایسا خیال نہ کیجئے۔ اور اگر یہی صورت پیش آئے تو ہمارے شریک ہوجانا۔ اب مہربانی سے جلد بلوائیے۔

صاحب پٹیل جی گئے اور تہوڑے عرصہ مین ایک دُبلے پتلے پستہ قد کوتاہ پیشانی (حرامزادہ کی یہی نشانی) بہدی صورت والے شخص کو اپنے ہمراہ لیکر آگئے ہین۔ جسکی صورت پر شیطنت و کمینہ پن خود بخود برستا تہا میرے پاس آکر بیٹہا۔ اور مین نے معمولی صاحب سلامت کے بعد اپنے مطلب کو ظاہر کیا۔

**میں**۔ دفعدار صاحب۔ غالباً آپ نے پہچان لیا ہوگا کہ ہم کون ہیں۔

**دفعدار**۔ سر ہلاکر۔ ہان، ہان۔

**میں**۔ تو آپنے ہمارا اصلی مقصد بہی سمجہ لیا ہوگا۔

**دفعدار**۔ ہان کسیقدر۔ لیکن پورا حال نہین جانتا۔

**میں**۔ آپکو ہمارے حال سے واقف ہونیکی ضرورت نہین ہے۔ آئندہ بازپرس کی حالت میں لاعلمی ظاہر کرنیکا خوب موقع ملیگا۔ جو کچہہ مین کہتا ہون اُسپر عمل کرو۔ اور اپنی چوکی کے اندر خاموش پڑے رہو۔ زمانہ پلٹ جائے تم ہی حرکت نکرنا کیا ہی غل وشور سنائی دے اپنے کو بہرہ بنالینا۔ اسکا کافی معاوضہ تمکو ملیگا۔ اور اگر اسکے خلاف عمل کروگے تو اسکا نتیجہ تمہارے حق مین بہتر نہ ہوگا۔

**دفعدار**۔ مین ایسا بیوقوف نہین ہون یہ جو جیتے سب عقیل ہوتے ہین نہ مین تمہارے کام مین خلل انداز ہونگا۔ اور نہ میرا کوئی آدمی اسطرف قدم بڑہائیگا۔

**میں**۔ تمکو اپنے آدمیونکا بہروسہ ہے۔ وہ تمہارے حکم کو مانین گے۔

**دفعدار**۔ ضرور وہ میرے تابع ہین۔ لیکن کچہہ دینا ضرور پڑیگا۔

**میں**۔ بیشک کوئی شبہہ نہ سمجہو۔ اگر ہمیں فائدہ ہوگا تو ہم اُنہین انعام ضرور دینگے۔

**دفعدار**۔ دو سو روپیہ سے کم نہ لینگے۔ اور یہ روپیہ کچہہ زیادہ بہی نہین ہے۔

**میں**۔ مین اقرار کرتا ہون۔ اور پٹیل جی کو گواہ دیتا ہون۔ لیکن ایک نصیحت تمکو اور کرتا ہون اگر کسی وقت لاٹہ صاحب بہی دریافت کرین تو تم لاعلمی ظاہر کرنا۔ اور یہی کہنا کہ شاہراہ عام ہے صدہا مسافر شب و روز آتے جاتے ہین ہمنے کوئی واقعہ نہین دیکہا۔ اور نہ غل وشور کی آواز سنی۔

**دفعدار**۔ حضرت مین ایسے بہت جواب دیچکا ہون

اور میری عمر کا بہت بڑا حصہ ایسے ہی کاموں مین گذر گیا۔ آپ ہی پیر شو بیا مونز کے مثلہ پر عمل کرتے ہین۔ مین آپ لوگونکو بخوبی جانتا ہون۔ آپ وفادار اور زبان کے سچے اور قول کے پورے ہوتے ہیز۔

تمین۔ تو اب قطعی فیصلہ ہوگیا۔

دفعدار۔ اب کوئی بات باقی نہین رہی۔ مین رات کو روپیہ لینے تمہارے پاس آونگا۔

تمین۔ دفعدار صاحب اس وقت چلے چلو۔ وہ وقت ٹھیک ہوگا۔ ہم اپنا کام انجام دیکر فوراً چلے جائینگے۔

دفعدار۔ پٹیل جی آپ جائیے اور روپیہ لے آئیے میرا میر صاحب کے ہمراہ جانا مناسب معلوم نہین ہوتا۔

تمین۔ پٹیل جی چلو۔ اب وقت بیکار کہونا فضول ہے۔

دفعدار۔ میر صاحب پھر کب تک واپس آؤگے۔

تمین۔ آب و دانہ کے اختیار مین ہے۔ مین ٹھیک وقت نہین بتلا سکتا لیکن اس گرد و نواح سے مین ہمیشہ فائدہ ہوتا رہتا ہے۔ اس لئے ضرور آیندہ آپ سے ملاقات ہوگی۔

دفعدار۔ آپ کے جلد جلد آنے مین زیادہ فائدہ ہے اب اپنے اسوائے کشش کو نہ چھوڑونگا۔ اور ... کی کوشش نکرونگا اور آپ جیسے دوستونکی ملاقات کو ترک کرنا واجب نہین ہے۔ پٹیل جی اب کبھی کبھی ایک دو آدمی مجھے دیدیا کرنا۔ مین انکا چالان کردیا کرونگا۔ کہ یہ چور ہین اور مین نے گرفتار کئے ہین۔

پٹیل۔ ایسے شخص بہت ہین۔ اور ہر شخص جانتا ہے کہ یہ چور ہین اگر اس وقت اس پیشہ کو نہین کرتے ہین تو پیشتر ضرور یہ کام کرتے تھے۔ مین تمہین گرفتار کرا دیا کرونگا۔

دفعدار۔ ہان صاحب اگر دو تین آدمی بھی ہر مہینے مین پکڑے جائینگے تو میری بہت نیکنامی ہوگی اور مین ایماندار دیانت دار سمجھا جاونگا۔ اور میری جلد ترقی ہوجاویگی۔ اور یہ لوگ جب جیلخانہ مین داخل ہونگے۔ تو خود بخود رعب سلطنت انگریزی بیٹھ جاویگا۔ اور یہ واقعات کم ہونے لگینگے ہم اپنے فائدہ کو اپنے ہاتھ سے کیون چھوڑین۔

صاحب مجھکو دفعدار کی باتون پر بڑی ہنسی آئی۔ دیکھئے کس نیک نیتی سے کام انجام دیتے ہین اور دیانت دار بنتے ہین اور عجب نہین کہ عموماً دفعدارون کا یہی طریقہ ہو۔ اور ایسی ہی کارروائیان کرتے ہون۔ اور بیگناہون کو گرفتار کرتے ہون۔ اور نیک نام بنتے ہون۔ لیکن آخرت ضرور ایسے لوگونکی خراب ہوگی۔

# باب بیالیسوان ۴۲

صاحب مین جس وقت پٹیل کو ہمراہ لیکر اپنے کمپ کی طرف چلا تو مین نے راستہ مین پٹیل سے کہا یہ دفعدار شریف معلوم ہوتا ہے۔ ہمارے تو کام کا ہے

پٹیل - یہ ایک عرصہ سے تم لوگون کی جستجو مین
تھا۔ گو صاف صاف اب تک کبھی گفتگو نہین ہوئی
تھی لیکن اسکے طرز کلام اور طریقہ سے ہمیشہ مجھکو شبہ
ہوتا رہا۔ اور معلوم ہوتا ہے کہ اسی غرض سے آپنے
اس سیٹیشن کو پسند کیا ہے۔ اگر معقول صلہ ملتا رہا۔
تو آیندہ تمکو بڑی مدد دونگا۔

مین - مین نے جسقدر روپیہ دینے کا وعدہ کیا ہے
وہ کافی ہے۔

پٹیل - اسکو یہ امید نہ تھی کہ آپ بہت جلد منظور
کرلینگے اگر کچھ حجت ہوتی تو شاید کم پر ہی فیصلہ ہوتا

مین - واقعی یہ روپیہ زیادہ ہے۔ لیکن یہ پہلا
موقعہ تھا۔ اسلئے مین نے منظور کرلیا اور تم جانتے ہو
کہ ایسے کامون مین روپیہ خوب صرف کیا جاتا ہے۔

پٹیل - میر صاحب آپ نے مجھکو تو بالکل ہی فراموش
کردیا کیا مین محروم رہونگا۔

مین - نہین پٹیل جی تمہین ہرگز فراموش نکرونگا
آپکا سب سے پہلے خیال ہے۔ کمپ مین پہنچکر تمہارا
حصہ تمہارے نذر کرونگا۔

پٹیل - میر صاحب میرے حصہ کی نقد تو بتلائی
مین آجکل سخت مصیبت مین گرفتار ہون تنخواہ
علیحدہ ادا کرنا ہے۔ مالگذاری کا روپیہ علیحدہ۔

مین - تمکو بیس روپیہ دینا چاہتا ہون۔

پٹیل - میر صاحب آپ جانتے ہین کہ مین اپنے
گاؤن کا پٹیل ہون۔ حجاب کے باعث کسی سے
قرض بھی نہین لے سکتا۔ اور ایسا کرتا ہون تو میری
عزت مین فرق آتا ہے۔ خداوند تعالی نے میری
دستگیری کے واسطے آپکو بھیجا ہے۔ مجھے اشد
ضرورت ہے۔ لہذا بجائے بیس روپیہ کے مجھے پچاس
روپیہ ملنے چاہئین۔ اور اگر میرے حصہ کی یہ تعداد
زیادہ خیال کرتے ہو تو مجھے قرضہ کے طور پر دیدو۔

مین - مجھے تمہاری خوشی منظور ہے۔ مین پچاس
روپیہ تمکو دونگا۔ لیکن اس شرط پر کہ عنقریب
ہی ڈاکوؤنکا ایک گروہ اس راستہ سے گزرنیوالا
ہے۔ اسکی اطلاع ہمکو بہت جلد دینا۔

پٹیل - اطمینان رکھو۔ مین ضرور خبر کردونگا۔
بلکہ جسوقت ان لوگون کی آمد کی خبر سنونگا خاص
اپنے بیٹے کو تمہارے پاس بھیجدونگا۔ یہ تو بتلایئے
کہ ڈاکو کس طرف سے آتے ہین۔

مین - یہ لوگ حیدرآباد گئے ہوئے ہین اور ناگپور
کے راستہ سے واپس آئینگے۔ اگر یہ راستہ مین ملگئے
تو فبہا۔ ورنہ آپ تلاش رکھینگے۔

پٹیل - اول تو میر صاحب وہ لوگ آپکو راستہ
مین ملجاوینگے۔ ورنہ مین خبر کردونگا۔ اسمین بھی
آپکو خوب فائدہ ہوگا۔ میرا خیال ضرور رکھنا۔

مین - بہت اچھا اب کمپ مین آگئے مین دیکھو
جسوقت تم روپیہ لیکر جاؤ تو تمکو کوئی نہ دیکھے۔

**شیل**۔ اشارہ ہے۔ مجھے بوڑھے آدمی پر اطمینان نہیں روپیہ لیکر منشی کے پاس جاؤنگا۔ اس نے مجھے تھوڑے دنکے واسطے کسواسطے بلایا ہے میرے جانیکی چندان ضرورت نہ تھی لیکن ایسے شخص کا دیکھنا چاہتا ہوں جسکے سر پر موت سوار ہے۔ لیکن میر صاحب اسکے ہمراہ اسکی بیوی بھی ہے۔

**مین**۔ اسکے زندہ رہنے کی صورت نہیں ہے اسلئے وہ بھی قتل کیجائیگی۔ مجھے زیادہ تر خیال اسکے لڑکے کا ہے جسکی عمر قریب چار سال کے ہوگی وہ بڑا حسین ہے چونکہ میرے کوئی اولاد نرینہ نہیں ہے اس لئے مین اس کو اپنا بیٹا بنانا چاہتا ہوں اور تھوڑے عرصہ مین اپنے والدین کی یاد کو بھول جائیگا۔ اور مجھے اپنا باپ اور میری بیوی عظیمہ کو اپنی ماں تصور کریگا۔

صاحب خیمہ مین پہنچکر بیٹھے شیل کو روپیہ شمار کرا دیا اور وہ رخصت ہوا گنیش میرے پاس آیا اور مجھسے کہا۔

**گنیش**۔ مین نے منشی جی کے خیمہ کے قریب ایک گڑھا عمیق دیکھا اور مٹی بھی پڑی ہوئی ہے جس سے پایا جاتا ہے کہ کوئی شخص چاہ بنوا تا تہا۔ لیکن وہ کسی نقص کی وجہ سے ناتمام رہا۔ اب قبر کھودنے کی ضرورت نہیں رہی اس مین نعشین ڈالکر اوپر سے مٹی بھر دینگے۔

**مین**۔ لوگبائیون نے بھی اس چاہ کو دیکھ لیا ہے

**گنیش**۔ لوگبائیونکے جمعدار بھوانی سنگھہ کو مین نے دکھلا دیا ہے اس نے بہت پسند کیا۔

**مین**۔ پھر ان گنیش اب تمام کام کس طرح سے انجام پانا چاہئے۔

**گنیش**۔ تم خیمہ کے اندر سنبھال لو۔ باہر کا مین فکر کرونگا۔ تمہاری شیرین بیانی سے منشی بہت جلد دام مین پھنس جائیگا۔ اور منشی تنہا خیمہ کے اندر ہوگا جو ایک دبلا پتلا آدمی ہے۔ اس لئے تم خوش اسلوبی سے اسکا کام ختم کر لوگے۔ اور اگر ضرورت ہوگی تو مین بھی پہنچ سکتا ہوں۔ خیمہ کے نزدیک ہر وقت رہونگا۔

**مین**۔ مجھے بے فکر رہو۔ میرے پاس تمہارے آنیکی ضرورت نہیں ہے۔ باہر والون مین سے کوئی زندہ نہ بچے۔

**گنیش**۔ مین نے شمار کر لیا ہے کل بیس۲۰ آدمی ہین۔ دیکھو آٹھ کہار دو شتربان اور ایک شتربان کی بیوی چار سپاہی دو خدمتگار ایک خانساماں چار سائیس

**مین**۔ یہ تو بائیس۲۲ ہوتے ہین۔

**گنیش**۔ کچھ پروا نہیں رات کیوقت جبوقت ہمارے ہمراہی گانے بجانے مین مشغول ہونگے۔ مین اسیوقت سب کا محاصرہ کر لونگا۔ اور اندھیری رات ہمین اور بھی امداد دیگی۔ اور بہت آسانی سے ان لوگون کو ہم مغلوب کر لینگے۔

**مین**۔ بھائی گانیوالون اور گانیوالون کی چوکی کے سوا

بہی انتظام کرایا ہون - یہان ہیتا سنگہہ قصدا آئے
گنیش - اچہا ہیتا سنگہہ اب اس جگہہ تعینات ہے
مین اسکو ایک مدت سے جانتا ہون مین نے جسوقت
آ اپر پرورش کی تہی - اور مین بجرم قتل ماخوذ ہوا
تہا - اور مجسٹریٹ ضلع پہانسی کا حکم دینے والا تہا -
اسی ہیتا سنگہہ نے اپنی سعی وکوشش سے مجہے بری کرایا
میری نیک چلنی کا اظہار کیا - اور مجسٹریٹ صاحب نے
میری سفارش کی - اور مین نے بجرم قتل کا ارتکاب
کیا تہا - یہ آدمی تو اچہا ہے - لیکن بڑا لالچی ہے -
اور مین یقین کرتا ہون کہ تمنے معقول رقم اسکو
دی ہوگی یا دینے کا وعدہ کیا ہے -
صاحب مین نے کل حال گنیش کے سامنے بیان کیا
اور شام کے وقت نماز کے بعد اپنے باپ کو ہمراہ
لیکر منشی کے خیمہ مین گیا - وہ اسوقت اپنے پیارے
لخت جگر کو اپنی گود مین لئے ہوئے محبت کی نظر
سے اسکی صورت دیکہتا تہا - اور پیار کرتا تہا - مینے
اپنے دل مین کہا - کہ جسوقت ہم اس مہم کو سر کرچکنگے
تو مین اس بچے کو اپنا فرزند بنالونگا - اور
مین اسکو دیکہکر خوش ہونگا - لڑکا مجہکو دیکہکر
مسکرایا - اور میری گود مین آکر بیٹہہ گیا - مین نے
اسکو پیار کیا - اور اپنی تلوار اور خنجر کا چمکتا ہوا
دستہ دکہلایا - وہ بہت خوش ہوا - اور یہ ہی
خیال ہوا - کہ میری بیوی عظیمہ بہی اس سے محبت کریگی

اور وہ رنج والم جو اسکو بچے مرنیسے مین ہوجائیگی
منشی - میر صاحب معاف کرنا - مجہے ایسا معلوم
ہوتا ہے کہ تمہارے کوئی بچہ نہین ہے - یا پیدا
ہوکر مرگیا - کیونکہ آپ کی چہرے کی رنگت بدل
جاتی ہے - اور ظاہری صورت آپ کو کسی عزیز
کی یاد دلاتی ہے -
مین - منشی جی آپکا خیال صحیح ہے - اور قیافہ
شناسی مین آپکو کمال ہے - واقعی میرا لڑکا اسی
عزیز کی عمر کو پہنچکر ضائع ہوگیا اسکی صورت وشباہت
اُس مرحوم سے بہت ملتی ہوئی ہے - اب ایک لڑکی ہے
منشی - اُسکی قدرت کے کارخانہ عجیب ہین - اس
مین کون دم مار سکتا ہے - نہ انسان کے عقل وفہم
مین آتے مین - اور نہ کچہہ پیش جاتی ہے - میرے
بہی یہ ہی اکلوتا لڑکا ہے - میری شادی کو بہت
عرصہ گزر گیا تہا - اور میرے کوئی بچہ پیدا نہین ہوا
مین قطعی نا امید ہوگیا - لیکن اسکی رحمت کا دریا جوش
مین آیا - اور اُس نے اپنے فضل وکرم سے اُمید
کی صورت دکہلائی پہر یہ لڑکا پیدا ہوا -
مین - یہ بچہ اقبال مند ہوگا - خدا اسکی عمر دراز کرے
صاحب تہوڑی دیر تک یہ گفتگو رہی پہر مجہے اپنے
آدمیون کی آواز سنائی دی مین نے منشی سے کہا
کل آپ میرے آدمیونکا گانا سنکر خوش ہوئے تہے
آج انہون نے کوئی سانگ بنایا ہے - جو آپ کو

دکہانا چاہتے ہین۔ گو کسی قدر بیہودگی ضرور ہوگی لیکن وقت کا بہت سا حصہ گذر جائیگا۔ اور اس ہونہار بچہ کا دل بہی بہل جائیگا۔

**منشی**۔ بیر صاحب جنگل مین یہ بات بہت لطف دیتی ہے۔ کاش اگر میرا اور آپکا سفر مین ساتہہ نہوتا تو راستہ بڑی بے لطفی سے تمام ہوتا مین زنانہ مین بہی سانگ تماشہ کی اطلاع کر دیتا ہون آپ ان لوگون کو خیمہ کے اندر بلا لیجئے۔

**صاحب** چہہ آدمی بہادر و مغوی سانگ بنائے ہوئے خیمہ کے اندر آئے۔ جن مین دو شخص زنانہ لباس مین تہے۔ باقی ستار و ڈہولک بجاتے تہے۔ جوگی و جوگن کا بہروپ بہرا تہا۔ اور بیہودگی سے گاتے و بجاتے تہے۔ مین نہین خیال کر سکتا کہ یہ کام ان لوگون نے کہان سیکہا تہا۔ لیکن نقل کو اصل کر دکہایا تہا۔ منشی کا بیٹا بہت ہنستا تہا۔ اور عورتونکے بہی ہنسنے کی آواز آتی تہی۔ میرے خیال کے موافق منشی کے سب ہمراہی ایک جگہہ جمع ہو گئے تہے۔ اور ہر ایک شخص کے پیچہے دو دو تین تین ٹہگ موجود تہے۔ اسوقت مین جہرنی دینے کو تہا۔ کہ ایک ٹہگ نے مجہے اشارہ سے باہر بلایا مین اصل مطلب کو نہین سمجہا۔ اور بہانہ کر کے باہر آیا۔

**گنیش**۔ بیر صاحب اب کیا کرین۔ انگریز آگئے اور انکی فوج کی آمد ہے۔

**امین**۔ کیا انگریز اور انگریزی فوج۔

**گنیش**۔ ہان صاحب ہان گول ٹوپی والے فرنگی۔ اور اب کیا کر سکتے ہین۔ افسوس بنا بنایا بنج ہاتہون سے جاتا ہے۔ اور مین سچ کہتا ہون کہ یہہ منشی ان کافر فرنگیون کے ساتہہ چلا جائیگا اور ہم کف افسوس ملتے رہجاوینگے۔ کاش اگر یہہ منشی ہمارا شکار رہجاتا تو ہم سلطنت دہلی پیچ سمجہتے۔

**امین**۔ کیا تمنے فرنگیون کو دیکہا ہے جو اس قدر پریشان ہوتے ہو۔ کہان مین مجہے بہی دکہلاؤ۔

**گنیش**۔ نہین مین نے انکو نہین دیکہا۔ مگر انکے آدمیون کو دیکہا ہے۔ ابہی ایک کرتی قطار لال کرتی والے آدمیونکی آئی ہے جنکی تعداد معلوم نہین۔ اگرچہ وہ اسی جگہہ قیام کرنا چاہتے تہے۔ لیکن مین مانع آیا۔ کہ یہان ایک ذی عزت اعلےٰ درجہ کا منشی معہ اپنے بال بچون کے قیام پذیر ہے اسواسطے تم لوگون کا یہان قیام کرنا بہتر نہین ہے۔ گانون کے دوسری جانب میدان بہت صاف ہے وہان چلے جاؤ اب وہ گانون کی طرف گئے ہین۔

**امین**۔ پہر کیا خوف ہے۔ ہمین اپنا کام جلد کرنا مناسب ہے۔ اور مین اندر جا کر فوراً جہرنی دونگا بالفرض اگر کوئی جاسوس انگریزی فوج سے ہمارے یہان آبہی جائے۔ تو تم فوراً اسکی خبر لینا مجہے

مطلق خوف نہین ہے ۔ گاؤن کا پٹیل اور ہیتا سنگھ دفعدار ہماری ضرور مدد کریگا ۔ بہت غل وشور کرنیکی ضرورت نہین ہے ۔ اگر وقت نازک ہی آگیا تو تہوڑی دیر کیواسطے میرا باپ محمد اسمٰعیل منشی بن جاویگا ۔

**گنیش** ۔ جب تک ہم ان لوگون کو دفن نہ کریوین خطرہ ہی خطرہ نظر آتا ہے ۔ اور مجھے گرفتار ہونیکا بہت بڑا خوف ہے ۔

صاحب مین گنیش کو چھوڑ کر اپنا رومال ہاتھ مین لئے خیمہ مین داخل ہوا

**منشی** ۔ کیا تھا ۔ اور آپ کیون باہر گئے تھے ۔

**مین** ۔ کچھہ نہین ۔ انگریزی فوج کے پیش خیمہ آئے ہین ۔ باربرداری کے ملازم اس جگہہ قیام کرنا چاہتے تھے ۔ لیکن اب گاؤن کے دوسری جانب گئے کل کسیوقت فوج یہان آجائیگی ۔

**منشی** ۔ انگریزی فوج کا آنا میرے حق مین بہت بہتر ہوا ۔ اور اب اپنے سفر کا بقیہ حصہ آرام سے انکے ہمراہ تمام کرونگا ۔ اور آپ لوگون سے رخصت ہو جاؤنگا ۔ لیکن اسوقت کی صحبت غنیمت ہے ۔ یہہ وقت بنہایت خوشی سے گزارنا چاہئے ۔ مجھے یقین ہے کہ ان لڑکون کو گیت اور یاد ہونگے ۔ اور اب گانا چاہتے ہین یا نہین ۔ دریافت تو کیجیے ۔

**مین** ۔ (اپنے ہمراہیون سے مخاطب ہوکر) اب تمکو کچھہ اور یاد ہے یا نہین ۔

صاحب ایک نے جواب دیا ۔ بہت سے یاد ہین لیکن زیادہ غل وشور ہونیکا خیال ہے ۔

**منشی** ۔ غل وشور کی کچھہ پروا نہین ہے ۔ تم لوگ خاموش رہو ۔ مین تمکو کافی انعام دونگا ۔

صاحب گانا شروع ہوا ۔ اور مین منتظر تھا کہ جسوقت آواز بلند ہو تو مین جھرنی دون ۔ مگر افسوس مجھے موقعہ نہ ملا ۔ کیونکہ منشی قنات سے تکیہ لگائے ہوئے بیٹھا تھا ۔ اور اسکے پیچھے اسوقت جانا ناممکن تھا مین حیران تھا ۔ کہ کیا تدبیر کرون ۔ لیکن ایک ٹھگ نے میری پریشانی اپنی عقل سے دریافت کرکر منشی جی سے کہا کہ تکلیف فرمایئے اور ہمارے قریب آجایئے ۔

**منشی** ۔ کیون میر صاحب ۔ یہہ اپنے پاس کیون بلاتے ہین ۔ اور کیا تماشہ دکھلائینگے ۔

**مین** ۔ مجھے معلوم نہین ۔ لیکن انکی خواہش پوری کیجئے

صاحب منشی آگے بڑھا ۔ اور مین اسکی پشت پر پہنچا اور مین نے کہا کہ پان لاؤ ۔ بس یہہ منشی کی گردن تھی اور میرا رومال ۔ منشی چیخ مار کر گر گیا ۔ اس کی بیوی ۔ جو چلنون مین سے تماشہ دیکھہ رہی تھی ۔ یہ حالت دیکھکر اور پیارے بچے کو گود مین لیکر باہر مجمع مین چلی آئی ۔ مین اسکی آہ وزاری وغمناک حالت کا مین کبھی نہین بھولونگا ۔ بچے لڑکے کو

اپنی گود مین لے لیا۔ اور اسکو ٹھگون کے سپرد کرکر خیمہ کے باہر چلا آیا۔ گنیش مجھکو دیکھکر بہت خوش ہوا اور مجھسے کہا۔

**گنیش** ۔ سب کام ہو چکا۔ دو کو مین نے قتل لیا۔ باقی کو اورون نے اب جلدی کرنی مناسب ہے۔ لوگہائی کہان ہین۔ یہ کہکر وہ تو چلا گیا۔ اور مین خیمہ کے سامنے میدان مین کہڑا ہوا تہا۔ بہت سے ٹھگ دوڑے دوڑے پہرتے تہے۔ اور جلد جلد نعشون کو اٹہا کر اس گڑہے مین ڈالدیتے تہے۔ گانا بجانا اسی طور سے ہو رہا تہا۔ کوئی غم و فکر نہ تہا۔ مین نے خیمہ مین جو دیکہا تو معلوم ہوا کہ میرا باپ اس قیمتی تختی کیطرف بیٹہا ہے اور تماشا دیکہہ رہا ہے وہ چہوٹا بچہ جو میری گود مین تہا۔ وہ کبہی ہنستا تہا۔ کبہی روتا تہا۔ کبہی شکستہ الفاظ مین اپنا عجز و انکسار ظاہر کرتا تہا۔ جس سے کیسا ہی سنگدل ہوتا اور کوہ البرز جیسی طبیعت رکہتا ہوتا وہ بہی موم ہو جاتا۔ وہ اپنی ماں کے پاس جانیکی خواہش کرتا تہا۔ اور مین اسکو تسلی و تشفی دیتا تہا۔ پیار کرتا تہا۔ لیکن اسکا گریہ کرنا بند نہوا۔ اور مین خیمہ کی طرف چلا۔ مگر مجبوری حالت مین مجہے اس مقام پر واپس آنا پڑا۔ جہان مردے دفن کئے جاتے تہے۔ وہان گنیش کہڑا ہوا تہا اور لوگہائیون سے کام لے رہا تہا۔ اور آفرین و مرحبا کہتا جاتا تہا۔ لڑکے کی رونے کی آواز سنکر اور میری گود مین دیکہکر کہا میر صاحب یہ کیا حماقت ہے۔ اسکا زندہ رکہنا سراسر نادانی ہے۔ لاؤ مجہے دو مین اسکے والدین سے جلد ملا دون اور اسکا رونا دہونا بند کر دون۔

**مین** ۔ کبہی نہین ہرگز نہین۔ اب یہ لڑکا میرا ہے۔ تم جانتے ہو کہ میرے کوئی لڑکا نہین ہے اس لئے مین اسے پرورش کرونگا۔ تم لوٹ کا تمام مال لیلو لیکن اس لخت جگر کو نظر بد سے نہ دیکہو

**گنیش** ۔ کیون دانا ہو کر نادان بنتے ہو۔ اور کیون حماقت کا شیوہ اختیار کرتے ہو۔ اپنے کو خطرہ مین ڈالنا سراسر دیوانہ پن ہے۔ یہ لڑکا ہرگز زندہ نہ رہیگا۔

**مین** ۔ نہین بہائی۔ چند روز مین اپنے والدین کو بہول جائیگا۔ اور ہمسے محبت کریگا۔ اور ہمارے کسی کام مین خلل انداز نہوگا۔

**گنیش** (آنکہین نکالکر) رہی بیہودگی کی باتین۔ کیا تمنے نہین پڑہا ہے کہ افعی را کشتن و بچہ اش را نگاہداشتن کار خردمندان نیست۔ مین تجربہ کر چکا ہون۔ آیندہ مین نے قسم کہائی ہے کہ کسیکو زندہ نہ چہوڑونگا۔

**مین** ۔ مین تمہاری قسم اور عہد کی پروا نہین کرتا۔ یہ بچہ میرا راحت جان ہے۔ اگر تم خیریت

چاہتے ہو۔ تو میرے کامون مین دخل نہ دو۔
مین یہ کہکر چلنے لگا۔ مگر اس نے مجھے پکڑ لیا۔
مین ۔ دیکھو گنیش کیا کرتے ہو۔ خبردار مجھے نہ روکو
ورنہ پچھتاؤ گے۔ مین (خنجر دکھلاکر) اس سے تمہین
ہلاک کر ڈالون گا۔

گنیش۔ قہقہہ لگاکر۔ ؎

چہل سال عمرِ عزیزت گذشت ٭
مزاجِ تو از حالِ طفلی نگشت ٭

ہم جیسے تجربہ کارون اور بہادرون کو خنجر دکہاتے ہو۔ چرب زبانی سے ڈراتے ہو۔ مین نے زمانہ کا فراز و نشیب بہت کچھ دیکھا بھالا ہے۔ مین اب تمہارے قریب مین آتا ہون۔ بہتر یہی ہے کہ لڑکے کی محبت سے ہاتھ اُٹھاؤ۔ اور میرے حوالہ کردو
صاحب مین نے اپنی تلوار پر ہاتھ ڈالا۔ لیکن افسوس تلوار اسوقت میرے پاس موجود نہ تہی۔ اور وہ خیمہ مین رہگئی۔ مین نے نرمی سے گفتگو کی اور کہا کہ بہائی گنیش تمہین رحم سے بہی کچھ حصہ ملا ہے یا نہین کیونکر تم معصوم بچے کا قتل کرنا گوارا کروگے۔ مگر افسوس اسکے سخت دل پر کچھ اثر نہوا۔ مین نے دہوکہ کہایا اور وہ اپنے گہات مین تہا۔ مجھسے بچہ چہین لیا اور ہاتھ مین بلند کرکر پوری قوت سے اس گڑہے مین پہینکدیا۔ جہان سب مُردون کا انبار تہا۔ پہر چلایا مین نہین جانتا کہ رحم کسکو کہتے ہین اب جائیے اور اپنے کہلونے کے شکست ہو جانے پر شور مچائیے
مجبورًا اور خاموش ہوکر مین اس گڑہے کے قریب پہنچا جسمین مٹی بہری جارہی تہی۔ اور وہ غریب و بیکس بچہ بیہوش پڑا ہوا تہا۔ جسوقت اس ظالم کمبخت گنیش نے خشمگین حالت مین اپنی پوری طاقت سے اس یتیم بچہ کو پہینکا تہا۔ اسوقت اسکی آواز سنائی دی تہی پہر اسکا طائر روح اسکے کالبد خاکی سے پرواز کرگیا تہا۔ جب تک اسکا خاک و خون مین لتہڑا ہوا چہرہ مجھے دکہائی دیتا رہا مین وہین کہڑا رہا۔ اور جب میری نظرون سے اس مٹی کے انبار مین پوشیدہ ہوگیا تو غصہ کی حالت مین واپس ہوا اور گنیش سے مخاطب ہوکر کہا۔ او نامعقول گدہے کی جہول مرغی کے بچے کتیا کے پلے اس ظلم کا آخرت مین کیا جواب دیگا کاش اگر میرے پاس تلوار ہوتی تو مین تجھے اسیوقت اسکی سزا دیتا۔

گنیش۔ بس زیادہ یاوہ گوئی درست نہین۔ ہوش مین آؤ۔ ناتجربہ کاری کی باتین بناؤ۔ میرے تحمل کو دیکھو۔ کہ مین نے تمہاری کسقدر سخت باتین سنین تم نوجوان محض ناتجربہ کار ہو مین تمسے کب خوف کرتا ہون۔

صاحب اس ظالم سنگدل نے اس بچے کو ہلاک کرڈالا مین اسوقت خاموش رہا۔ لیکن اپنے دل مین مصمم ارادہ کرلیا۔ کہ کبہی موقعہ مناسب پر اسکا

بدلہ ضرور لونگا مین نے اپنے باپ سے اور اپنے رفیقون سے کل حال بیان کیا۔ انہون نے میری منشا کے موافق جواب دیا کہ مین جسوقت کشیف پر حملہ کرون تو وہ مجھے امداد دین۔ لیکن مین نے اسوقت حملہ کرنا مناسب خیال نہین کیا۔ اور آیندہ پر ملتوی کیا۔ مگر ایک خار سا سینہ مین کھٹکتا رہا۔ اور میری طبیعت اب پہلے سے زیادہ اس سے نفرت کرنے لگی۔ جس طریقہ سے مین نے کیپٹن سے بدلہ لیا ہے اسکا حال آپ سے آیندہ بیان کرونگا رشب بہر ہم نے اسی جگہہ قیام کیا۔ پالکی کے پرزے پرزے کرکر اسی گڑہے مین ڈالدے۔ دوسرے روز علی الصباح ہم سب اپنے اپنے گہوڑون پر سوار ہوئے۔ اور میرا باپ منشی بنکر انگریزی فوج سے بیخوف و خطر نکل گیا چونکہ انگریزی فوج کے خیمہ ہمارے بہت قریب تہے۔ اسلئے آپ کو کسیقدر تعجب ہوگا۔ کہ اس ہنگامہ کی آواز ان لوگون نے کیون نہین سنی ہمنے اسکا کافی انتظام کرلیا تھا۔ گانیوالون کا غل غپاڑہ۔ اور ڈہولک کی آواز نے ان مقتولونکی چیخ و گریہ و زاری کو دبالیا تہا۔ دوسرے تین چار گہوڑے عمداً کہول دیئے تہے۔ اور ٹہگ غل مچاتے انکے پیچھے جاتے تہے۔ سوائے ان سب باتون کے ہمارے بہی خواہ پٹیل اور دفعدار نے ان لوگون کو اپنے دام تقریر مین پہنسا رکہا تہا۔ جسوقت

کسی نے ہمارے غل و شور کی نسبت دریافت کیا تو بے پروائی سے جواب دیا۔ مسافر دیکا بڑا قافلہ ہے۔ گاتے مین ڈہولک بجاتے مین۔ ڈہولک کی آواز سے گہوڑے اگاڑی پچہاڑی توڑا کر بہاگ گئے۔ اب انکو پکڑتے پہرتے مین۔ وہ یہ جواب سنکر خاموش ہورہے ہمین ہماری امید سے بہت کم لوٹ کا مال حاصل ہوا صرف تین ہزار روپیہ کی مالیت تہی اور اب آیندہ ہمین ان ڈاکوئن کی تلاش ہوئی جنکے ہم ایک عرصہ سے منتظر تہے۔ اور اسکو دوسرا بنج سمجھتے تہے۔ ناگپور پہنچکر ہمنے منشی کی بابت گہوڑے فروخت کئے۔ اور ہمارے ہمراہی دو حصونمین تقسیم ہوگئے۔ ایک گروہ امام بخش جمعدار کی ماتحتی مین امراوتی اور برار کی گہاٹیون اور خاندیس سے گزرکر برہان پور کی طرف روانہ ہوا اور ہم چار روز گہاٹیون مین قیام کرکر جس راستے سے آئے تہے اسی راستے پر واپس چلے۔ دوسری یا تیسری منزل پر ہمارے جاسوسون نے ڈاکوؤن کا پتہ لگاکر انکا حال ہمسے بیان کیا۔ اور ہم انکو اپنے قابو مین لانیکی تدبیرین سوچنے لگے۔ چونکہ اسوقت بہت ہوشیاری اور تجربہ کاری کا کام تہا۔ فوراً میرے باپ نے کہا مین سوتہیا بنتا ہون اور اپنے کو ہندو بناتا ہون۔ مین کبہی اپنا اصلی نام نہ بتاؤنگا۔ ورنہ انکو ہمپر شبہ ہوجاویگا۔ اور کچھہ تعجب نہین ہے

وہ مجھکو پہچان جائین - یہ فرقہ بہت ہوشیار ہوتا ہے - مین اپنے کو راجپوت اور حیدرآباد دکن کا جمعدار ظاہر کرونگا - تم لوگ دیکھو گے کہ اپنا کام کس خوبصورتی سے انجام دیتا ہون - غرض کہ پیشانی پر تلک لگایا - اور سینہ و بازوٴن پر خوب ہی چندن پیا - نیچی دہوتی باندہی - ایک زنجیر طلائی گلے مین پہنی اور ایک ٹھگ کو خدمتگار بنایا اس طریقہ سے ہم اس گانوٴ کے قریب پہنچے جہان ڈاکو قیام پذیر تہے - صاحب میرا باپ یعنے محمد اسمٰعیل ٹھگ مذکور کو اپنے ہمراہ لیکر گانوٴن مین داخل ہوا مین مذبذب حالت مین تہا - اور کمال اضطراب تہا اور کامیابی مجھے بہت کم نظر آتی تہی - لیکن گنیش کامیابی مین کوئی شبہہ نہین سمجہتا تہا - اور مجھسے کہتا تہا - اسمٰعیل ضرور کامیاب ہوگا - اور کبہی ہوکہ نہین کہائیگا - یہہ بہوانی کا عزیز پجاری ہے - اسکی مہربانی سے کبہی کسی کام مین ناامید ہوکر واپس نہین آیا - کاش اگر میری قسمت ہی ایسی ہوتی تو کیا اچہا ہوتا مگر صاحب گانوٴن مین پہنچکر اس نے اسقدر دیر لگائی جس سے مجھے خوف پیدا ہوا - کہ میرا باپ ضرور گرفتار ہوگیا - مین اس امر کی تحقیقات کی غرض سے گانوٴن مین جانیوالا تہا کہ مینے محمد اسمٰعیل کو واپس آتے ہوئے دیکہا - مین بہت جلد اس کے پاس گیا - اور مین نے دریافت کیا اے میرے عزیز باپ آپ نے بہت دیری کی جس سے میرا کلیجہ بانسون اچہلتا تہا - مجھکو عجب پریشانی نے گہیر لیا تہا - اور مین بہت جلد آپ کے پاس پہنچنے والا تہا -

**محمد اسمٰعیل** - بیٹے کچہہ خیال نکرو - اگر تم بہی میرے بعد گانوٴن مین پہنچ جاتے - تو بہت بڑی غلطی کرتے اور بنا بنایا کام بگڑ جاتا - یہہ ڈاکو بالکل اوتہین سے مین نے انکو اپنی اسامی بنالیا اور اب وہ ہمارے ہوچکے ہین - خوش ہوکر - یہہ خبر فرحت اثر ہے - آپنے کس طریقہ سے اسکا انتظام کیا ہے -

**محمد اسمٰعیل** - بہت ہی سہل طریقہ سے - گو مین ایک ڈاکو مدت سے جانتا تہا - اور اسکے شناخت کر لینے کا مجھے خیال تہا لیکن شکر ہے کہ میری سفید ریش اور قشقہ لگانے نے اسکو یہہ تمیز نہ ہونے دی کہ مین محمد اسمٰعیل ٹھگ ہون - انکا گروگھنٹال ہون مین بیٹھہ گیا - اور اونکے سردار سے باتین کرتا رہا - اس نے نہایت متانت و سنجیدگی سے کہا کہ مین گورنمنٹ انگلشیہ کا ملازم ہون - اور اب رخصت لیکر اپنی وطن کو جاتا ہون - مین نے جواب دیا کہ مین بہی گورنمنٹ کا نوکر ہون - اور جالنہ سے آتا ہون غرضکہ ہم دلی دوست ہوگئے اور ساتہہ ساتہہ سفر کرنے پر متفق ہوگئے - اگر فلک ناہنجار کی نظر بد سے بچے رہے - تو کل ہی ان لوگونکا شکار کرینگے زیادہ دیر کرنا فضول ہے - انکے جو کچہہ اشارہ و کنایہ باہمی

ہو گئے تھے۔ اور ٹھگوں میں بخوبی جانتا ہوں۔ وہ ہمکو
اپنا دشمن سمجھتے ہیں اور ہم انکو۔ لہذا رفقہ کی حالت
میں وہ ہم پر ضرور حملہ کرینگے۔

**تیمن۔** تو انکے واسطے تجربہ کار آدمیوں کی ضرورت ہو گی
انکا افسر میرے حصہ میں آیا۔

**گنیش۔** میں نے کبھی کسی ڈاکو کو نہیں مارا ہے۔
میں تو پہلی ہی میں مارونگا۔ یہ لوگ مقوی بھی ہوتے ہیں۔

**محمد اسمٰعیل۔** انکے طاقتور ہونے میں کوئی شک
نہیں ہے وہ مسلح رہتے ہیں۔ اور بھاری بھاری
ہتیار لگاتے ہیں اگر ہم اپنا کافی بند و بست
کرینگے۔ تو وہ ہمارے مقابل کچھ نہیں کر سکتے۔

**تیمن۔** تو بہتر ہوگا۔ کہ ہم لوگ تلواروں سے
ان پر حملہ کریں۔

**محمد اسمٰعیل۔** جیسا موقعہ دیکھیں گے ویسا کرینگے
اور جو ہمارے اوسان راہبری کرینگے۔ ہم انہی سے
مدد لینگے۔

صاحب ہم سب اس بات پر متفق ہو گئے۔ اور
دوسرے روز ڈاکو ہمارے شامل ہو گئے۔ جن کی
تعداد پچیس تھی۔ جو مسلح اور مقوی اور جسیم تھے۔
لیکن انکی صورت پر بہتا پن قدقی برستا تہا۔
تیرہ ۱۳ ٹٹو مال کے انکے ہمراہ تھے اور ہر ایک ٹٹو کے
ساتھہ ایک ایک دو دو ڈاکو تھے۔ پھر اگر ایک
مجمع ہوتا۔ تو شاید ہم اپنے ارادے میں کامیاب
نہوتے۔ اور انپر حملہ نکرتے۔

**محمد اسمٰعیل۔** (اپنے ہمراہیوں سے مخاطب ہوکر)
میرے پیارے بہائیو جسوقت یہ لوگ ان ٹٹوونکو
چھوڑکر جمع ہونے لگیں۔ اسوقت انپر حملہ کرنا اور
پہر کام مشکل نظر آئیگا۔ اور یہ لوگ بھی پہیر خود
حملہ کرین گے۔ جسطرح سے ہم انکو جانتے ہیں
اسی طرح وہ بہی ہمیں خوب پہچانتے ہیں۔

صاحب ہم ساتھہ ساتھہ سفر کرتے رہے۔ اور میں
انکے سردار (للو) کے پاس پہنچگیا۔ اور باتیں
کرنے لگا۔ اس نے مجھے مطلق نہ پہچانا۔ اور اپنی
خود تعریف کرنے لگا۔ کہ میرا ٹھگوں سے مقابلہ ہوا
اور میں نے انکو قتل کیا۔ اور لکھہزار روپیہ کا مال
ہاتھہ آیا۔ جب مجھے باتیں سنکر کمال طیش آیا۔ اور
میں اسیوقت اسکا کام تمام کرنا چاہتا تہا۔ لیکن
میں نے ضبط کیا۔ اور اپنے دل میں کہا۔ یہ شخص
بڑا دروغ گو ہے۔

یہ جھوٹ یہ دروغ یہ بہتان الامان

مگر وہ لاف زنی کرتا رہا۔ اور میں اسکی بہادری
کی تعریف اور جرأت کی توصیف سے اسکا دل
بڑھاتا رہا۔

**للو۔** ٹھگوں کی رگ رگ میں شیطنت ہے وقف
لیکن خوش قسمتی سے میں انکے حالات سے بخوبی
ہو گیا ہوں۔ اب سرکار انگریزی کو پوری حالات سے

واقف کر دونگا۔ مجھے تحقیق ہوگیا ہے اور معتبر
ٹھگ کی بھی زبانی سنا ہے کہ بہت سے ٹھگ جالون
مین رہتے ہین۔ اب مین اسی طرف جاتا ہون
والی جالون سے ملونگا۔ اور تمام ٹھگونکو گرفتار
کرا دونگا۔ اگر اس مین فتح ہو تو مجھے للّو نہین
انکو تصور کرنا۔ مین یہ بھی امید کرتا ہون۔ میری
اس کارروائی سے جالون کا راجہ بہت خوش
ہوگا۔ اور مجھے معقول انعام دیگا۔

مین۔ (اپنے دل مین۔ کوئی دن جیوگے تو
سب کچھ کروگے۔ پہلے اپنی جان کی تو خیر مانگو)
کیون صاحب وہ ٹھگ آپ کو کہان ملا تھا۔
اور میرے خیال مین تو بڑا بیوقوف تھا جس نے
اپنا حال تمسے کہدیا۔ ورنہ ایک عالم مین مشہور
ہے۔ کہ ٹھگون کا بھید کبھی کسی نے نہین پایا۔

للّو۔ (مسکرا کر) بھید نہ پانیکی خوب کہی۔ یہہ
نادانون کی باتین ہین ہم جیسے تجربہ کارون سے
کوئی اپنا راز چھپا سکتا ہے۔ بھائی مین نے
انکو دھوکہ دیا۔ یہ لوگ گدہے کے موافق ہوتے
ہین۔ انکو عقل سے حصہ نہین ملا۔ ہمارے سامنے
طفل مکتب ہین۔ ہان غریب اور بیکس مسافرونکے
قتل کرنے مین خوب مشاق ہین۔ انکے احمق جمعدار
نے مجھے دھوکہ دینے کی غرض سے اپنا سبھہ حال
سے کسیقدر چھپا لیا تھا۔ گو اندھیرا تھا لیکن مین نے
اسکو بخوبی دیکھہ لیا ہے۔ مین دعوے سے
کہتا ہون اس جمعدار کو ہزارون مین شناخت
کرونگا۔

مین۔ برائے خدا اسکا حلیہ تو بیان فرمائیے
شاید آیندہ مجھے کسیوقت کسی مقام پر ملجائے
تو مین بھی پہچان لون اور دھوکہ نکھاؤن۔
اور مین زیادہ تر سفر مین رہتا ہون۔ پندرہ
روز بھی مشکل سے کسی مقام پر میرا قیام ہوتا
ہوگا۔ قریب قریب ایکسال مین چوتھائی حصہ
سفر مین گذر جاتا ہے۔ اور تم نے کس طرح سے
انپر حملہ کیا۔

للّو۔ حملہ نکرتا۔ تو کیا کرتا۔ مین بھی اکثر سفر مین
ہی رہتا ہون۔ گورنمنٹ کی نوکری ہی ایسی
ہے۔ کہ کوئی شخص بھی آرام سے ایک جگہہ نہین رہتا
صاحب اس نے یہہ جملہ معترضہ بیان کر کے اصل
مطلب کو چھوڑا۔ لیکن مین نے پھر دریافت کیا
کہ کچھہ حملہ کی کیفیت بیان کرو جوانمردون اور
بہادرون کو ایسی داستانین سننے کا کمال اشتیاق
ہوتا ہے۔ اور جب تک نہین سنتا ہے اسکا
شوق اسکی طبیعت کو بے چین کرتا ہے۔

للّو۔ ٹھگون کی جماعت میرے ہمراہیون سے
قریب قریب سہ چند تھی۔ اس لئے مین نے سب سے
نہایت اطمینان سے کہا کہ تم سب ٹھگونکے فرقہ

مین گہبرے ہوئے ہو۔ انکی کثرت دیکھکر نہ گہبراؤ
دلیری و جرأت کو کام مین لاؤ۔ یہ لوگ پست
ہمت ہوتے ہین۔ بہت جلد منتشر ہو جائین گے۔
بعد النصف شب گزرنے پر ہم نے انپر حملہ کیا بہت
سے ٹہگ مارے گئے۔ بہت سے بہاگ گئے۔
وہ بزدل جمعدار بہی ہمارے مقابلہ کی تاب نلاکر
روئے بفرار لایا۔ اور اسقدر لوٹ کا مال ہمارے
ہاتہ آیا۔ کہ ہم حیدرآباد پہنچگئے۔

صاحب آپ کو یاد ہوگا کہ یہ للّو ہمکو کب اور کہان
ملا تہا۔ اور ہم نے کسوقت کوچ کیا تہا۔ اسوقت
مجہے اسکی باتین سننے سے یہہ خیال پیدا ہوا کہ اگر
ہم شب بہر اس جگہہ قیام کرتے تو یہہ ضرور ہم پر
حملہ کرتا۔ مجہے اسکی لغو باتون پر کبہی غصہ آتا تہا
اور کبہی ہنسی آتی تہی۔ ہم لوگ للّو کی باتین سنتے
چلے جاتے تہے۔ رفتہ رفتہ ایسے مقام پر پہنچے جہان
دو درخت تہے۔ اور مسافر انپر بوسیدہ و کہنہ
پارچہ باندہنا افضل خیال کرتے تہے۔ میرے باپ نے
ان درختون کو دیکہکر ہم سب کو ہشیار کیا۔ کہ یہ
ڈاکوؤن کا بہیل ہے۔ یہ بیان بہت صحیح تہا۔
ڈاکو گہوڑون کو چہوڑکر جمع ہونے لگے۔ حضور
اس جگہہ دیر نکرنا ہمارے واسطے اچہا نتہا۔ مین نے
اپنا رمال اپنی جیب سے نکالا۔ اور میرے
باپ نے جو مستعد و آمادہ کہڑا ہوا تہا۔ اوسیوقت
جہرنی دی۔ مین نے فوراً اپنا رمال للّو کی
گردن مین ڈالدیا۔ اور مہلک جہٹکا دینے کے
قبل مین نے اُسکے کان مین کہا۔ او یاوہ گو پہچان
کہ مین کون ہون۔ مین وہی امیر علی ٹہگ ہون جسنے
اپنا منہ رومال سے باندہا تہا۔ تیرے واسطے ملک
الموت بنا ہوا کہڑا ہون۔ مین نے اسیوقت تیرے
قتل کرنیکی قسم کہائی تہی لہذا اسے انجام کو پہنچاتا
ہون۔ گیارہ ڈاکوؤنکا رمال نے کام تمام
کیا باقی تلوار سے قتل ہوئے اگر ہم اسجگہہ ذرا بہی
غفلت کرتے تو یہہ لوگ ہم پر حملہ کرتے اور بہت سے
ٹہگ انکے شکار بنجاتے اور بہت سے بہاگ جاتے
لیکن میرے باپ کی تجربہ کاری اور صائب عقل
نے ہمین فتحمند کیا۔ ہم نے نعشونکو اسی جنگل مین
پہینکدیا۔ اور اپنی اقبال مندی و خوش نصیبی
پر بہت خوش ہوئے اور لوٹکا مال بہی کافی ہاتہہ
آیا۔ کیونکہ جسوقت ہمنے ٹٹوؤن پر سے مال اُتارکر
ایکجا فراہم کیا ہے۔ تو تیرہ ہزار روپیہ نقد تہا۔
اور اسقدر قیمت کا زر و جواہر تہا۔ ہم وہان سے
آگے بڑہے۔ اور سیورہ کے قریب پہنچے تو ایک
یورپین ہمین ملا۔ جو سفر کر رہا تہا۔ ہمنے مطلق
خوف نکیا۔ اور اسکے شامل ہوگئے۔ اس خیال
سے کہ بہت سے مسافر اس انگریز کے ہمراہ اپنی
حفاظت کی غرض سے شریک ہوجاوینگے۔

اور ہم کسی پہلو سے انکو علیحدہ کرلین گے۔
چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ ہم نے اس خیال سے کہ ہمارے
مجمع کثیر کو دیکھکر صاحب بہادر کسی قسم کا شبہہ
نکرین۔ اپنی جماعت کو دو حصوں مین تقسیم کیا
ایک گروہ میرے باپ کی ماتحتی مین تہا۔ دوسرا
گنیش کی۔ مسافر اس انگریز کے ساتھ ہر طرح
سے محفوظ تھے۔ نہ چورونکا کھٹکا نہ راہزنونکا
خطر۔ اِلا کہانے پینے کی کمال تکلیف تہی۔ اس لئے
ہم نے انسے محبت پیدا کی۔ اور اپنے شامل کرنیکی
ترغیب دی۔ اور فریب آمیز باتون سے بخوبی
اطمینان دیا۔ مین اب اپنے بیان کو زیادہ
طول ندونگا۔ صرف اسقدر کہنا کافی ہے۔
کہ چند منزل کے بعد مسافرون کا بہت بڑا
گروہ ہمارے شامل ہوگیا۔ اور سڑک اعظم کو
چہوڑکر پگڈنڈی کا راستہ اختیار کرکر جنگل
و پہاڑیون کو طے کرتے ہوئے چلے شکارپور کے
قریب بہیل قرار دیا۔ اُنیس آدمی اور اور کچہہ
عورتین اور کچہہ بچے وہان قتل ہوئے۔ اور
ایک گہری قبر مین دفن ہوئے۔ یہ مقام ویران
بالکل سنسان تہا۔ رات کا وقت تہا چودہوین
رات کا چاند بڑے آن بان سے اُفق آسمان پر
جلوہ نما تہا۔ مین نے ایک بچے کو قتل عام سے
بچایا تہا۔ میرا مخالف گنیش وہان موجود تہا۔

یہہ بچہ قوم ہنود سے تہا۔ اور یہ ارادہ تہا کہ
اسکو مسلمان کرکر اپنا فرزند بناؤنگا اور اسی سے
مجھکو بہشت نصیب ہوگی۔ جبکہ اسکی مان مرگئی
تو یہہ بچہ اسکی چہاتی سے ایسا چمٹا۔ کہ مین اسکے
علیحدہ کرنے مین مجبور ہوا۔ کبہی روتا تہا۔ کبہی
چینختا تہا۔ اور جب مین اسکے علیحدہ کرنے کی
غرض سے اسکے پاس جاتا تہا۔ تو گالیان دیتا
تہا۔ لاتین مارتا تہا۔ اور کاٹتا تہا۔ مین نے
اپنے دل مین خیال کیا کہ جب وقت یہ نعش دفن
ہوجائیگی۔ اور اس بچہ کو نظر نہ آئیگی تو خودبخود
خاموش ہوجائیگا۔ لیکن صاحب میری یہ تدبیر
بہی راست نہ آئی وہ اور زیادہ بے چین ہوا
اور کسی پہلو سے نہ سنبہلا۔ نہ تسلی دلاسے سے
خاموش ہوتا تہا۔ اور نہ ڈرانے دہمکانے سے
خوف کہاتا تہا برا بہلا کہتا تہا۔ اور تہوکتا تہا
آخر مین نے اسکو گود مین اُٹہا لیا۔ اس نے میرے
مُنہ پر تہوکدیا۔ اور میرا کان دانتون سے چبا ڈالا
کہ اس تکلیف کی برداشت نکرسکا۔ اور خون
بہنے لگا۔ مین نے غضبناک ہوکر جو فعل کیا اس کی
حقیقت آپکے سامنے کیا بیان کرون۔ میری
تمام زندگی کے زمانہ مین یہ فعل سب سے زبون
تہا۔ جو کچہہ مین نے کیا وہ سب دیوانگی کی حالت
مین۔ جسکو یاد کرکر کف افسوس ملتا ہون۔

**مصنف**۔ امیر علی مین خیال کرتا ہون۔ کہ تمنے اوسکو مار ڈالا ہوگا۔

**مین**۔ ہان صاحب مین نے اسکو قتل کیا۔ مین اسوقت بالکل بے حواس تہا یہہ کام میرا نہ تہا بلکہ شیطان کا تہا۔ جو مجہپر اسوقت ہر طرح سے غالب تہا

**مصنف**۔ امیر علی نے اسقدر بیان کر کے اپنی آنکہین بند کر لین اور وہ از خود رفتہ ہو گیا۔ پہر کچہہ اور بیان کرنا چاہتا تہا۔ لیکن منع کیا کہ اس دردناک بیان کو رہنے دو اور تہوڑی دیر توقف کرو

**مین**۔ کیقدر توقف کے بعد۔ واقعی میری یہہ حرکت مجنونانہ تہی ایک ٹہگ کے سوائے جو میرا گہوڑا پکڑے ہوئے تہا دوسرا شخص موجود نتہا وہ بہی اسوقت میرے اس نالایق فعل کو دیکہکر بیہوش ہو گیا۔ اور جب افاقہ ہوا تو چیخنے لگا مین نے اسکو خاموش کیا۔ اور اوس بچہ کی نعش کو اسی جگہہ چہوڑکر اور گہوڑے پر سوار ہوکر اپنے گروہ مین پہنچ گیا۔

صاحب میرا یہہ فعل اس قابل تہا کہ مین حبس دوام بعبور دریائے شور یا پہانسی پانیکا مستحق تہا مگر یہہ بہی میری قسمت مین نہ تہا۔ وہان تو میرے حصہ کی موت کو موت آچکی تہی پہر اسکا جابر نتیجہ کسطرح مجہپر دراز ہوتا۔ تیسرے روز جب ہم چلے جاتے تہے کچہہ سوارونکو ہمنے اپنے عقب مین آتے ہوئے دیکہا جس سے ہمین خوف پیدا ہوا مبادا یہہ سوار ہمارے تعاقب مین نہ آتے ہون۔ مین نے اپنے ٹہگون کو ایک جا جمع کیا اونکی صورت پر خوف وہراس بخوبی دکہلائی دیتا تہا۔ مین نے کہا بہائیو ہوشیار ہو جاؤ۔ اگر یہہ لوگ مخالفت کرین تو کچہہ تعجب نہین ہے۔ جنکی تعداد چالیس سے زیادہ نہین ہے۔ مین آپ کے سامنے صحیح بیان کرتا ہون اگر مین اپنے گروہ کا سردار نہوتا۔ تو میرے ہمراہی سب بہاگ جاتے۔ لیکن مین نے اطمینان دیا۔ اور کہا کچہہ خوف نکرو۔ یہہ سامنے جو گاؤن دکہلائی دیتا ہے۔ یہان کا پٹیل ہمارا خیر خواہ اور سچا محسن ہے۔ ہماری امداد کریگا۔ اور ہم بہت جلد وہان پہنچ سکتے ہین۔ مرد بنے رہو بہادری سے کام لو۔ نامردی کا جامہ نہ پہنو۔ پس جو جو بہادر ہین وہ میرے شریک ہو جائین۔ ہم ان شیطانی بچون کو روکتے ہین۔ اور جو اشخاص بندوق اپنے پاس رکہتے ہین وہ دور سے نشانہ بنائین۔ میرے خیال مین یہہ لوگ پنڈاری ہین۔ جو نہایت ہی بزدل ہوتے ہین اگر تم ذرا بہی مستعدی سے کام لوگے۔ اور اپنے اوسان درست رکہوگے۔ تو وہ لوگ جو تمہارے مقابل ہونگے تہوڑے ہی عرصہ مین خاک و

فوج مین لٹھیرے جیسے نظر آئینگے۔ خوش
قسمتی سے وہ راستہ تنگ تہا۔ اور دونون
طرف خاردار جہاڑیان تہین۔ جب وہ اسقدر
قریب آگئے کہ ہم انسے باتین کرسکین تو مین
نے کہا کہ تم کون ہو اور کہان جاتے ہو۔ تم ہمارے
حبیب ہو۔ یا رقیب۔ اگر دوست ہو تو جہان
جانا چاہتے ہو خوشی سے چلے جاؤ اور اگر مخالفت کی
غرض سے آتے ہو۔ تو خبردار قدم آگے نہ بڑہانا۔
اگر اپنی خیر چاہتے تو واپس چلے جاؤ۔ لیکن صاحب
انکے افسر نے آگے بڑہکر کہا کہ تمہارا سردار کون
شخص ہے مین اس سے باتین کرنا چاہتا ہون۔

**مین**۔ مین ہی سردار ہون۔ تم تنہا میرے سامنے
آؤ۔ مین تمہین جواب کافی دونگا۔ اور اگر
بلوے کے ارادہ سے مجھے تنہا بلاتے ہو اور تمہارے
آدمیون سے کوئی بہی آگے بڑہا۔ تو دیکہو میرا
یہ گروہ جو دونالی بندوق بہرے ہوئے
لیس کہڑا ہے۔ تمہارے بہت سے آدمیونکو
عدم کا راستہ دکہلائیگا۔ وہ افسر تنہا آگے
بڑہا۔ اور مین نے اپنے ہمراہیون سے کہا۔
جو قت تم ذرا بہی بدگمانی دیکہو تو میرا مطلق
خیال نکرنا اور فیر ضرور کرنا۔

**افسر**۔ جمعدار صاحب آپکو ہمارے سرکار نے
بلایا ہے یہ اس امر کو تمہارا دل بخوبی جانتا ہوگا
کہ کیون بلایا ہے۔ بہتر اور مناسب یہی ہے
کہ تم میرے ہمراہ چلو۔ وہان تمکو کسیقدر جرمانہ
ادا کرنا پڑیگا۔ مین قسمیہ کہتا ہون بعد مین
تم رہا کردیئے جاؤ گے اور کوئی باز پرس نہوگی

**مین**۔ مین نہ تمکو جانتا ہون۔ نہ تمہارے نباکر
کو پہچانتا ہون۔ جرمانہ ادا کرنیکی خوب کہی۔
مین تم جیسے آوارہ پنڈاریون پر تبرا بہیجتا ہون
اور قہقہہ لگاتا ہون۔ مین بخوشی کبہی تمہارے
ہمراہ نہ چلونگا۔ اگر مرد میدان ہو تو جوہر شجاعت
دکہاؤ۔ اور سر میدان گرفتار کرکے لیجاؤ یہ
بیہودگی کو چہوڑ دو۔ ہوش مین آؤ جو لغو باتین
نہ بناؤ۔ اور جس بیوقوف نے تمہین بہیجا ہے
اس سے جا کر کہو۔ کہ اب تک کوئی شخص ایسا
پیدا نہین ہوا ہے کہ امیر علی کو جب تک وہ مسلح
ہے یا چند بہادر میدان شجاعت کے غیر اس کے
ہمراہ ہین۔ گرفتار کر سکے تمکو ایسی باتین کہتے ہوئے
شرم نہین آتی۔

صاحب اس احمق نے کوئی جواب ندیا۔ اور
اپنا گہوڑا بڑہا کر جہپٹ تلوار سے حملہ کیا کمبخت نے
یہ بہی خیال نکیا کہ مین ایسے شخص پر حملہ کرتا
ہون۔ جسنے اس فن مین کبہی شکست نہین
پائی۔ صاحب پہر کیا تہا۔ مینے چند وار
روک کر جو جنیو کا ہاتہہ مارا تو سـ

یکے را دو کرد و دو را چار کرد

وہ مع گھوڑے زمین پر گر گیا۔ میرے ہمراہیون نے نعرہ کر کر بندوقین چلائین جس سے ایک سوار اور گھوڑا اور مرا۔ اگر میرے وہ ہمراہی جو جیتپور کے کمپ مین موجود تہے۔ اسوقت ہوتے تو مین ضرور انپر حملہ کرتا۔ اور فتحیاب ہوتا۔ افسوس مین اکیلا کیا کر سکتا تہا وہ لوگ اپنے سردار اور ایک سوار کے مارے جانے سے اسی مقام پر رک گئے۔ اور ہم آہستہ آہستہ وہان سے چلدیئے وہ لوگ بہی ہمارے عقب مین گولی کے نشانہ سے بچتے ہوئے چلے آتے تھے۔ اس غرض سے کہ جب میدان صاف نظر آئیگا تو ہمپر حملہ کرینگے۔ رفتہ رفتہ ہم اس گاؤن کے قریب پہنچے جسکا پتہ ونشان وپٹیل سے ملاقات ہونا اپنے ہمراہیونکو بتاتا تہا۔ ہم نے گاؤن کے اندر داخل ہونے کی بہت کوشش کی۔ لیکن کامیاب نہ ہوئے۔ یہان میدان صاف تہا۔ اس لئے غنیم نے ہمپر حملہ کیا۔ اور میرے ہمراہی کچھ بہاگ کر گاؤن مین داخل ہوگئے۔ اور کچھ بہاگنے کو تہے مین نے باواز بلند کہا۔ بہائیون کمرہمت چست باندہو۔ اگر ہم باہمی اتفاق سے اپنے گروہ کی بنیاد مضبوط بنائے رکہینگے۔ ہمکو کبہی زیان نہ پہنچے گا۔ اور اگر سب متفرق ہوکر علیحدہ ہو جائینگے تو جان

مال دونونکا خوف ہے۔ دیکہو وہ غل وشور مچاتے چلے آتے ہین۔ سنبہلو سنبہلو۔ اگر موت ہی آگئی ہے تو کسی مقام پر بہی جان نہین بچ سکتی اور اگر زندگی ہے تو کوئی قتل نہین کرسکتا۔ یہ پہر نامردی کو کام مین لانا۔ اور بہاگنا کونسی دانائی ہے میری اس گفتگو سے بہادرونکی رگون مین خون جوانمردی جوش مارنے لگا۔ اور دشمن کے مقابلہ پر کہڑے ہوگئے۔ اور بہت سے رو بفرار لائے آخر ہمنے انکا مقابلہ کیا۔ تین آدمی گروہ مخالف سے قتل ہوئے۔ ایک آدمی ہمارا مارا گیا۔ ایک برچہی سے چہد گیا۔ ایک زخمی ہوا۔ اس سے میرے ہمراہیون کا جی چہوٹ گیا۔ جو لوگ گاؤن مین داخل ہو چکے تہے۔ انکا سردار محمد اسمعیل تہا۔ ہم بہاگنے ہی کو تہے کہ میرا بڈہا باپ محمد اسمٰعیل بہت سے سوارون کو ہمراہ لیکر گاؤن کے دوسرے دروازہ سے اپنی وضع بدلکر نکلا۔ اسکی صورت دیکہکر ہمارا غنیم علیحدہ ہو گیا اور ہم بآسانی گاؤن مین پہنچ گئے۔ یہ لوگ گاؤنکے ہر چہار طرف ہماری تلاش مین پہرتے رہے۔ اور دوپہر تک انتظار کیا۔ جب ہم مین سے کوئی بہی باہر نہ نکلا۔ تو مجبور ہوکر واپس چلے گئے۔ مگر یہان کے پٹیل کو اس پناہ دہی کا معاوضہ بہت زیادہ دینا لازمی آیا۔ کیونکہ پٹیل نے گاؤن کے دروازے بند کر دیئے

اور کہاکہ جب تک ایکہزار روپیہ اد انکرو گے یہان سے ایک قدم نہین اُٹہا سکتے۔ یہ امر میری رائے کے خلاف تہا۔ لہذا غصہ کیحالت مین مین نے ارادہ کیا۔ اس گاؤن کو پنڈاریون کے طرز و طریقہ پر غارت کردون مین اپنے اس ارادہ مین بہت آسانی سے کامیاب ہوسکتا تہا۔ مگر میرے بوڑہے باپ محمد اسمٰعیل نے روکا۔ اور کہاکہ یہہ امر بالکل آئین مروت کے خلاف ہے۔ اور آیندہ کوئی شخص پناہ دینے کا نام نہ لیگا۔ اپنے دل مین انصاف کرو مناسب یہ ہی ہے کہ جسقدر روپیہ پٹیل طلب کرتا ہے ادا کردو۔ پس ہم روپیہ ادا کرکے شام کیوقت اس گاؤن سے باہر نکلے۔ تو یہہ ارادہ ہوا۔ کہ بہت جلد دو تین منزلین طے کرلو تاکہ ہمارا غنیم ہمارا تعقب نکر سکے۔ گو اس معرکہ کی بہت دور تک شہرت ہوگئی تہی۔ لیکن ہم سے کسی مقام پر روک ٹوک نہین ہوئی۔ بعد مین ہم نے سُنا کہ ٹہاکر کو جسوقت اپنے گروہ کا شکست کہانا دریافت ہوا۔ تو نہایت رنجیدہ ہوا۔ اور ان لوگون کو بکقلم برخاست کردیا (واقعی وہ بُزدل اور پست ہمت آدمی اسی قابل تہے) اور آیندہ عہد کیا کہ جس مقام پر ٹہگونکو دیکہونگا۔ زندہ نچہوڑونگا اس نے اس قول کو جہانتک اسکے امکان مین تہا پورا کیا۔ مگر ہم ہمیشہ اس پر قہقہہ لگاتے رہے۔

صاحب جس مقام پر ہمنے مسافرونکو قتل کیا تہا وہان چرواہونکا گذر ہوا۔ اُنہون نے اس بچے کی نعش کو دیکہا اور وہان کے مجسٹریٹ سے اطلاع کی غالباً تحقیقات ہوئی ہوگی۔ اور اور نعشین بہی برآمد ہوئی ہون۔ اِلّا ہمارا حال کسیکو معلوم نہین ہوا۔ گنیش بہی خوش قسمت رہا۔ اور اُس نے مسافرون کی ایک بڑی جماعت کو فریب دیا۔ جس مین ایک جمعدار تہا۔ جسکے ایک ہاتہہ ندارد تہا۔ اور معہ بال بچو نکے سفر کر رہا تہا۔ یہہ تو حضور کو معلوم ہے کہ ہم ایسے آدمی کو جسکا کوئی عضو بیکار ہوگیا ہو۔ اپنی آسامی بنانا یا اُسے قتل کرنا جائز نہین سمجہتے۔ لیکن گنیش کی بابت جو کچہہ کیفیت مین نے سنی ہے مین اسکا بیان آپ کے سامنے بیان کرتا ہون۔

**گنیش**۔ میر صاحب اس جمعدار کے قتل کرنیکے بارہ مین میرے بہت سے ہمراہی مانع آئے۔ اور کہاکہ اسکا ایک بازو بالکل نہین ہے۔ یہ قربانی کے قابل نہین ہے۔ اور بہوانی اس کو قبول نکریگی۔ مین نے جواب دیا۔ واقعی اسوقت اسکی وہ ہی حالت ہے۔ جو تم بیان کررہے ہو۔ لیکن یہ شخص مان کے پیٹ سے اس طرح پیدا نہین ہوا۔ اگر قدرتی اسی صورت سے جیساکہ آپ دیکہتے ہین ہوتا۔ تو ہم کبہی اس کو

قو ہانی کے قابل تصور نکرتے - یہہ تو اُس کے
اعمالون کی سزا ہے - جسوقت عاقبت مین انکے
فعلون کا حساب لیا جاویگا - اسوقت اسکے
دونون ہاتہہ ضرور موجود ہونگے - لہذا اب اسکو
اس مصیبت و تکلیف سے ہی نجات دینا واجب
ہے - دوسرے امیر علی کے سامنے کیا منہ دکہائین
گے - اور خالی ہاتہہ کیونکر جائینگے بڑی بحث و
بحث کے بعد یہ معاملہ طے ہوا - لیکن اس جمعدار
کے قتل پر پہر بہی کوئی راضی نہین ہوا - اور نہ
کسی نے ہاتہہ لگایا - اسکو خاص مین نے قتل کیا
اور خود ہی دفن کیا - باقی لوگونکا اور دن نے
کام تمام کیا - لیکن مجھے کمال افسوس ہوا - اس
مقتول جمعدار کے دو حقیقی لڑکیان تہین جنہون
نے اس باغ ہستی مین کچہہ بہی نہ دیکہا تہا - اگرچہ
میرے دو ہمراہی انکو اپنی زوجیت مین لانا بہت
خوشی سے پسند کرتے تہے - مگر انہون نے منظور
نہین کیا ہائے غضب وہ بہی قتل کردی گئین -
صاحب جسوقت ہم ساگر پہنچے مین تو گنیش بہی
ہمارے شامل ہوگیا - اور آیندہ کا ہمین فکر ہوا
کہ اب کس طرف چلنا مناسب ہے - لہذا انجمن
مشورت قرار دی گئی اور شگون لئے گئے -
جو شمالی حد برآمد ہوئی - ہم سڑک اعظم کو چہوڑ کر
- - - کیجانب روانہ ہوئے - اور محمد اسمٰعیل

سید ہاجارون چلا گیا - اور ہمارا گروہ دو حصون
مین تقسیم ہوگیا جو ایک منزل کے فاصلہ سے رہتے
تہے - اگر ہم سب شریک ہوکر سفر کرتے - تو شبہ
کی حالت مین گرفتار ہوجاتے - کیونکہ یہ ملک
اب انگریزون کے قبضہ مین تہا - اور ٹھگونکی
ملند ہاڑ کا چرچا بہت ہی پہیلا ہوا تہا - اسیوجہ
سے ہر ایک مقام پر ہمسے سوالات زیادہ کئے
جاتے تہے - ہم کبہی خوف دیکر اور کبہی رشوت دیکر
اپنا کام نکال لیتے تہے گو ہمکو اس گرد و نواح مین
معقول فائدہ نہین ہوا - لیکن کوئی دن ایسا
نگذرتا تہا - کہ ایکدو مسافر ہمارا شکار نبنتا ہو
اب مین اس دردناک داستان کو آپ کے سامنے
بیان کرتا ہون - جسکی یاد مین کبہی فراموش نہین
کرسکتا - ریاست ہلکر مین جو اکلہرہ گاؤن ہے
وہان میرے سوتہیا اُن نے مجہسے بیان کیا کہ
ہم نے چند مسافرون کا پتہ لگایا ہے - جو چند
کوس کے فاصلہ پر ایک گاؤن مین جانیوالے
ہین انکو ٹھگون و ڈاکوؤنکا خوف راستہ
مین بتایا ہے اس لئے انہون نے ہمارے ہمراہ سفر
کرنیکی خواہش کی ہے اور انکو پورا اطمینان
ہوگیا ہے - پس ہمنے یہہ ہی جواب دیدیا ہے
کہ تم ہمارے سردار سے اپنی التجا کرو شاید
وہ منظور کرلین ورنہ ہم مجبور ہین - لہذا

شام کے وقت کچھ مسافر آپ کے پاس آئینگے۔ آپ بہی جملہ باتین طے کرلین۔

صاحب آفتاب کے غروب ہونیکے قبل ایک سو تہیادہ آدمیونکو اپنے ہمراہ میرے پاس لایا اور مین اخلاق و محبت و الفت سے پیش آیا اور مین نے مثل اپنے سوبہیا ڈن کے ٹہگون وغیرہ کا خوف اونکو دلایا۔

ایک (خوفزدہ ہوکر) مین نے آجتک کوئی ٹہگ نہین دیکہا ہے اور نہ اس علاقہ مین ہے۔ مگر اس مین کوئی شبہہ نہین ہے۔ ٹہگ اس علاقہ مین آتے جاتے ضرور ہین میرے حقیقی خسر کے وہی لوگ قاتل ہین۔

مین۔ بہائی اسکی حقیقت بیان کرو۔ یہہ واقعہ کیونکر ہوا۔ کیا اسکا مفصل حال تمہین معلوم ہے

مسافر۔ (نو وارد) مین اس زمانہ مین بچہ تہا۔ جو کچھہ مین نے لوگون کی زبانی سنا ہے وہ معلوم ہے گاؤن کے بزرگ اس حال سے بخوبی واقف ہین اور اس داستان کو بڑی دلچسپی اور تاسف سے بیان کرتے ہین۔ مین تمہاری اپنے منہ بولے خسر سے ملاقات کرا دونگا اور مین یہہ بہی اُمید کرتا ہون کہ وہ بہت خوشی سے اس داستان کو بیان کرینگے۔ جس سے آپکی طبیعت پہڑک جائے گی۔

صاحب ٹہگون کے حالات اور اونکے واقعات سے مجہسے زیادہ کون واقف ہوگا۔ لیکن مین نہین خیال کرسکتا۔ کہ خود بخود میری طبیعت ان واقعات کے سننے کی طرف اسقدر کیون راغب ہوائی۔ جس کا مجہے کمال اشتیاق تہا۔ غرض کہ مین اُس آدمی کے ہمراہ اوسکے گہر گیا۔ اور مصمم ارادہ کرلیا۔ کہ اسکے خسر کی زبانی اس داستان کو سنونگا۔ اس امر کی مجہے خبر نہ تہی کہ مین جس شخص کے ہمراہ جاتا ہون میرا حقیقی بہنوئی ہے۔ آفتاب غروب ہونیوالا تہا۔ چوپائے جنگل سے واپس آرہے تہے۔ اور سفاک اسقدر اُڑ رہی تہی۔ کہ ایک ملگہ سا اور غلیظ ابر نظر آتا تہا۔ غل و شور بہی بہت تہا۔ فصیل بہی مشکل سے نظر آتی تہی۔ لیکن مین آگے ہی بڑہا چلا جاتا تہا۔ اور جس گلی کوچہ سے گزرتا تہا مجہے یہہ خیال ہوتا تہا کہ مین کبہی اس راستہ سے گزرا ہون۔ بعض بعض کے نام بہی جانتا تہا۔ خاص اس مقام کو جہان تکیہ تہا اور اوسکے گرد ایک چہوٹا سا باغیچہ تہا اور وہان فقیر بیٹہا ہوا تہا اس مقام کو اور اس سائین کو دیکہکر مین عرض نہین کرسکتا جو کچھہ میری طبیعت کی کیفیت ہوئی۔ اور اس قسم کی کشش ہوئی تہی کہ یہ کوئی دوست قدیم یا بزرگ ندیم ہے۔ لیکن زمانہ کی ناہنجاری اور دور کی نابکاری نے اسکی مہربانیان اور اسکے سلوک میرے دل سے بہلا دئے۔ مین نے

خواہش کی کہ اس فقیر سے کچھ گفتگو کرون - اور حرف مطلب زبان پر لاؤن - یکایک میرے خیالات نے مجھے ہوشیار کیا کہ دیکھہ صریح غلطی کرتا ہے - تو بیان کر چکا ہے کہ مین کبھی اس گاؤن مین نہین آیا ہون - اب جو اسکے خلاف کریگا تو پشیمانی اٹھائیگا شبہہ کی حالت مین گرفتار ہو جائیگا - اور بنا بنایا کام تیرے ہاتھہ سے نکل جائیگا - غرض کہ مین شہر مین داخل ہوا - بازار - چھوٹی مسجد - کوتوالی - مہادیوجی کا مندر - جنکو مین بخوبی جانتا تھا نظر آئے جب مین ایک مکان کے قریب سے گزرا تو میرا دل بہت ہی خوش ہوا - گو کوئی نئی بات قابل دید نہ تھی لیکن مجھے یہہ خیال ہوا کہ مین کسی عرصہ تک اس مکان مین رہا ہون - اسپر بھی مین خاموش رہا - میرے ہمراہی نے میرے تعجب اور حیرت کو اسوقت نہین دیکھا جو میری صورت سے ہویدا تھا - اب مین اپنے ہمراہی جدید کے گھر پہنچا اور وہ مجھے بٹھا کر اپنے خسر کو بلانے گیا - جسوقت وہ ضعیف شخص جسکے چہرہ پر جھریان پڑی ہوئی تھین - صورت تبدیل ہو گئی تھی پھر بھی مین نام لیکر آواز دینا چاہتا تھا - کہ میرے پیارے رحیم خان آؤ - لیکن میرے دوست نے جسکے مین ہمراہ آیا تھا - اسکا نام فتح محمد ظاہر کیا - مجھے مجبوراً خاموش ہونا پڑا - اور اپنا خیال غلط تصور ہوا - کہ کبھی خواب مین اس آدمی کو دیکھا ہوگا یا آوارہ گردی کے زمانہ مین کسی وقت دوچار روز یہان قیام رہا ہوگا - کچھ گفتگو کے سلسلہ کے بعد میرے نئے دوست نے اس ضعیف شخص سے میری خواہش اور میری تمنا اسکے سامنے بیان کی اور کہا کہ مہربانی سے پیرخان والی داستان مفصل بیان کیجیے -

## باب تینتالیسوان ۴۳

جسوقت اس ضعیف آدمی نے میری مدارات سے فرصت پائی - تو اس لڑکی کے والدین کی دردناک کہانی جسکو اس نے مبتنے کیا تھا بیان کرنی شروع کی - جو میرے نئے دوست کے بیان سے کسیقدر خلاف تھا - اور اس بیان سے ٹھگونکی کامیابی کا بہت بڑا حصہ پایا جاتا تھا - جو مجھے ہر وقت تعجب و حیرت مین ڈالتا تھا - اور مجھے ان لوگون کی جستجو ہوئی - کہ وہ افسر ایسا الجھا ہوا کون تھا مین نے خیال کیا کہ مین اس واقعہ کی کیفیت اپنے بوڑھے باپ سے دریافت کرونگا - اور شاید اس لڑکے کی کوئی خبر مجھے ملے - اور کچھ تعجب نہین ہے کہ وہ لڑکا ہمارے ہی گروہ مین شامل ہو - یا مین ہی ہون - مگر یہہ خیال ایسا تھا جسکا اثر آیندہ میری طبیعت پر مطلق نہ رہا - مین نے اس بوڑھے

(جسکا نام فتح محمد تہا) دریافت کیا۔ آپ نے اس لڑکے کو آیندہ دیکہا یا نہین۔ اور اسکا کچہہ حال سنا یا نہین۔

**فتح محمد**۔ نہین مین نے کبہی نہین دیکہا اگر وہ بچہ زندہ ہوگا۔ تو اسوقت قریب قریب تمہاری عمر کے برابر ہوگا۔ ہوا کے جہوکے سے جو چراغ کی روشنی کا عکس میرے چہرے پر پڑا تو میرے خط و خال کو دیکہکر فتح محمد چونکا اور کہنے لگا کہ مین نے اس صورت و شکل کو کبہی پہلے دیکہا ہے اور میرا دل شہادت دیتا ہے کہ تم ہی اس مقتول کے بیٹے ہو راست راست بیان کرنا۔

صاحب اسکی محبتانہ باتین اور اسکا بغور دیکہنا اور میرے خیالات اور کچہہ کچہہ میری یاد اور ظاہری اسباب بخوبی ظاہر کر رہے تہے کہ مین یوسف خان کا لخت جگر ہون۔ میرا ارادہ ہوا کہ اپنے کو ظاہر کرون۔ کاش اگر مین ایسا کرتا تو کیا اچہا ہوتا بیگناہون کے خون کرنے سے نجات پاتا۔ لیکن تقدیر سے مجبوری ہے۔

۵

مقدر کا لکہا مٹا ہے کسیکا

فطرت اور میری مکار طبیعت نے فوراً میرے خیال کو تبدیل کر دیا۔ اور مین نے لاپروا ہی سے جواب دیا۔ آپکا خیال غلط ہے میرا باپ اب تک زندہ ہے گو میری مان مر گئی جس کی مجہے یاد نہین۔ ہم قوم کے سید ہین۔ اور بہت دور کے رہنے والے ہین آپ اپنے مقتول دوست کو یہان بتلاتے ہین۔

**فتح محمد**۔ (مایوس ہوکر) میرے غلط خیال کو معاف کیجئے۔ میری ضعیفی کی وجہ سے میری بینائی نے غلطی کی ہو (میرے نئے رفیق سے مخاطب ہوکر) بیٹا بغور دیکہو تو سہی کہ ہمارے مہمان کی صورت و شباہت تمہاری بیوی سے کسقدر ملتی ہے۔

**رفیق**۔ میرے بزرگ بزرگ مین بڑی دیر سے متحیر ہون اور سخت تعجب مین ہون کہ حضرت کی شباہت اسقدر کیون ملتی ہے۔ مین اول ہی وقت دیکہتے ہی متعجب ہوا تہا۔ لیکن اب معلوم ہوا۔ کہ وہ خیال غلط تہا خالی وہم ہی وہم تہا۔

**مین**۔ اے پیارے شفق تمنے مجہہ سے بیان کیا تہا کہ ہمارے یہان ایک سکہ خاص صفت سے موصوف ہے۔ جسپر کسی قسم کا سایہ اثر نہین کر سکتا۔

**رفیق**۔ اسکی صفتون کی جسقدر توصیف کیجائے کم ہے۔ میرے بیان کی صداقت قبلہ و کعبہ سے دریافت کر لیجئے۔ مین نے ہرگز مبالغہ نہین کیا ہے۔

**فتح محمد**۔ میر صاحب سچ یون ہے کہ مین نے صدہا تعویذ و نقش دیکہے لیکن اسکی صفت سے کسی نے بہی مقابلہ نہین کیا۔ اس مین جو جو خوبیان ہین وہ بیان نہین ہو سکتین۔ جس شخص کے گلے مین یہہ سکہ ہوتا ہے

...وہ ہر بلا سے محفوظ رہتا ہے۔ نہ نظر بد کا خوف
...پری و جن و آسیب کا خطرہ نہ کسی بیماری کی ضرر
...حاسد دور بہاگتا ہے۔ کیسا ہی دشمن ہو وہ اوسکی
برکت سے دوست بنجاتا ہے۔

امین۔ واقعی یہ سکہ کیا ہے خدا کی قدرت کا
نمونہ ہے بیش قیمتی اور نادر زمانہ ہے وہ شخص بڑا ہی
خوش قسمت ہے۔ جسکے پاس یہہ حرز جان موجود ہے
میرے ہی ایک بچہ موجود تہا۔ ایک فقیر نے ایک
روز جبکہ مین گہر پر موجود نہ تہا آکر کچہہ سوال کیا۔
میری بیوی نے اسکا سوال پورا نکیا۔ پس اسکی بد دعا
اور نظر بد سے وہ بچہ جسکی عمر پانچ سال کی تہی ہوگیا
جسوقت مین نے اپنے گہر پہنچکر اس واقعہ جگر دوز
سینہ سوز کا حال سُنا تو آپ اندازہ کر سکتے ہین
کہ میری کیا ناگفتہ بہ حالت ہوئی ہوگی۔ بعد مین
کوئی لڑکا پیدا نہین ہوا۔ صرف ایک لڑکی موجود
ہے جسکی ہر طرح سے خبرگیری کیجاتی ہے۔ مین نے
بہت ہی جستجو کی اور روپیہ بہی صرف کیا لیکن کوئی
تعویذ کسی کامل فقیر سے نہین ملا۔ میری لڑکی اکثر بیمار
رہتی ہے۔ اور شب کو پریشان خواب دیکہتی ہے
میری یہہ ہی خواہش ہے۔ کہ ایسا ہی کوئی تعویذ
پر اثر جیسی خوبیان آپنے بیان کی ہین مجہے بہی ملجاوے
رفیق محمد۔ پیدا کنندہ پر بہروسہ رکہو۔ اوس سے
کبہی مایوس نہونا چاہئے۔ انسان کا اعتقاد اور خیال

درست ہونا لازمی ہے۔ پہر وہ ضرور کامیاب
ہوجاتا ہے۔ تمہاری خواہش ضرور پوری ہوگی۔
امین۔ واقعی آپکا ارشاد بجا و درست ہے ضرور
کبہی نہ کبہی میری دعا قبول ہوگی۔

صاحب اسوقت میرا دل خود بخود بہر آیا۔ امین نے
رخصت چاہی لیکن میرے رفیق نے کہا مین بہی
تمہارے ہمراہ چلتا ہون۔ مین نے راستہ مین دریافت
کیا۔ کیا تم اپنے سفر کا سامان درست کرچکے ہو۔
امین۔ کل علی الصباح ہمارے ہمراہ سفر کرنے کیواسطے
تیار رہو گے۔ ہم لوگ آفتاب کے نصف النہار پر پہنچنے
کے قبل سفر کا بہت ساحصہ طے کرلیتے ہین
رفیق۔ مین آپکو بہتکیوقت زیادہ انتظار کرنے کا
موقعہ نہ دونگا۔ کیونکہ کل ہمکو ایک دور و دراز
اور سخت منزل طے کرنی ہے۔

صاحب یہہ کہکر میرا رفیق مجہسے جدا ہوا۔ اور مین خیمہ
مین پہنچکر اپنے بستر خواب پر لیٹ رہا۔ اور اپنے
دل سے مخاطب ہوکر کہا۔ کہ اب مجہے وہ تعویذ ملیگا
جسکی مجہے ایک عرصہ سے تمنا تہی۔ اور میری لڑکی
پہنکر آیندہ ہر بلا سے محفوظ رہیگی۔ اور میری پیاری
بیوی عظیمہ اسکو دیکہکر بہت خوش ہوگی۔ اور نہایت
قدر کریگی۔ اسکے مقابل مین زر و جواہر کو ہیچ سمجہیگی
اسی اُدہیڑبن مین غنودگی کا غلبہ ہوا۔ اور پہر مجہے خبر
نرہی۔ ہان صبح کے وقت جب مین نے اپنے ہمراہیونکے

سفر پر آمادہ ہونے کا فل سنا ہے۔ تو میری
آنکھیں کھلیں اور میں نے اٹھکر اور وضو کرکر نماز
پڑھی۔ اور خیمہ سے باہر آیا اور دیکھا کہ سب لوگ
تیار ہیں۔ لیکن میرا پیارا رفیق موجود نہیں ہے

**لالو۔** (ایک ہنٹوٹ قابل اعتبار تھا) کیا اب ہم
لوگ آگے بڑھیں۔

**میں۔** تھوڑی دیر توقف کرو۔ مجھے اس گاؤں
سے کچھ بنج کی امید ہے۔ جنہوں نے علی الصباح
آنیکا وعدہ کیا تھا مگر دن چڑھتا آتا ہے اس لئے
کسیکو انکے پاس بھیجنا مناسب ہے۔

**لالو۔** جمعدار صاحب وہ کل والے رفیق ہم ضرور
انکا انتظار کرینگے میں ایک آدمی کو بھیجتا ہوں
کہ وہ جلد آجاویں یہہ تو بتائیے۔ کہ وہ کتنے آدمی ہیں

**میں۔** ایک آدمی اور ایک اسکی بیوی تو ضرور
ہیں باقی کی تعداد معلوم نہیں۔ وہ عنقریب
آیا چاہتے ہیں۔

صاحب اس آدمی نے جسکو انکے پاس روانہ کیا
تھا تھوڑے عرصہ میں یہہ خبر دی۔ کہ وہ آگئے
ہیں اور مجھکو گاؤں کے صدر دروازہ پر آتے ہوئے
ملے تھے۔ دو عورتیں ٹٹوؤں پر سوار ہیں ایک پیادہ
اور تین جوان مسلح ہیں۔

**میں۔** بھائی لالو ہنٹوٹوں سے کہدو کہ اگر آج
کوئی اچھا موقع راستہ میں ملگیا۔ (میں آج ہی جھرنی
دونگا۔ ورنہ کل۔

**لالو۔** بہت بہتر۔ لیکن میرے خیال میں آج
ہی یہہ کام کرنا مناسب نہیں ہے کیونکہ شگون سبک
نہیں ہوا۔ اس لئے میں ملتوی کرنا چاہتا ہوں
گو خطرہ کا مقام نہیں ہے تاہم جلدی کرنی نہیں چاہئے

کہ تعجیل کار شیاطین بود

**میں۔** اچھا ہم اپنا کام باقاعدہ کرینگے۔ غروب کے
وقت ہنٹوٹوں کو روانہ کردینگے۔

صاحب اس عرصہ میں ہمارے رفیق کی عورتیں ادھر
پاس پہنچ گئیں۔ معمولی سلام علیک کے بعد ہم انکے
یا وہ ہمارے شریک ہو کر بہت دلجمعی سے اپنی منزل
پر پہنچے راستہ میں کوئی مقام ایسا نہ ملا کہ جو ہاتھ
میں جھرنی دیتا شام کے وقت میرے نئے رفیق
(یا میرے بہنوئی) نے مجھسے کہا کہ آج منزل میں
جنگل سنسان نہ آبادی کا نام و نشان نظر آئیگا۔
ٹھگوں اور ڈاکوؤں کا خوف دل دہلائیگا۔ ہوشیار و
خبردار رہنا اس شب کو سب نے میرے خیمہ میں آرام
کیا۔ میں نے ہر چند کوشش کی کہ اس عورت کا
چہرہ دیکھوں جسکے گلے میں وہ نادر سکہ ہے لیکن
میں اپنے ارادہ میں ناکامیاب رہا۔ خوشی مجھکو یہ
تھی کہ میں کل کسی وقت اس عورت کو قتل کرکر
اس سکہ کو اپنے قبضہ میں لاؤنگا۔ جناب
شاید آپ کو میرے اس خیال پر تعجب ہوگا۔

آپ ہندوستانیون کے خیالات سے واقف نہین
ہین وہ کیسے مکانات مین رہتے ہین ہوا کے کثیف
ہونیکا خیال کبھی انکو نہین ہوتا - بچے کی بیماری
پر کبھی صدقہ اُتارتے ہین - کبھی کسی پیر کی نیاز
قبولتے ہین کبھی نظر بد سمجھتے ہین - کبھی سیان کا
تعویذ تلاش کرتے ہین - کبھی کسی ہمسایہ یا کسی عزیز
کے بچے کے کپڑے جلاتے ہین - رائی و نمک اُتارتے
ہین - چمار - کمہار - کوری وغیرہ وغیرہ کو سیانا سمجھکر
تلاش کرتے ہین - کوئی آسیب بتلاتا ہے - کوئی
سید پیر کا چھیٹا - غرضکہ وہ وہ فعل کرتے ہین جو
ناگفتہ بہ - اگر ان خراب عقائد کی پوری پوری
تشریح کیجائے - تو ان لغویات سے لطف قصہ
خبط و برباد ہو جائیگا - اور ناظرین فسانہ کا دل اُچٹ
جائیگا - بس اسی پر اکتفا کرتا ہون کہ مین نے
کیا بیہودہ کام کیا ہے اسی کے باعث سے اپنے
پر ہزار نفرین بھیجتا ہون - اس گناہ عظیم سے میرے
دامن پر ایسا دھبا لگا ہے - کہ جو قیامت مین ضرور
اپنا رنگ لائیگا - اور جو جو بیہودہ ظلم توڑے گئے ہین
مین انکا سزادار ہون -

**صاحب وکل** - امیر علی کیا درحقیقت تم نے
اس عورت کو صرف ایک سکہ کے حاصل کرنے کی
غرض سے ہلاک کرڈالا -

**مین** - خداوند اقبال تو گزر چکا اور اسکی کیفیت
حضور کے سامنے بیان کرتا ہون - لالو آدھی
رات کے بعد میرے پاس آیا - اور مجھسے دریافت
کیا کہ یہہ بہلیٔ جو میرے ہمراہ ہے اسکو رخصت کیجئے

**مین** - بہائی گوپال - (بہلی کا نام تھا) ضرور جاؤ
دیکھو تھوڑے سے فاصلہ پر ہمارے کام کا جنگل
ملیگا - کوئی اچھا موقعہ دیکھہ لینا - اور اتنی گہری
قبر تیار کرنا - جس مین یہہ نعشین آجائین -

**گوپال** - بہت بہتر - یہہ تو آپکو تحقیق ہے
کہ جنگل ضرور ملیگا - جسطرح سے پچھلی منزل آباد تھی
اسیطرح یہہ غیر آباد ہوگی - مین بنگاہ ایسی جگہہ
بہیل بناؤنگا کہ کسی بہلیٔ نے آجتک ایسی نہ بنائی
ہوگی - اور وہان کوئی شخص خلل انداز نہوگا -

**مین** - واقعی مین نے معتبر شخصون کی زبانی سنا ہے
کہ اس منزل مین آبادی کا نام ونشان نظر نہین آتا

**گوپال** - تو مین اسیوقت روانہ ہوتا ہون -
میرے خیال مین جسقدر نزدیک کوئی جگہہ پسند
کیجاوے اسیقدر بہتر ہے

**مین** - اچھا جاؤ - تمکو اجازت ہے - صاحب
جس وقت شب کے تین حصہ گزر چکے اور صرف ایک
ہی حصہ باقی رہگیا - تو ہم بہی روانہ ہوگئے -
اور اس ویرانہ جنگل مین پہنچے جسکا ذکر مین پہلے
بیان کرچکا ہون - اندھیری رات - ہُو کا مقام -
ہان باد تند کے جہوکے بڑی تیزی سے چل رہے تھے

اور ہمارے گھوڑون کے ٹاپون کی آواز بڑی قوت سے اس چٹیل اور کف دست میدان مین گونج رہی تھی - اسوقت ستارہ سحری بڑی چمک دمک سے روشن تھا اور مین اپنے ہیلی کو بہت غور سے دیکھ رہا تھا - تھوڑے سے فاصلہ پر مجھے ایک مٹرک بیٹھا ہوا نظر آیا - مین نے اپنے محاورہ مین پوچھا - کیون بہائی بہیل مانجھی -

**گوپال** - ہان صاحب مانجھی - سب کام تیار ہے

**مین** - کس قدر فاصلہ پر -

**گوپال** - بہت قریب - یہان سے پچاس قدم کے فاصلہ پر ایک خشک نالہ ہے - اور اس کے برابر دوسرا نالہ اُسکا معاون ہے - وہ جگہہ بہت اچھی ہے - اور وہین بہیل بنائی ہے -

**مین** - تم بڑے ہوشیار ہو - اور تم اپنا کام بہت عمدگی سے انجام دیتے ہو - اب تم میرے قریب رہو - جسوقت مین گھوڑے سے اُترون تم اوسکی عیال پکڑ لینا - مجھے ایک خاص چیز ایسی لینی ہے جس مین مین دوسرے کا اعتبار نہین کرسکتا - یہ کہکر مین نے اپنا گھوڑا روکا - اور تھوڑے عرصہ مین سب لوگ مجھسے مل گئے - مین گھوڑے سے اترا اور اپنے رفیق سے کہا - یہہ مٹرک نہایت خراب ہے - جسنے میرے گھوڑے کو بیکار کردیا - اور ایک نال اُسکا دبا تارہا - اس لئے مین اب پیدل چلونگا - بھلا یہ تو بتاؤ یہہ کنکریلی اور پتھریلی زمین کسقدر فاصلہ تک اور آئیگی -

**خان** - ہان میرا پیارا رفیق - تین میل کے قریب بس ایسا ہی راستہ ہے تھوڑے سے فاصلہ پر ایک خشک نالہ ملیگا - وہان سے دو ڈہائی میل پر ایک گاؤن ہے - پھر راستہ صاف ہے -

صاحب مجھے اسوقت ایک دلکش آواز سُنائی دی وہ یہ تہی - کہ آپ میر صاحب کو میرے ٹٹو پر سوار کرا دیجئے - مین بیٹھے بیٹھے تھک ہی گئی ہون اور ایسی کمزور نہین ہون کہ اسقدر تھوڑا سا راستہ آسانی سے طے نکر سکون - یہہ آواز بالکل میری لڑکی کی آواز سے ملتی تہی - یہ وہ عورت تہی جسکے قتل کا مین نے ارادہ کرلیا تھا - لیکن اسکی شیرین بیانی نے میرے دل پر بخوبی نقش کر دیا تھا کہ یہ عورت ضرور حسین ہے - اور مین اسکے دیکھنے کا بہی مشتاق ہوا - مین نے خان سے کہا - یہہ امر بالکل غیر ممکن ہے کہ تمہاری بیوی پیدل چلے اور مین گھوڑے پر سوار رہون - کیا مین مرد دلیر و توانا ہون - ہتیار باندہتا ہون - کیا اسقدر خفیف راستہ طے کرنے سے تھک جاؤنگا -

**خان** - خیر میر صاحب - آپ کی خوشی - لیکن ہم آپکی مہربانیون کا بدل کسی پہلو سے بہی نہین کرسکتے - یہہ وہ میدان پرخطر ہے جہان اچھے اچھے

بہادرون کا دل کانپتا ہے۔ اب ہم جلد اس نالہ پہ پہنچتے ہین جسپر بہت سے منچلے دلیرونکا خون ہوا ہے۔

صاحب وہ عورت یہ باتین اپنے خاوند کی زبانی سنکر بید کی طرح کانپنے لگی۔ لہذا مین نے منع کیا۔

مین۔ آہستگی سے۔ تمہین عورتونکے سامنے اس قسم کی باتین بناتے ہوئے شرم نہین آتی۔ کیا تم نہین جانتے کہ عورتون کے کیسے نازک خیالات ہوتے اور وہ ایسی باتین سننے کے قابل نہین ہین۔ جبکہ تم ہر طرح سے امن مین ہو۔ پہر ایسی لغو باتین بنانے سے کیا نتیجہ۔ ڈاکو ون یا ٹہگونکا قافلہ ہمپر ہرگز دست درازی نہین کرسکتا۔ اور جسطرح سے ہمنے یہہ مخوف راستہ طے کیا ہے اسیطرح اس نالہ سے بہی گزر جائینگے۔

صاحب یہہ الفاظ میرے منہ سے نکلے ہی تہے کہ کوئی جانور میرے سامنے سے راستہ کاٹ کر گزرا اور مین نے خان سے دریافت کیا کہ یہہ کیا تہا۔

خان۔ کچہہ نہین خرگوش تہا۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ کسی گیدڑ نے اسکا تعاقب کیا ہے۔ اور یہ محفوظ جگہہ تلاش کرتا پہرتا ہے۔

مین خرگوش کا نام سنتے ہی گہبرا گیا۔ اور چہرہ خونکا دورہ بند ہوگیا۔ کیونکہ ٹہگونکے واسطے یہہ نہایت خوفناک شگون ہے اور سخت آفتین پیش آنیکا احتمال ہے) کیا واقعی خرگوش تہا۔ تم نے دیکہا تہا یا قیاس سے بتلاتے ہو۔

خان۔ ہان خرگوش ہی تہا۔ آپ اسقدر متحیر کیون ہین

مین۔ (بے اختیاری کی حالت مین) کیا میرا اسا اپنے درحقیقت کاٹا ہے۔

خان۔ اتفاق سے ایسی صورت پیش آئی۔ پہر اسکا خیال ہی کیا ہے۔

مین۔ کچہہ نہین۔ ہمارے ملک مین اس کو بہت برا خیال کرتے ہین۔ اس وجہ سے میرا خیال کچہہ منتشر ہوگیا۔ یہہ عورتونکی باتین ہین۔

خان۔ کیسے بہادر اور سپاہی آدمی ہو۔ کہ ان لغویات پر خیال کرتے ہو۔ اور اسقدر پریشان ہوتے ہو۔

صاحب مین خاموشی کے ساتہہ آگے بڑہا لیکن وہ اضطراب میری طبیعت مین برابر دورہ کررہا تہا۔ آخر مین نے اپنی طبیعت کو مضبوط بنایا۔ اور ان خیالات کو بالکل بہلا دیا۔ اور میرے ارادے مین کوئی فرق نہ آیا۔ کاش اگر کوئی دوسرا شخص میرے بجائے ہوتا۔ تو فوراً اپنے قصد کو تبدیل کردیتا۔ کیونکہ ٹہگونکا شگونون پر عمل ہے۔ اور اسی بابت انہون نے بہتری باتین اور مختلف روایتین بیان کرتے ہین۔ اور

بھوانی کی نافرمانی سمجھتے ہین۔ اور کہتے ہین کہ فلان شخص نہایت تکلیف سے مرا اور فلان کے جسم مین جانور پڑ گئے۔ مین ان روائیتون کو لغو اور بچون کے ڈرانے کی داستان تصور کرتا تہا۔ اور اس نایاب سکہ کی خواہش نے میرے حالات کو بدل دیا تہا۔ میری طبیعت کو مضبوط بنادیا تہا اور مین بار بار اپنے دل مین کہتا تہا۔ کہ اے امیر علی ان چند آدمیون کو قتل کرنے مین مطلق خوف نہین ہے۔ یکایک ان سب باتون پر مجہے ہنسی آئی۔

لالو (جو میرے بہت قریب تہا) میر صاحب ہنسنے کا کیا باعث اس سفر مین تو کوئی ہنسی دل لگی کی بات بہی نہین ہوئی۔ کیا اس خوشی سے جس کا خیال آپ کے دل مین ہے ہم لوگ بہی واقف ہوسکتے ہین۔ مجہے ایک ایسی بات اسوقت یاد آئی ہتی جس سے دل خوش ہوتا تہا۔ تمہین معلوم ہے میرا حقہ کہان ہے۔

لالو۔ مجہے خبر نہین۔ مگر مین بہت جلد منگواتا ہون صاحب لالو نے میرے ہمراہیون سے جو کسیقدر فاصلہ سے چلے آتے تہے باواز بلند کہا کہ میر صاحب کا حقہ لاؤ۔ یہہ اشارہ تہا فوراً سب خبردار ہوگئے۔ اور بہت جلد میرے قریب پہنچ گئے اور اور اب مین نے جب ہم نالہ پر پہنچے تو مین نے اپنا رومال کہولا اور دیکہا کہ بارہ کہو تو سب اکٹہا

جمع ہوگئے۔ اسوقت مین نے جہرنی نوی۔ سب ایکدم سے مار گئے کسی نے چون وچرا نکی۔ صرف وہ میرا رفیق جو میری قاتل گرفت مین تہا جانکنی کی حالت مین چند لحہ تڑپتا رہا۔ پہر اسکا کام ہی تمام ہوگیا۔ پہر مین اس عورت کے پاس پہنچا۔ اور اس نادر شے کی جستجو کرنے لگا۔ جسکے شوق نے مجہے بالکل اندہا بنا رکہا تہا۔ مین نے اسکی چولی کو پہاڑ ڈالا۔ اور اسکی چہاتی سے جو اسوقت تک گرم ہتی وہ نایاب سکہ برآمد ہوا۔ یہہ سکہ ایک ریشمی ڈوری سے نہایت مضبوطی سے بندہا ہوا اسکے گلا مین پڑا ہوا تہا۔ مین نے پوری قوت سے کام لیا لیکن اس ڈوری کو ذرا بہی جنبش نہوئی مجبوری مین مین نے خنجر سے اس ڈوری کو کاٹ کر اس تعویذ یا سکہ کو اپنے قبضہ مین کیا۔ اور نہایت خوشی سے اپنی پاکٹ مین رکہہ لیا اسوقت سپیدہ سحری چمک رہا تہا۔ مرغان سحر کی چہچہانے کی آواز آتی ہتی۔ آفتاب کی شعاعون کا عکس کیقدر نمودار ہوچکا تہا۔ یکایک میری نظر اس مرحوم عورت کے چہرے پر پڑی۔ جو نہایت خوبصورت ہتی۔ اور اس کی کہلی ہوئی آنکہین صاف طور پر بتلا رہی تہین۔ کہ اسوقت بہی کسی کے دیکہنے کا انتظار ہے شاید مجہ بدنصیب بہائی کے دیکہنے کا اشتیاق ہو۔

با۔۔۔

. . . . . . . افسوس یہہ حسرت دل مین باقی رہی - اور دیکھا بہی تو اوسوقت جب شناخت کی تمیز ہی نرہی کاش اگر مین اسکی صورت ندیکہتا تو مجہے اسقدر فکر کا سامنا ہوتا - اور اسے بہی بہولجاتا - لیکن وہ بہولی صورت ہر وقت پیش نظر رہتی ہے - مین قیامت تک اوسکی یاد فراموش نہین کرسکتا - مین نے اسکی خوبصورتی کی وجہہ سے یہہ خیال کیا کہ اگر لوگہائی اس پاک صورت کو نہ دیکہین تو بہتر ہے - وہ ناحق بُری طرح پیش آئینگے - اور اس نیک سیرت عورت کی مٹی خراب کرینگے - اسلئے مین نے اسکے تمام جسم کو اوسکی چادر سے پوشیدہ کردیا - اور اس جگہہ بیٹہکر لوگہائیون کا انتظار کرنیلگا اتنے مین گوپال لوگہائی میرے پاس آیا اور کہا جمعدار صاحب آپ نے اس نعش کو برہنہ نہین کیا - یہہ چادر دو روپیہ سے کم قیمت کی نہوگی خیر مین اب کپڑے اُتار لیتا ہون -

**مین** - اس خیال خام سے باز آؤ - اور اس باعصمت عورت کا پردہ فاش نکرو - اور اسی طرح دفن کردو - مین دوسری چادر تمہین دیدونگا -

**گوپال** - جو حکم عالی - کیا زیور بہی اسکے پاس نہین ہے

**مین** - چہلا تک اسکی انگلی مین نہین ہے جس طرح سے دیکہتے ہو اسی طرح تم دفن کردو - دیکہو جلد حکمی نکرنا - اچہا ٹہیرو ہم بہی تمہارے ساتہہ چلتے ہین -

صاحب مین انکے ہمراہ گیا - قبر ایک چہوٹے سے نالہ کے درمیان بنائی گئی تہی جو کسیقدر گہری تہی - اور بہت سی بوسیدہ ہڈیان اوسمین سے برآمد ہوئی تہین اور ہماری اسامیونکی نعشین اس مین پڑی ہوئی تہین - اس عورت کی نعش بڑی احتیاط سے دفن کی گئی - مثل اورون کے اسکا سینہ چاک نہین کیا گیا - جب سب کام ہو چکا تو مین اپنے مجمع کے ہمراہ آگے بڑہا - یہہ بہت ہی اچہا ہوا کہ ہم نے بہت جلد فرصت حاصل کرلی - کیونکہ ایک میل کے فاصلہ پر ہمکو مسافرونکا قافلہ اسی طرف آتا ہوا نظر آیا - جو ہماری طرح سے اپنی جماعت کے بہروسہ پر شب کو ہی سفر کر رہے تہے - ہماری انکی صاحب سلامت ہوئی اور راستہ کا حال پوچہا - کہ پانی کتنے فاصلہ پر ملتا ہے - وہ اپنے راستہ پر چلے گئے - اور ہم بہی آگے چلدئیے - اس بنج مین ہمین بہت ہی کم فائدہ ہوا - صرف چالیس روپیہ نقد اور کچہہ پارچہ اور زیور مالیت تخمینًا سو روپیہ کا ہمارے ہاتہہ آیا - لیکن وہ محفوظ سکہ یا تعویذ جو میرے قبضہ مین تہا اور اوسکی اطلاع دوسرون کو نہ تہی - مین اس کو

ہزارون روپیہ سے بہتر سمجھتا تہا - کئی مرتبہ مین نے اس تعویذ کو شوق سے نکالا اور دیکہا اور مجھے یہ بہی خیال ہوا کہ مین نے پیشتر کبہی اسکو دیکہا ہے - لیکن اصل بات مطلق خیال مین نہین آئی - ظاہر مین یہہ سکہ ایک روپیہ سے زیادہ مالیت نہین رکہتا - لیکن اسکے خواص ایسے مین جو باید و شاید - ہزار ہا روپیہ کو بہی ہیچ سمجہنا چاہئیے - اور میری پیاری بیوی عظیمہ تو اسکو دیکہکر اور اسکی خوبی سنکر بہت خوش ہوگی اور اسکی قدر کریگی - اور جب لڑکی کے گلے مین دیکہے گی - اور وہ آرام سے رہے گی تو اسکا دل باغ باغ ہوگا - بلکہ آنکہون مین سکہہ کلیجہ ٹہنڈک ہوگی -

**مصنف** - امیر علی تمکو ابتک بہی کچہہ خیال نہین ہوا - اگر وہ تعویذ پُر اثر ہوتا تو تم اس عورت کو جسکے گلے مین تہا - کیونکر قتل کرتے -

**مین** (نہایت شرمندہ ہوکر) واقعی آپکا فرمانا درست ہے - لیکن مجہہ مین نہ اسقدر عقل و تمیز اسوقت تہی اور نہ اب ہے - اور مین ہندوستانکے حالات آپ کے سامنے پیشتر بیان کرچکا ہون -

**مصنف** - اچہا اپنی داستان بیان کرو -

**مین** - صاحب اسوقت بہت ہی خوشی کیسات مین سفر کر رہا تہا - اور موسم بہی اس قابل تہا - کہ ہم بہ آہستہ اپنا سفر کرتے لیکن کچہہ میرے خیالات تبدیل ہوگئے اور یہ ہی مناسب معلوم ہوا کہ ایک مرتبہ جالون جلد واپس پہنچون مین نے اپنے ہمراہیون سے اپنا ارادہ ظاہر کیا اور انہون نے میری رائے سے اتفاق نہین کیا - مجبور مین نے کہا اچہا اپنے رکہشا کرنیوالے دیوتا تو اور جسطرف شگون رہنمائی کرین چلنا واجب ہے - لیکن قسمت سے شگون اچہے برآمد نہین ہوئے - اسلئے سب کی یہہ رائے ہوئی کہ اب سیدہے راستہ چلے چلو - اور کوئی بہم تلاش نکرو - اور تقدیر جسطرف رہبری کرے وہ ہی راستہ مناسب ہے - قسمت سے اگر کوئی مسافر ہمارا شکار بنجائیگا فبہا - ورنہ اپنے گہر پہنچ جائینگے - یہہ رائے سب نے تسلیم کی - اور سکر بہت چست کر کر روانہ ہوئے اور رفتہ رفتہ ہم قصبہ ناد مین جو بندیل کہنڈکے علاقہ مین ہے پہنچے - اور دو روز تک بنج کے انتظار مین قیام کیا - اور بدقسمتی سے کوئی مسافر نظر نہین آیا - سو تہتے ہی جستجو مین روانہ ہوئے - لیکن وہ ہی خوبی قسمت سے ناکامیابی کے ساتہہ واپس آئے اور کہا اس مرتبہ ہمارا بنج بہلا خراب ہوا سارا ہوائی نامافق ہوگئی - سبنے اتفاق کیا کہ علی الصباح یہان سے روانہ ہوجانا مناسب ہے -

**مین** - تم ایسے ناامید ہوگئے - اور دو چار بیگہ جو

سو تہیا اُن سے خالی گئے۔ بالکل مایوسی سے خیالات بدل گئے۔ کل کے روز ضرور قیام کرو مین تمکو امید دلاتا ہون کہ مین خود اس گانو مین جاؤنگا اور کامیابی سے واپس آؤنگا کیونکہ کل کا دن بڑا مبارک ہے۔ بالغرض کل بھی کوئی چیز ہاتھہ نہ لگا تو مین تمہاری رائے سے ضرور اتفاق کرونگا۔

صاحب سب نے میری اس بات کو قبول کیا۔ اور دوسرے روز علی الصباح پوشاک نفیس پہنکر اور ہتیار لگا کر گہوڑے پر سوار ہوکر اور چند ٹھگونکو ملازمون کے طریقہ سے اپنے ہمراہ لیکر اس قصبہ مین داخل ہوا۔ مین اس قصبہ مین گہوڑا کوداتا سواری کے جوہر دکہاتا ہوا قصبہ سے نکل گیا۔ لیکن کوئی چیز نظر نہ آیا اور مین متفکر ہوا۔ آخر بڑی تلاش اور کوشش کے بعد تین معزز مسلمانون کو ایک پیپل کے درخت کے نیچے ایک چبوترے پر بیٹھے ہوئے دیکہا۔ اور مین نے قریب جاکر دریافت کیا۔ کہ حضرت یہان کوئی جوہری بہی رہتا ہے مین موتی خریدنا چاہتا ہون۔

**ایک**۔ آپ صرف دریافت ہی کرنا چاہتے ہین یا آپ کو واقعی ضرورت ہے۔

**مین**۔ خدا ایسے گناہ سے بچائے۔ مین نے یہہ تعلیم ہی نہین پائی۔ کہ آپ جیسے بزرگون اور ضعیفون سے مذاق کرون۔ درحقیقت مجھے موتیونکی تلاش ہے۔

**دوسرا**۔ بہت بہتر۔ مین اپنے دوست نصیرالدین سے (تیسرا شخص ضعیف) آپ کی سفارش کرونگا۔ وہ آپکے حسب خواہش موتی دکہادینگے اور اپنے گہر لیجائینگے۔ اگر آپ کو تکلیف نہو تو تہوڑی دیر قدم رنجہ فرمائیے۔

**مین**۔ آپ کی عنایت کا کمال مشکور ہوا۔ آپکے بزرگانہ خیال ہین۔

صاحب مین اپنے گہوڑے سے اُتر کر آپکے پاس جا بیٹہا۔ معمولی تعظیم و خاطر تواضع کے بعد میرے لئے حقہ بہروایا اور شربت منگوایا۔ پہر مجہہ سے میرا نام دریافت کیا۔ مین نے اپنا نام بتلایا۔ میرا نام اور قوم دریافت کر کر کہنے لگے۔ ہم آپکی صورت و شباہت اور شیرین بیانی اور مودبانہ گفتگو سے ہی سمجہہ گئے تہے کہ حضرت قوم شریف سے ہین۔ زہے نصیب جو آپ سے ملاقات ہوئی۔

**مین**۔ حضرت آپ کے بزرگانہ خیالات ہین یہہ آپ کے حسن اخلاق کی خوبی ہے۔ جو آپ ایسا خیال فرماتے ہین۔ تحصیل علم مین میری عمر کا کچہہ حصہ بہی نہین گذرا ہان سفر

اور کیمپ کے جھگڑوں مین بہت بڑا حصہ میری عمر کا گذر گیا۔

**جوہری**۔ (جسکا نام نصیر الدین) آپ سیندھیا کے ملازم ہین۔

**مین**۔ نہین صاحب۔ مین صلابت خان حاکم ایلیچ پور کی ماتحتی مین کام کرتا ہون۔

**دوسرا شخص**۔ صلابت خان ایک بہادر اور دلیر شخص ہے اور نیک نامی مین اعلی درجہ کی شہرت حاصل کی ہے۔ اب آپ کہان کا قصد رکہتے ہین اور آپکا وطن کہان ہے۔

**مین**۔ چونکہ ہمارے آقا نے کسی وجہ سے اپنی فوج مین تخفیف کی ہے اس لئے مین جالون اپنے وطن کو واپس پہنچ گیا تہا اور اب راجہ جالون کا ملازم ہون۔ مین خیال کرتا ہون کہ جیسا فیاض اور سخی اور قدردان والئی جالون ہے۔ ہندوستان مین مشکل سے دوسرا نظر آئیگا۔ اور اب مین دولت راؤ کے دربار مین ایک تنازعہ کے تصفیہ کے واسطے گیا تہا۔ جسکو اگر مین فخریہ بیان کرون تو بیجا نہ ہوگا۔

**تیسرا شخص**۔ سبحان اللہ۔ وہ آپکا ہی حصہ تہا۔

**مین**۔ حضرت مجھے معاف فرمایئے۔ اسوقت فرصت بہت کم ہے میرے ہمراہ سوار و پیدل بہت ہین اس لئے مجھے کوتوال سے ملنا ضروری ہے

واپسی کے وقت آپ کی خدمت مین حاضر ہونگا اور آپ اپنا مکان کا پتہ مجھے بتا دین۔

**نصیر الدین**۔ نہین سید صاحب۔ آپ میرے ہمراہ غریب خانہ پر تشریف لیچلئے۔ سرد نہین ہے بہت قریب ہے۔

**صاحب**۔ وہ اٹھ کھڑا ہوا۔ اور رو مشال کندہے پر ڈال کر اور جوتا پہنکر اور مجھکو اپنے ہمراہ لیکر اپنے گہر پہنچا۔ اسکے گہر کی آرایش و زیبایش اور نفاست کو دیکہکر مجھے ایک قسم کی حیرت ہوئی کہ اس چہوٹے سے قصبہ مین بہی یہہ مکان جنت نشان موجود ہے۔ صحن مین ایک چہوٹا سا خوبصورت باغیچہ تہا۔ اور اس مین ایک فوارہ نہایت خوبصورتی سے لگا ہوا تہا۔ جسکا نظارہ ناظر کی نظر مین خود بخود تراوٹ پیدا کرتا تہا۔ مالک مکان نے ایک کمرہ مین جو جہاڑ و فانوس اور مختلف تصاویر اور فرش و فروش سے آراستہ تہا۔ ایک مسند کے سہارے لاکر بٹہایا۔ اور میری عطر و پان سے تواضع کی۔ مین اوسکی لیاقت اور خوش قسمتی پر رشک کرتا تہا۔ آخر مین اس سے رخصت ہوکر واپس ہوا۔

**ایک ٹہگ**۔ کیا میر صاحب یہہ سچ ہے

**مین**۔ خاموش۔ ذرا تماشا دیکہو۔ میرے خیالات اسوقت بہت وسیع تہے۔ اور مین

سوچتا تھا کہ کس پہلو سے اسکو زیر دون
اور اپنے جال مین پھنساؤن - آخر سوچتے سوچتے
میرے خیال کا تیر ہدف پہنچا اور مین اِدہر
اُدہر چکر لگا کر پہر اُسی جوہری یا نصیر الدین کے
مکان پر پہنچا - اور مجھکو اپنے اسی ال مین
پہا کر خود رفو چکر ہوا -

## باب چوالیسوان

تہوڑی دیر کے بعد مین کیا دیکھتا ہون کہ وہ
جوہری ایک چہوٹا صندوقچہ مخملی غلاف سے
ڈہکا ہوا بغل مین دبائے ہوئے آتا ہے - اور
ایک ہونہار بچہ جسکا بارہ تیرہ سال کا سن
ہوگا اسکے ہمراہ ہے - اسکی پیاری صورت
اور خوبصورتی اور خندہ پیشانی اسکی اقبالمندی
ظاہر کر رہی ہے - ذہانت اور اخلاق اور ادب
نود بخود عیان ہوتا ہے - مجھکو اس نے مودب
سلام کیا مین نے ترقی عمر کی دعائین دین -
**نصیر الدین** - میر صاحب یہ میرا بڑا لخت جگر ہے
**مین** - آپ خوش قسمت ہین جو خدا تعالے نے
ایسا سعادت مند اور لئیق فرزند اپنی مہربانیون
سے بخشا ہے - میرے بہی ایک لڑکا تہا - اگر آپ
اسکو دیکھتے تو ضرور آپکی طبیعت پہڑک جاتی -
لیکن میری بدقسمتی سے اسکی عمر نے وفا نہ کی
اور موت کا جابر پنجہ قبل از وقت اس پر
دراز ہوا - خیر ہر چہ مرضی مولٰے از ہمہ اولٰے
اب ایک لڑکی ہے - مہربانی سے یہ تو بتائیے
آپ کے کتنے فرزند ہین -
**نصیر الدین** - میرے تین فرزند ہین -
انہین سے دولت جاوید مجھے حاصل ہے اِن
سے میرے دلکو سرور اور آنکہون کو نور ہے -
انسان اولاد کو دنیا کی تمام چیزون پر ترجیح
دیتا ہے - اور واقعی جب کوئی وارث نہ ہو
تو انسان کی زندگی ہیچ ہے - آپ ابہی تو جوان
ہین - مایوس نہوجئے - خدا تعالے دینداروں
کی دعا جلد قبول کرتا ہے -
**مین** - شیخ صاحب مجھے اسکی پروا نہین ہے
اور نہ کچھ غم ہے - میرے جو لڑکی ہے جسکا ذکر
آپ سے کر چکا ہون - اسکی نسبت ہو چکی ہے
شادی کا زمانہ قریب ہے اور فی الحال میری
دلی توجہ اور اُمنگین اور امیدین اِسی طرف
ہین - اسیکے واسطے موتی خریدنا چاہتا ہون -
**نصیر الدین** - یہ موتی خاص سراندیپ کے
ہین - مشکل سے کسی رئیس یا نواب کے خزانہ
مین برآمد ہونگے - (صندوقچہ کہولکر) ملاحظہ
فرمائیے - کیا کبہی پیشتر اس آب و تاب کے موتی
آپکی نظر سے گذرے ہین -

مین - واقعی اسقدر بڑے اور بیش قیمتی موتی میری نظر سے نہین گذرے اور نہ مین انکے خریدنے کی قوت رکہتا ہون - مہربانی سے وہ موتی دکہلائیے جو تین سو روپیہ سے زیادہ قیمت کے نہ ہون -

صاحب اسنے دوسرا صندوقچہ طلب کیا - اور (دوسری) مالا مجھے دکہلائی اور اوسکی قیمت بہت جلد طے ہوگئی - لیکن وہ موتیون کی مالا جو خود بخود ناظر کی نظر مین چکاچوند کرتی تہی - میرے پیش نظر تہی - مین نے کہا کیا اچہا ہوتا اگر یہہ موتی ہمارے ولی نعمت کو دکہلائے جاتے -

نصیر الدین - کیا آپکا یہ خیال درست ہے کہ آپ کے آقا انکو پسند فرمائین گے -

مین - ضرور اس مین کوئی شبہہ نہ سمجھیے - جسوقت مین جالون سے روانہ ہوا ہون اوسوقت سرکار مہاراج کو بہت ضرورت تہی - بہت سے لوگ گئے اور مختلف قسم کے موتی لائے - لیکن پسند خاطر نہوئے - آخر یہہ امر طے پایا کہ سورت سے طلب کرین گے -

نصیر الدین - (کسی قدر تامل کرکر اور سوچکر) کیا اب راجہ ان بیش قیمت موتیون کو خرید لین گے -

مین - مجھے پورا بہروسہ ہے - سال آیندہ مین راجہ کی لڑکی کی شادی ہے -

نصیر الدین - موتیون کی مالا اٹہا کر - یہ نہایت بیش قیمتی ہین - انکی قیمت ہر شخص مشکل سے ادا کرسکیگا - مجھے کوئی خریدار نظر نہین آتا - میرے پاس دو سال سے رکہے ہوئے ہین - اس وجہ سے مین بہت ہی ارزان قلیل منافع پر فروخت کرنا چاہتا ہون -

مین - میرے مکرم قیمت تو بتلائیے کیا ہے -

نصیر الدین - آپ اور آپ جیسے سپاہیون کے واسطے چہہ ہزار روپیہ ہین - اور راجاؤن (یعنے کافرون) نوابون رئیسون سے آٹھ ہزار روپیہ سے کم نہ لونگا -

مین - واقعی غریب اور سپاہی آدمی ہون - اور شادی کا خرچ میرے سر پڑا گیا ہے - کیا آپ جالون چلنا پسند کرتے ہین اور وہان موتیون کے فروخت کرنے پر رضامند ہین - صاحب جس شفقت سے مجھسے پیش آتا ہے مین اسکو بیان نہین کرسکتا - اگر مین آپ کو بجائے آٹھ ہزار کے دس ہزار روپیہ دلوا دون - تو مین ان موتیون کی قیمت جو آپ کو ادا کرچکا ہون واپس پانے کا مستحق ہون - ذرا سوچ سمجھ لیجئے - اور صاف بات سے مجھے جواب دیجئے -

نصیر الدین - جالون ایک دور و دراز

تنزل پر ہے - مین وہان موتی فروخت کرکر
اور روپیہ لیکر بخیریت یہان کیونکر پہنچونگا -
ٹھگون - ڈاکوئون - رہزنون کا خوف دل
دہلائے دیتا ہے -

**میَن** - یہہ خیال خام اور تصور ناتمام ہے -
اطمینان رکھو کہ جب ایک منصف مزاج اور خیرخواہ
خلق کے دربار مین اسکی خواہش سے پہنچے ہین تو
وہ کیا آپ کی واپسی کا انتظام نہین کریگا - نہین
ضرور معقول بند وبست کر دیگا - لہذا ایسے ناقص
خیال اور وہم کو اپنی طبیعت مین جگہہ ندو -

**نصیرالدین** - اچھا تو مین نجومیون اور
جوتشیون سے مشورہ کر لون -

**میَن** - شیخ صاحب آپ کیسے اسلام کے بندے
ہین - جو جوتش ونجوم پر اعتقاد رکہتے ہین -
یہہ لوگ گمراہ کرنیوالے ہین - اپنے طمع نفسانی
کی غرض سے نجوم کے حساب مین غلطیان پیدا
کرتے ہین اور دہوکا دیتے ہین - ان کی باتونپر
تو ہندو عمل کرتے ہین - میرے ہمراہ پچاس ۵۰
سپاہی بہادر اور تجربہ کار ہین - اسوقت تو
آپ آرام سے پہنچ سکتے ہین - واپسی کے وقت
آپکی حفاظت کا مین ذمہ دار ہوتا ہون اور
اقرار کرتا ہون کہ کافی انتظام کرادونگا - علاوہ
اسکے آپ فرما چکے ہین کہ دوسال سے یہ موتی تیرے
پاس ہین - آپ غور کیجئے کہ سلسلہ تجارت
مین مال کے رُکنے سے کسقدر نقصان عاید ہوتا
ہے - اور روپیہ کے لوٹ پہیر اور مال کے جلد
جلد فروخت مین کسقدر فائدہ متصور ہے - لہذا
نیک کام مین کسی سے استفسار کرنیکی ضرورت
نہین ہے - اپنی صائب عقل اور تجربہ سے کام لیجئے

**لڑکا** - اباجان - میر صاحب نے جو کچہہ ارشاد
فرمایا ہے - وہ قابل تسلیم ہے - آپ کو یاد ہوگا
کہ آپ وعدہ فرما چکے ہین کہ آیندہ جب سفر
کرونگا تجھے اپنے ہمراہ لیچلونگا - لہذا وہ شوق
مجھے اسوقت بے چین کر رہا ہے - اور ملکونکی
سیر کا جذبہ اپنی طرف کہینچتا ہے -

**نصیرالدین** - میر صاحب آپکا ارشاد بجا
اور درست ہے دوسرے اسقدر روپیہ کے
ملنے کی امید مجھے خود آمادہ کر رہی ہے - یہ موتی
یہان رکھے ہوئے بالکل بیکار ہین - نہ اس
جگہہ فروخت ہونیکی امید اور نہ منافع ہی نظر
آتا ہے - واقعی تاجر ملکون کی سیر اور رئیسون
اور نوابون کی ملاقات سے ہی فائدہ اٹھا سکتا
ہے - ؎

ہوئی ہے زمانہ کو حرکت سے برکت
یہ ہی ایک ہے اصل قانون قسمت

مین نے یہ موتی ایک پنشاری سے خرید کئے تھے

...چیتو یا دوست محمد خان کے ہمراہیون سے تہا۔

...مین۔ پہر تو آپنے اور بہی ارزان خرید کئے ہونگے

نصیر الدین۔ واقعی ضرورت مند کی ضرورت اور خواہشمند کی خواہش بڑی ہوتی ہے۔ وہ اسوقت روپیہ آٹھہ آنہ دس آنہ ہی ملنا غنیمت سمجھتا ہے۔ لیکن بخدا یہہ موتی آٹھہ ہزار روپیہ کو بہی ارزان ہین۔ میں سنین ماضیہ مین جو موتی مہاراج سیندہیا کے ہاتھہ دس ہزار روپیہ کو فروخت کرچکا ہون۔ وہ موتی ان موتیون سے بہت ہی کمتر تہے۔

...مین۔ تو بس جناب اس موقعہ کو ہاتہ سے نہ جانے دیجئے۔ جالون پہنچتے ہی یہ موتی فروخت ہوجائین گے اور آپ ایک ماہ مین بخیریت اپنے گہر واپس آجائین گے موسم سفر کے واسطے بہت اچہا ہے اور ہم لوگ رات کو سفر کرتے ہین اسلئے آپ دہوپ کی تیزی اور باد تند کے مخالف تہپیڑون سے محفوظ رہین گے۔

نصیر الدین۔ مین نے مصمم ارادہ کرلیا ہے لیکن گہر مین اور مشورہ کرلینا ہے۔ آپ جانتے ہین کہ مستورات ذرا سی بات پر کسقدر رطوفان بے تمیزی اٹہایا کرتی ہین اور اب وقت بہی تنگ ہوگیا ہے۔ اب دوسری ملاقات پر یہہ امر تصفیہ پائے گا۔

...مین۔ بہت بہتر۔ چونکہ میری حمیت ہمیشہ یہی رہنمائی کرتی رہی ہے کہ مین اپنے بہائیون کو فائدہ پہنچاؤن۔ اور جہانتک ممکن ہوسکے ہمدردی سے پیش آؤن۔ اسلئے جہانتک میرا فرض تہا مین ادا کرچکا۔ اب آپ جانین اور آپکا کام اب مین رخصت ہوتا ہون۔ کل صبح کیوقت آؤنگا۔ اور موتیونکی قیمت اپنے ہمراہ لاؤنگا۔

یہ کہکر مین وہان سے چلدیا۔ راستہ مین اسی ٹہگ نے پہر دریافت کیا کہ میر صاحب یہ بیچ ہے

...مین۔ مسکرا کر۔ بہائی جال بچہایا ہے۔ اور مرغ زیرک اسکے قریب بہی آگیا ہے۔ اور اس کی نگاہ بہی دانہ سے لڑ رہی ہے۔ لیکن دانہ نہین اٹہایا ہے۔ اطمینان رکہو۔ امیر علی بیوقوف اور ناتجربہ کار نہین ہے۔ دیکہو کس طرحسے جال مین پہنسا تا ہون۔

صاحب مین اپنے خیمہ مین پہنچا۔ اور اعلےٰ اعلےٰ ٹہگون کو جمع کرکر کل واقعات ان کے سامنے بیان کئے۔ اور مین نے ہدایت کی کہ تم سب راستہ مین اپنی وضع و قطع سپاہیانہ رکہنا۔ اور مجہکو اپنا سردار سمجہنا۔ جس سے تمہارے نئے مہمان کو کسی قسم کا شبہہ نہووے بہت سے لوگون نے مجہے میرے کام کی داد دی اور کہا ہمین کامل یقین ہے وہ سوداگر ضرور ساتہ چلیگا

صاحب مجھے ہر وقت اس ہونہار بچہ کا خیال آتا تھا۔ اسلئے میرا ارادہ ہوا کہ اسکو اسکے ارادے سے باز رکھونگا۔ اس بڈھے کے مرنے سے ہی وہ گھر ویران ہو جائیگا۔ کوئی لڑکا بھی سن بلوغ کو نہین پہنچا ہے۔ میرے یہ خیالات تھے۔ کہ لالو میرے پاس آیا۔

**لالو**۔ میر صاحب آپ دیوانگی کے طریقہ پر چلتے ہین یہہ امر ہمارے قانون کے خلاف ہے۔ کہ گھر سے دہوکہ دیکر کسی مسافر کو اپنے ہمراہ لینا اور پہر بنج تصور کرنا۔ یہ سراسر گناہ مین داخل ہے۔ اور میرا خیال ہے۔ کہ بہوانی بہی اِس قربانی کو منظور نہ فرمائیگی۔

**مین**۔ معلوم ہوا کہ آج تم نے کچھہ نشہ پیا ہے یا مجھسے تمہاری طبیعت بدل گئی ہے۔

**لالو**۔ کبھی نہین۔ ہرگز نہین۔ یہہ دل اور طبیعت وہ نہین ہے۔ جو آپ کی رفاقت چھوڑ دے۔ آپ غور کیجئے۔ آپ نے اپنے وطن کا پتہ بتلایا۔ اپنا نام ظاہر کیا۔ سوداگر کے گھر پر بہت سے آدمیون نے آپ کو دیکھا۔ اور یہ بہی معلوم ہو جائے گا۔ کہ وہ آپ کے ہمراہ جاتا ہے۔ جب سوداگر اپنے گھر واپس نہ آئیگا۔ اسوقت کیا صورت پیش آئیگی۔ آپکا پتہ لگائین گے جالون جائینگے سخت دقت کا سامنا ہوگا۔

**مین**۔ عجب بیوقوف آدمی ہے۔ بچون کی سی باتین کرتا ہے۔ اطمینان رکہہ۔ مین نے خوب سوچ سمجھہ لیا ہے۔ کوئی خوف کا مقام نہین ہے۔ مسافر کو گہر سے اپنے قبضہ مین لانا۔ یا قصبہ سے نکالکر اپنے ہمراہ لینا یا سڑک پر دیکھنا اور پہر بنج بنانا۔ ایک ہی صورت ہے۔ جسوقت ہم اس سوداگر کو اپنا شکار بنائین گے۔ اسوقت تم بہی آفرین آفرین مرحبا مرحبا کہوگے۔

**لالو**۔ جو کچھہ میری سمجھہ مین آیا۔ عرض کیا۔ مین ہر حالت مین آپکا شریک ہون۔ لیکن میرے خیال مین یہہ بنج اچھا نہین معلوم ہوتا۔

**مین**۔ جسوقت کئی ہزار روپیہ کا مال دکہلائی دیگا۔ سب خیالات درست ہو جائین گے۔ بیکاری نے مجھے کاہل بنا دیا۔ خون کا دورہ میری سرگون مین بند ہو گیا۔ اب چستی وچالاکی کا وقت آیا ہے۔ تو تم بیہودگی سے مانع آتے ہو۔ مین کبھی کسی کام مین ناکامیاب رہا ہون۔

**لالو**۔ آپ ہمیشہ کامیاب رہے اور رہین گے لیکن مجھے بھی کوئی خدمت بتلائیے۔

**مین**۔ ہان خاص تمہارے واسطے ایک کام ہے میرے ہمراہ چلکر اس جوہری کا مکان دیکھہ لو کیونکہ وہ عمدہ خیال کا آدمی نہین ہے۔ بچون سے ضرور دریافت کریگا۔ اور کبھی بغیر مشورہ کے

گھر سے قدم باہر نہ رکھے گا۔ کیونکہ جب مین نے اسکے خلاف جواب دیا تھا۔ تو اسکی صورت پر رنجیدگی و رستی تھی۔ تم اسکے ملازمون سے ملکر اس برہمن کا پتہ لگاؤ۔ اور روپیہ اپنے ہمراہ لیتے جاؤ۔ کل یہان قیام ہے۔ پرسون یہانسے روانہ ہو جانا بہتر ہے۔ اتر سو نکا دن ہمارے سفر کے واسطے ناقص ہے۔ کوشش کرنا اور اس برہمن کو فریب دینا اور اپنے مفید مطلب باتین کہلوانا تمہارا کام ہے۔ ہمارے بچ کا دار مدار اسی پر منحصر ہو گا۔

**لالو**۔ بسر و چشم بجا لاؤنگا۔ آپ مجھے گھر دکھلا دیجئے۔ اور حسب منشا کام مجھسے لیجئے۔ اگر آپ لباس تبدیل کر کر چلین تو بہتر ہو گا۔

**مین**۔ واہ بھائی واہ خوب سوجھی۔ آفتاب کے نکلنے سے پہلے مین تمکو گھر دکھلا دونگا۔

صاحب علی الصباح مین نے اپنے کپڑے تبدیل کئے۔ اور تمام چہرہ کو پوشیدہ کر لیا۔ صرف آنکھین ہی آنکھین نظر آتی تھین اور تلوار بغل مین دبالی۔ اور اسطرح سے گھومتا ہوا قدم اٹھاتا تھا کہ ناظر کی نظر مین ایک دیہاتی مسخرا یا چرسی یا چانڈو باز جچتا تھا۔ جب مین سوداگر کے مکان کے قریب پہنچا۔ تو مکان بتلا کر اور سو روپیہ کی نیولی دیکر مین واپس چلا آیا۔ جبکہ سات بج چکے ہین آفتاب بھی بلندی پر آگیا ہے۔ سب لوگ اپنے اپنے کاروبار مین مشغول ہو چکے ہین۔ مین کپڑے بدلکر اور تین سو روپیہ موتیون کی قیمت کے ایک رومال مین باندھکر گھوڑے پر سوار ہوا۔ اور سوداگر کے مکان پر پہنچا۔ وہ قالین پر بیٹھا ہوا حقہ پی رہا تھا۔ معمولی صاحب سلامت کے بعد روپیہ مین نے دیدیئے اور موتی لیلئے اور حرف مطلب زبان پر لایا۔

**مین**۔ کہئے حضرت کیا ارادے ہین۔ اور کیا تصفیہ ہوا۔ مجھے تو کچھ چلنے کے سامان نظر نہین آتے۔

**نصیر الدین**۔ نہین بندہ پرور نہین میری بڑی خواہش ہے کہ مین چلون۔ لیکن جب مستورات مین ذکر آیا۔ اور مین نے اپنا فائدہ بتلایا۔ تو طے پایا۔ کہ مہورت بر آمد کرایا جاوے۔ اور نیک ساعت مین جانا مناسب ہے۔ آپ ان عورتون کے مزاج اور ضد وہٹ سے واقف ہین اسکا بیان کرنا فضول ہے۔ پس مجبور ہو کر مین نے علی الصباح ایک ملازم کو پنڈت جی کے پاس دس روپیہ دیکر بھیجا۔ وہ ایک مشہور و معروف آدمی ہے۔ اور بڑا قابل اعتبار بھی ہے۔ تھوڑی ہی دیر ہوئی کہ وہ واپس آیا۔ اور اسنے بیان کیا کہ پنڈت جی کل کا دن ناقص

بتلاتے ہین۔ اس بات کے سنتے ہی عورتون نے خوب ہی غل وشور مچایا پہر صدقے اُتارے نیازین بہیجا ئین۔ شاید آپ یہ سوال کرین کہ یہ کیون۔ رونا دہونا تو اس وجہ سے تہا۔ کہ مین آپ کے ہمراہ اگر کل سفر کرتا۔ تو نقصان اُٹھاتا۔ دوسری صورت اس وجہ سے کہ نقصان سے محفوظ رہا۔

**مصنف**۔ ہندوستانیون کے عجیب خیالات ہوتے ہین اچہا آیندہ کیا ہوا۔

**مین**۔ صاحب۔ سوداگر کی ان باتون پر مجہے ہنسی آئی ادہر سوداگر کو سکوت ہوا۔ بڑی دیر مین اسطرح سے گویا ہوا۔

**نصیرالدین**۔ کل دوستارے بخش بیکی بتلاتے ہین۔ کیا آپ ٹہیر سکتے ہین۔

**مین**۔ ہرگز نہین۔ مین اپنا بیش قیمتی وقت بیکار کرنا نہین چاہتا۔ میرے ولی نعمت کو میرے نہ پہنچنے کا سخت تعجب ہوگا اور یہ ہی خیال پیش نظر ہوگا۔ کہ کیا وجہ ہے۔ جو اسقدر وقفہ ہوا۔ اب زیادہ توقف کرنے مین میرے روزگار مین فرق آجائیگا۔ لہذا مجہے معاف فرمایئے مناسب جاہے چلئے یا نہ چلئے مین کل بلا انتظار صبحکیوقت روانہ ہوجاؤنگا۔ میرا کوئی ذاتی فائدہ نہین ہے۔ اور نہ میرا کوئی نقصان۔

صاحب میرے اس لاپرواہی کے جواب نے جوہری کو سخت تردد مین ڈالا۔ اور قطعی مایوس ہوگیا۔ کہ مین اپنا ارادہ کبہی تبدیل نکرونگا۔ پشت دست کاٹتا تہا۔ کف افسوس ملتا تہا۔ کبہی آسمان کی بلندی کو دیکہتا تہا۔ کبہی پستی کی جانب۔ کیونکہ ایک طرف طمع اپنی نازک اور پیاری صورت بڑے آن بان سے دکہلا رہی تہی۔ دوسری طرف وہم اپنا ہیبتناک اور خوفناک چہرہ دکہلا کر بیم و رجا طبیعت مین پیدا کرتا تہا یہہ دو متضاد خیال اسوقت اسکی طبیعت مین بڑی تیزی سے دورہ کر رہے تہے۔ دوسرے نجوم کی باتون پر اسے بہت بڑا اعتقاد تہا۔ جو کسی پہلو سے اسکی طبیعت سے نہین ہٹتا تہا۔ مجبور ہوکر اسطرح کہنے لگا۔

**نصیرالدین**۔ میر صاحب ہمارا آپکا دوسو روپیہ کا اقرار ہوچکا۔ ایک روز اور ٹہیر جایئے اور سو روپیہ مجہسے لیجئے۔ تم سپاہی آدمی ہو یہ سو روپیہ تمہاری لڑکی کی شادی مین بہت کام آئین گے۔

صاحب مجہکو اسکی اس بیہودہ گفتگو پر کمال غصہ آیا۔ آپ کو یاد ہوگا کہ تین سو روپیہ کا اقرار ہوچکا تہا۔ اب مجہے فریب دیتا ہے میرا ارادہ اسوقت قتل کرنیکا ہوگیا تہا۔ لیکن مین نے اپنے آیندہ خیالات سے ضبط کیا اور یہ جواب دیا۔

یمین - اگر آپ ہزار روپیہ بھی دین تو بھی مین کل نہین ٹہیر سکتا - لیکن آپنے یہ بھی تحقیق کر لیا - کہ نجومی جو کچھ کہتا ہے وہ سچ کہتا ہے - شائد اسنے اپنی طمع نفسانی کی غرض سے آپ کو صورت غلط بتلایا ہو - یہ لوگ وقت اور موقعہ اور زندان کو دیکھکر صورت بتلاتے ہین -

نصیرالدین - (یا جوہری) میرے شفق اگر اس نے مجھسے اس قسم کا برتاؤ کیا ہے تو مین اسکے ساتھہ بُری طرح پیش آؤنگا - لیکن وہ ستارونکی گردش کو کیونکر بدل سکتا ہے - مین اس شخص سے ایک مدت سے واقف ہون - کبھی جھوٹ نہین بولتا - اگر تمہاری رائے ہو تو اور روپیہ بھیجکر امتحان کر لون -

یمین - اس صورت مین ثابت ہو جائیگا کہ وہ کس قسم کا آدمی ہے - اگر وہ ایماندار ہے تو فوراً تمہارے روپیہ واپس کر دیگا - اور اگر بے ایمان ہے - تو روپیہ لیکر کہدیگا کہ ستارے بدل گئے یا حساب مین غلطی ہوئی - تم جانو اور تمہارا کام مجھے ان بیہودہ باتون سے کیا غرض وہ برہمن آپ کو صورت بتلائے یا نہ بتلائے - اور تم اسپر عمل کرو یا نکرو -

جوہری - میر صاحب آپ خفا ہوجئے نجومی کو جانے دیجئے میرے چار بیویان ہین - اُنکا غصہ غضب کا ہے آپکی قہرآلود نگاہین بھی ضعیف کی جان پر ستم ڈہاتی ہین مین آن کو بھی تو ناراض نہین کر سکتا -

یمین - بس معلوم ہو گیا - گو تم ارادہ رکھتے ہو - لیکن معذور ہو اور سفر نہین کر سکتے - بیویون کے مرید ہو -

جوہری - آپ کچھ ہی خیال کیجئے - اصل بات کو آپ جان گئے ہین - واقعی فائدہ کی اُمید میری طبیعت کو آمادہ کر رہی ہے مگر وہ عورتین صاحب مین نے جولالو کو جوتشی کے پاس بھیجا تہا - اب تک کوئی جواب نہ آیا - اور مین اسکا منتظر تہا - ورنہ یہ ارادہ کر لیا تہا - کہ ہر چہ بادا باد ایک رند اور قیام کرونگا - اور دیدہ دانستہ ایسے کثیر منافع کو نچھوڑونگا - یا کسی اور پہلو سے اپنا کام نکالونگا - دس بج چکے تہے - اور مین بیٹھے بیٹھے تہک بھی گیا تہا - لیکن طمع کے باعث اور کامیابی کی امید مین زیادہ عرصہ تک اُنکا بیٹھنا پسند کیا اور مین نے سفر کے فوائد اور نتیجے بیان کرنے شروع کئے - کہ ایک خدمتگار نے آکر جوہری کے کان مین کچھ کہا جس سے اسکے چہرے پر خوشی کی جھلک پائی جاتی تہی - مجھے کہا کہ میر صاحب معاف کیجئے گا - مین ایک خاص ضرورت سے اجازت چاہتا ہون - اس عرصہ مین

جو تنہائی کی حالت مین آپ کی طبیعت مکدر ہو گی اسے معاف فرمائیگا۔ وہ اُدہر رخصت ہوا۔ ادہر مجہ پر کبہی بیم وہراس اور کبہی کامیابی کا خیال غلبہ کرتا تہا۔ مین بالاخانہ کی بلندی پر چڑہ گیا۔ اور غور کیا کہ اگر آفت نازل ہونے کے وقت مین یہان سے کودا تو چوٹ آئے گی یا نہین مگر وہ بہت بلندی کا مقام تہا۔ لہذا مین نے تلوار کو میان سے کہینچلیا۔ اور ارادہ کر لیا کہ اگر کوئی دشمن آئیگا تو زینہ مین ہی اسکا کام تمام کرونگا۔ مین آہستہ آہستہ زینہ مین گیا۔ تو معلوم ہوا کہ ایک شخص ہندو جوہری سے باتین کر رہا ہے سر بالکل صاف تہا۔ صرف ایک چُٹیا بڑی لمبی بندہی ہوئی نظر آتی تہی۔ پیشانی پر قشقہ لگا ہوا تہا۔ دہوتی بندہی ہوئی تہی۔ مین جو اسطرف متوجہ ہوا تو یہہ باتین سنائی دین۔

**جوہری**۔ تو کچہہ روک ٹوک نہین ہے۔

**برہمن**۔ مین نے آپ سے کہا نا کہ گنت مین چوک (بہول) ہو گئی تہی۔ اب مین نے یہہ بہی دریافت کر لیا کہ آپ کل ہی جانا چاہتے ہین۔

**جوہری**۔ واہ مہاراج واہ۔ آپ اپنے علم مین بڑے فاضل ہین جو دل کا حال ظاہر کرتے ہین۔ میرا ارادہ کل ہی جانے کا ہے۔ اور مجہے بہت بڑے فائدہ کی امید ہے۔

**برہمن**۔ شیخ جی یہہ مہورت ایسا عمدہ ہے۔ کہ سفر کرنیوالے کو کامل فائدہ ہو۔ اگر کوئی اور شخص بہی آپ کے ہمراہ جائے گا۔ تو معقول فائدہ اُٹھائے گا۔

**راوی**۔ آفرین ہے پنڈت تیری عقل پر اور مرحبا تیرے علم پر مین بہی تسلیم کرتا ہون۔ کہ لالہ نے تجہے اچہا مہورت بتلایا۔ اور علم جوتش مین کامل کر دیا۔

**جوہری**۔ برہمن کے قدمون کو بوسہ دیکر نہایت عجز سے۔ دہن ہو مہاراج دہن ہو۔ آپ پورے جوتشی ہین جو آپ نے کل حال ہمارے سفر کا مہورت کے ساتہہ ہی دیکہہ لیا۔ کیونکہ بہت مطابق ہوتا چلا جاتا ہے۔ جو شخص مجہکو بحفاظت لیجانا بیان کرتا ہے اب اسکو بہی فائدہ ہونا بیان فرما چکے ہین اور مین نے تین سو روپیہ دینے کا وعدہ کیا ہے۔

**برہمن**۔ دیکہو کیسی اچہی مدد ملی ہے۔ اور سدہ داتا گنیش۔ مناد۔ بالاجی (دکہن مین بالاجی ہنومان جی کو کہتے ہین) بہلی کرین گے۔ اور مین بہی تمہاری خوش قسمتی کے واسطے دعا کرون گا۔

**جوہری** - دیکھو شوناتہ جی مہاراج مین آپ کی اس بات کو کبھی فراموش نہ کرونگا - اور جس وقت واپس آؤنگا - آپکو خوش کرونگا -

**برہمن** - شیخ جی اب آپ نہ چوکئے - بالا جیکی تمپر مہربانی ہے -

**جوہری** - اچھا مہاراج جائیے - واپسی پر ایک معقول رقم آپ کی نذر کرونگا - میرا رفیق میرا انتظار کر رہا ہوگا - برہمن ادہر رخصت ہوا - اور میرے پاس اکر کہا - لو میر صاحب مبارک - سفر کے واسطے کل کا دن اچہا رہا - جوتشی خود میرے پاس آیا تہا - اس نے بیان کیا کہ پترہ مین لگن غلط لکہا ہوا تہا - اس وجہ سے بہول ہوئی صورت اچہا ہے - یہہ پنڈت کیسا عقیل اور ایماندار ہے تم اسکو دغاباز اور بے ایمان خیال کرتے تہے کاش اگر اسکی خو ایسی ہی ہوتی تو کبہی میرے پاس نہ آتا اور مجہکو صورت نہ بتاتا - افسوس مسلمانون کا اعتقاد اسطرف بالکل نہین ہے ہندو ہی اس سے فائدہ اٹہاتے ہین جوتش ایک اعلی درجہ کا علم ہے جسکو اچھے اچھے مانتے ہین

**مین** - واقعی یہہ جوتشی بڑا نیک نیت ہے - لیکن اس صورت کے باعث جوتشی کے کچہہ اور بہی نذر کیا ہوگا -

**جوہری** - (آنکہین نیچی کرکر) کچہہ نہین - صرف دو تین آنہ پیسہ - مندر کی تیل بتی کیواسطے

**مین** - یہہ جوتشی بڑا صابر ہے - اور جب ہی قابل تعریف ہے - اس قوم شریف مین ایسے شخص شکل سے نظر آتے ہین مین خیال کرتا ہون کہ آپ کی ذات خاص سے اس کو بہت کم فائدہ ہوتا ہوگا -

**جوہری** - ہندو مسلمان کا کیا میل - ساعت وغیرہ دریافت کرنے کے لئے کبہی کبہی ان کے پاس چلا جاتا ہون -

صاحب مین نے دل مین کہا - یہہ شخص عجب دروغ گو ہے - عاقبت مین اس نالایق شیوہ کا کیا جواب دیگا - اور شائد خدا نے ناراض ہوکر اسی وجہ سے اسکو ہمارے قبضہ مین ڈالا ہو - حاجی ہوکر یہہ طریقہ - شرم کی بات ہے - مجہے اسوقت قرآن شریف کی ایک آیت یاد آئی جسکا ترجمہ مین آپ کے سامنے بیان کرتا ہون اگر تیرے ہمسایہ مین کوئی حاجی رہتا ہے - تو تو اسپر بہروسہ مت کر اور اگر وہ دوبارہ حج کرائے - تو اس محلہ مین اپنی سکونت مت رکہہ

**راوی** - خوب آیت قرآن شریف کی بیان کی - اور معقول مصنف صاحب کو سمجہایا - قرآن شریف مین کوئی ایسی آیت نہین ہے

علین - حاجی صاحب - اب نصف دن گذر گیا - اپنے سفر کی تیاری کیجئے - میری رائے مین مختصر سامان کیجئے - ڈیرے خیمے کی آپ کو ضرورت نہیں ہے - میرے پاس چھولداری موجود ہے - جس مین مین اور آپ بہت اچھی طرح سے آرام کر سکتے ہین - صرف دو خدمتگار ہمراہ لیجئے - جو آپ کی خدمت اور مال کی حفاظت کیواسطے کافی ہونگے - اپنے لخت جگر کو ابھی سفر کی تکلیف نہ دیجئے - کیونکہ سفر بصورت سفر ہے - ہم بہت جلد جالون پہنچین گے - اور آپ کا صاحبزادہ سفر کی تکان کی برداشت نہ کر سکے گا -

نصیرالدین - سب کام آپ کی رائے پر کرونگا - مین خدمتگارون مین سے کسیکو اپنے ہمراہ نلونگا - صرف ایک گھوڑا اور سائیس ہوگا - جسقدر نمایشی سامان کم رکھونگا - اسیقدر واپسی کے وقت شبہہ سے محفوظ رہون گا -

علین - تو علی الصباح جو ستارہ نکلتا ہے - میرے پاس آجانا - ہم لوگ آپ کو تیار ملینگے - اور زیادہ عرصہ تک انتظار نکرینگے - اور آفتاب کے بلند ہونے سے پہلے پہلے اپنی منزل پر پہنچ جاینگے - صاحب جوہری نے آنیکا وعدہ کیا - اور مین رخصت ہوکر اپنے خیمہ پر آیا مین نے لالو کو

اپنے خیمہ مین منتظر بیٹھے ہوے پایا - مجھے دیکھکر خوب ہی کھلکھلا کر ہنس پڑا - اور کہا - کہئے میر صاحب کام بنگیا - ابھی بڑی دل لگی ہوئی - اور آپ کو بھی بڑا لطف آیا ہوگا -

مین - ہمارے جال مین پھنسکر کوئی نکل سکتا ہے - لیکن واقعی تو نے بڑی کوشش کی - اور اسی سے کامیابی ہوئی -

لالو - میر صاحب مین جسقدر اس کام کو مشکل سمجھتا تھا برخلاف اسکے اسقدر آسان نکلا - تاہم یہ کیفیت قابل بیان اور سننے کے لایق ہے -

مین - اچھا بھائی تم بیان کرو - مین بہت خوشی سے سنونگا - لیکن حقہ بھروالو -

لالو - جو وقت مین آپ سے علیحدہ ہوا آپ کو یاد ہوگا - مین ادہر ادہر پھرتا رہا مجھے کوئی شخص نہین ملا مین مایوس ہوکر ایک مقام پر بیٹھ گیا - اور ایسے شخص کی تلاش کرنے لگا جس سے اپنے مفید مطلب راز کا پتہ لگاؤن تھوڑے ہی عرصہ مین ایک شخص (جو ہندو تھا) میرے قریب سے گذرا اور مین اسکے پیچھے پیچھے قدم بقدم چلا - اور مین نے کہا بھائی جانیوالے اگر تم مجھے مہربانی سے کلال کی دکان بتادو تو مین مشکور ہونگا - مین مسافر ہون - اور مجھے

بہت تکان ہے اور میرا حلق خشک ہو گیا ہے۔ وہ شخص بجائے ناراض ہونے کے کلال کا نام سنکر خوش ہو گیا۔ اور مجھ سے کہا بہت بہتر ہے چلئے۔ قریب ہی ہے۔ مین بتا دیتا ہون۔ مین نے کہا تو پہر آپ بہی ضرور شریک ہونگے۔ غرض کہ ہم دُکان پر پہنچے۔ اور ایک کمرہ مین داخل ہوئے اور ایک بوتل شراب مین نے قیمت ادا کر کر خرید کی۔ اور اپنے جدید رفیق کو خوب پلائی۔ پہر دوسری بوتل منگائی۔ اور مین نے سوال کیا کہ آپ کون ہین اور کیا کام کرتے ہین۔

**رفیق**۔ صاحب مین شیخ نصیر الدین سوداگر کا ملازم ہون اور اسی کی دُکان کا کاروبار کرتا ہون۔ اور مین اسکے ہمراہ سفر مین جانے والا تہا۔ لیکن ایک کمبخت جوتشی نے ہمارے آقا کو وہم مین ڈالدیا اور اس ارادے سے باز رکھا۔

**لالو**۔ وہ جوتشی کون ہے اور کہان رہتا ہے۔

**رفیق**۔ اسکا نام شیو ناتہہ ہے۔ اور قریب ہی ایک مندر مین رہتا ہے۔ یہہ کہتے کہتے وہ مدہوش ہوکر زمین پر گر گیا۔

**لالو**۔ میر صاحب اسکا مندر کچھہ دور نہ نکلا۔ اور مین نے بہت جلد اسکا پتہ لگا لیا۔ اور اس سے نظر بد سے محفوظ رہنے کا جنتر (تعویذ) مانگا۔ پہر اُس نے میری طرف دیکہا اور تیز نگاہون سے مجھے جانچنے لگا۔ لیکن وہ اسکی تیز تیز نظرین میرے جسم مین خود بخود لرزہ پیدا کرتی تہین۔

**مین**۔ (امیر علی) وہ ایک لمبا چوڑا قوی الجثہ جوان ہے۔ چار ٹھگ مشکل سے اسپر قبضہ پا سکتے ہین۔

**لالو**۔ آپ نے کب اور کہان دیکہا۔

صاحب مین نے تمام حالات بیان کئے۔ جسپر بڑی دیر تک قہقہہ اُڑتا رہا۔ اور مین نے لالو سے بقیہ کیفیت بیان کرنیکی فرمایش کی۔

**لالو**۔ جوتشی نے مجھے از سر تا پا کئی مرتبہ دیکہا اور مجھ سے کہا کہ اچہا مین تمسے تنہائی مین باتین کرونگا۔ یہان بہت سے آدمیون کا ہجوم ہے۔ پس مین اسکے پیچھے پیچھے روانہ ہوا۔ پہر ایک چبوترہ کے قریب پہنچکر مجھے کہا کہ جوتہ اسی جگہہ اُتار دو۔ یہہ پاک اور زیارت کی جگہہ ہے۔ مین نے اسکے حکم کی تعمیل کی۔ پہر ایک چہوٹے سے مکان مین مجھے لیگیا۔ اور مجھکو بغور دیکھکر ہماری اصطلاح مین سلام کیا۔

**مین**۔ (پریشانی کے ساتھہ) کیا ہمارے اصطلاح مین؟

**لالو۔** جی ہان۔ مجھے پہر کمال اضطراب ہوا تہا۔ لیکن یہ عقدہ بہت جلد حل ہو گیا۔ یہ شخص بندہیاچل کا قدیم باشندہ تہا۔ آپ کو یہ حال معلوم نہین ہے۔ ہمارے بزرگون نے اپنے مطلب کی غرض سے ان لوگون کو بنارس سے لاکر بندہیاچل پربت پر آباد کیا تہا۔ یہ شخص اتفاق سے یہان آگیا اور پہر واپس نہین ہوا۔ یہ لوگ ہم لوگون سے بخوبی واقف ہین۔ پہر مین نے اپنا اصلی مقصد اسکے سامنے بیان کیا۔ لیکن اس نے انکار کیا۔ تو مین نے پانچ اشرفیان جیب سے نکال کر نذر کین۔ جس سے اسکی آنکہین کہل گئین۔ یہ شے ایسی ہے انسان تو انسان فولاد کو بہی موم بنا دیتی ہے۔ پس اب کیا تہا وہ زر خریدہ غلام بنگیا۔ اور بہت خوشی سے اس نے ظاہر کیا۔ کہ مین صورت تبدیل کر دون گا اور کہہ دونگا کہ مجہسے گنت مین چوک (بہول) ہو گئی۔ آیندہ جو کچہہ ہوا اس سے آپ بخوبی واقف ہین۔

**مین۔** واقعی جو کچہہ اسنے کہا تہا وہ پورا کر دکہایا۔

**لالو۔** ان پانچ اشرفیون پر ہی ہمارا معاملہ طے نہین ہوا۔ وہ سو روپیہ کا اور بہی طالب ہوا مین نے صاف صاف کہدیا۔ کہ ہمارا بہت بڑا گروہ ہے اسقدر تو ہمارے حصہ مین بہی نہین آئیگا ہان ایک بہنوٹ کا جسقدر حصہ ہو گا وہ تمہین بہی مل جائیگا۔ اور اسپر وہ راضی بہی ہو گیا۔ یہ لوگ اپنے وعدہ کے سچے اور قول کے پورے ہوتے ہین۔ کبہی دہوکہ نہین دیتے۔ اور بہوانی کو مانتے ہین اور اسی سے ڈرتے ہین۔ کہ اگر ہم عہد شکنی کرینگے تو وہ ضرور ہمکو سزا دیگی۔

**مین۔** تم حصہ دینا کر آئے لیکن یہہ تو بتاؤ کہ پہر کس طرح ادا کروگے۔

**لالو۔** کچہہ مشکل نہین ہے۔ ہنڈوی کے ذریعہ سے بہیجدین گے۔

**مین۔** اچہا جاؤ۔ اور سب ہوشیار رہو جاؤ اور سب کو عمدہ بچ ہونیکا مژدہ سناؤ۔ کیا اچہا ہوتا اگر مین اس جوتشی کی ملاقات سے محروم نہ رہتا۔

**لالو۔** وہ خود آپ کی ملاقات کا خواہش مند ہے لیکن یہہ خیال مانع رہا مبادا نصیرالدین کو خبر ہو جائے۔ تو بنا بنایا کام بگڑ جائے۔

**مین۔** خیر آیندہ دیدہ خواہد شد۔

## باب پنتالیسواں ۴۵

صاحب مین وہ معمولی باتین شیخ نصیرالدین کے شریک ہونے اور روانہ ہونیکی بیان کرکے وقت کو ضائع نکرونگا۔ چار روز تک ہم سفر کرتے رہے۔ سوداگر کے ہمراہ صرف دو آدمی

وہ ہر وقت ہمارے قابو مین تہا - اور ہم آسانی
اسکی زندگی کا خاتمہ کر سکتے تھے - لیکن ہماری خوشی
یہ تہی کہ ہم ایسے مقام پر لیجا کر اسکو قتل کرین -
کہ ہر قسم کے خطرے سے محفوظ رہین - ہم مختلف
راستون سے گذر کر بہت دور نکل گئے - اور
مجھے خیال ہوا کہ کل ہمارا اس جنگل مین گذر ہوگا
جو ہمارا عمدہ اور مبارک بہیل ہے - پانچوین روز
علی الصباح سفر کر رہے تہے - اور مین سب سے
آگے اپنے سمند خوشخرام پر خوش وخرم چلا
جاتا تہا - صبح ہو چکی تہی - اور آفتاب کی چمکیلی
شعاعون سے شب کی تاریکی شکست کہا چکی تہی
اب جہاڑیان اس جنگل میں بخوبی نظر آتی تہین -
ایک قیمتی لوٹ کا خیال میری طبیعت مین گدگدی
کر رہا تہا - کہ یکایک ایک خرگوش نے میرا راستہ
کاٹا - ہائے غضب یہ بدشگونی کیسی کیا فلک
ناہنجار کو ہمارا نبج پسند نہ آیا - یکایک میرا خیال
بتدیل ہوا اور مجھے ہنسی آئی کہ یہ بہی ایک
حماقت اور بیہودہ خیال ہے - مین کبہی اس کا
خیال نکرونگا - وہ شکار جو میرے پنجہ مین ہے
مین اُسکو کیونکر چہوڑ سکتا ہون - کاش اگر
کوئی اور ٹہگ میری جگہ افسر ہوتا - تو
کبہی پیشقدمی نکرتا - اور اس نبج سے دست
بردار ہو جاتا - اور اسپر ایسا خوف طاری ہوتا

کہ صدہا شیرون سے اسکا مقابلہ ہے - لیکن
صاحب مین نے مطلق پروا نکی اور دو میل چلنے
کے بعد وہ بہیل نظر آیا اور سوداگر مع اپنے
دونون نوکرون کے اس جگہہ قتل ہوا - چونکہ
مطلق خوف نہ تہا - اس وجہ سے مین نے جہری تی
بہی ندی - اور سوداگر کو ٹٹو سے گرادیا اور
اسکا کام تمام ہوا - لیکن اسکے ایک خدمتگار
نے اپنے آقا کی یہ حالت دیکہکر میرے ہمراہیون
سے ایک آدمی پر تلوار کا وار کیا - زخم کاری
لگا وہ جانکنی کی حالت مین تہا - پس میرے
ہمراہی ایکدم سے ہوشیار ہوگئے - ان دونکو
قتل کر ڈالا - لیکن اس زخمی شخص کو دیکہکر میرا
دل نہایت بیقرار تہا اور زیادہ تر پریشانی
اسوجہ سے تہی کہ مین کیا کرون - اور کیونکر اسکو
اپنے ہمراہ لیچلون - اور نہ اسقدر توقف کر سکتا
ہون - کہ اسکے علاج کی کوئی تدبیر کرون -
اسیوقت لالو میرے پاس آیا -
**مین** - کیون بہائی اب کیا تدبیر کرین - اور
اس غریب مجروح کا (جسکا نام اندی لال تہا)
کیا علاج کرین -
**لالو** - اندی لال اب قریب المرگ ہے اب
اسکو اس تکلیف سے جسکو ہم نہیں دیکہ سکتے نجات
دینا مناسب معلوم ہوتا ہے - لیکن یہی داد میرا

صفایا ہے۔ گو اور ٹھگ اس فعل کو پسند نکرینگے
لیکن یہ موقعہ اور وقت ہی مشورہ دیتا ہے۔
ہمارا بہت سا گروہ آگے بڑھ گیا ہے۔ اور سب
لوگ اپنے اپنے کام مین مشغول ہین۔ اسلئے
ہم بہت آسانی سے اس کام کو انجام دیسکتے ہین
صاحب مین نے لالو کی رائے سے اتفاق کیا۔
اور اپنی تلوار میان سے کھینچکر اس غریب کا
خاتمہ کیا۔ گو وہ گویائی کی قوت نہین رکہتا
تہا۔ لیکن اسکی نظرین اسوقت مجہسے امداد
کی خواہان تہین لیکن مین نے مطلق پروا نکی۔
مین نے پیدا کنندہ سے دعا مانگی کہ مین نے
مجبوری حالت مین جبکہ وہ نہایت تکلیف
مین تہا خون کیا ہے خدایا معاف کیجو۔

**مصنف**۔ امیر علی تم بڑا ظالم اور بیدرد ہے
کہ تم نے اپنے رفیق یا بہائی کا قتل گوارا کیا۔

**مین**۔ (امیر علی) صاحب یہ ظلم نہین۔ رحم ہے
کہ تکلیف سے بچایا۔ اسکے مرنے مین کیا شبہہ تہا
اور تہوڑی دیر بعد مرجاتا۔

**مصنف**۔ یہ بہت برا فعل تہا۔ مین اسکو
کبہی رحم نہین کہہ سکتا۔

**مین**۔ موقعہ اور وقت دیکھنا چاہئے۔

**مصنف**۔ اچہا اب اپنی داستان شروع کرو۔

صاحب لوگہائیون نے ان تینون آدمیون کو
دفن کر دیا۔ اور انندی لال کو دیکھکر کہا کہ
افسوس بڑا گہرا زخم پہنچا۔ ہائے اسکا طائر روح
بہی کالبد خاکی سے پرواز کر گیا۔ جس شخص نے
اسپر تلوار کا وار کیا۔ اگر میر صاحب آپ اسکی
خبر نہ لیتے تو وہ اور بہی دو چار آدمیون کو قتل
کرتا۔ اور اب بےبس اور بیکس مجبوری کیحالت
مین گڑہے مین پڑا ہوا ہے۔ انندی لال کو بہی
دفن کر دیتے مین یہان جلانے کا سامان میسر
ہونا نا ممکن ہے۔ غرضکہ اسکو بہی دفن کر دیا
اور مٹی سے دبا کر زمین کو ہموار بنا دیا۔ لیکن خود
بخود اس واقعہ سے میرے دل پر صدمہ پہنچا۔
اور مجہے افسوس ہوا کہ ہائے غضب تو نے اپنے
ایک وفادار ہمراہی کو قتل کیا۔ مین اسخیال
مین تہا۔ کہ میرے ہمراہی ایک گانو سے گڑ
خرید کر لائے۔ اور بہوانی کا بہوگ لگا کر آپس
مین تقسیم کر لیا۔ اب ہم نے سوداگر کا صندوقچہ
کہولا۔ اس مین ان موتیون کا علاوہ جنکا ذکر
مین پیشتر کر چکا ہون۔ بہت سے موتی بر آمد
ہوئے۔ جنکی قیمت تخمیناً پچیس ہزار تہی ہم نے
آپس مین تقسیم کر لیا۔ ہمارے حصص کی یہ
تفصیل تہی۔ روپیہ مین آٹھ آنہ سردار یا
جمعدار کے۔ چار تہیلئی اور لوگہائیون کے
چار آنہ باقی ہمراہیون کے۔ اب ہمکو آیندہ کسی جدید

معرکہ کی جستجو کی خواہش نرہی تہی - اور ہم
سید ہے جالون کی طرف روانہ ہوئے اور
چندروز مین جالون پہنچگئے - مین نے کل
مال کا اپنے باپ اسمٰعیل کے سامنے انبار کردیا
جسکے دیکھنے سے اسکی آنکھین کہل گئین - اور
مجہے دل سے دعائین دیتا تہا - مین اپنی لڑکی
اور اپنی بیوی کو خیر و عافیت سے دیکھکر بہت
خوش ہوا - گنیش ابہی تک واپس نہین آیا تہا
معلوم ہوا کہ وہ بنارس کی طرف گیا ہے مجہے
مطلق خیال نہ تہا - اگر تہا تو صرف یہ - کہ منشی
کے بیٹے کو جو اسنے قتل کیا ہے اسکو بدلہ لون
یہ جوش میری طبیعت سے کسی وقت کم نہین
ہوتا تہا - دو برس بڑے ہی عیش و آرام سے
گذر گئے - زمانہ کی رفتار ہمیشہ یکسان حالت
پر نہین رہتی - ہان مین اب اسوقت کو یاد کرتا
ہون - اور کف افسوس ملتا ہون - لیکن شکر
ہے کہ اس مرتبہ میرا خیال خود بخود بدل ہوگیا
اور ٹھگی کے پیشہ سے نفرت ہوتی چلی گئی - اور
مین نے عہد کرلیا کہ آیندہ کبہی اس کا نام بہی
نہ لونگا - اور ہر وقت یہ خیال پیش نظر رہتا
تہا - کہ اس آوارہ گردی اور لوٹ مار کا نتیجہ
ایک دن خراب ہوگا - اور کسی روز میری
خانہ بربادی کا سامان قدرتی ہوجائیگا -

ان ہی وجوہات سے میری طبیعت نے گوارا
نکیا کہ پیاری عظیمہ کو کسی وجہ سے کوئی صدمہ
پہنچے - وہ پارسا عورت جو سچے دل سے تیری
محبت کا دم بہرتی ہے - کاش اسپر تیرے
ٹھگ ہونے کا حال ظاہر ہوجاوے تو اس کی
کمزور طبیعت کو کیسا صدمہ پہنچیگا - اور ممکن
نہین یہ امور اسپر ظاہر نہون - پس اب میرا
دل صاف ہوگیا تہا - اور میری طبیعت پر نیکی
نقش ہوگیا - ۵

نتیجہ کارِ بدکارِ بد ہے

چونکہ میری لڑکی کی نسبت میرے منشا کے
موافق ایک اعلی درجہ خاندان مین ہوگئی
تہی اس لئے قطعی ارادہ کرلیا تہا - کہ شادی
کرنیکے بعد جالون کی سکونت کو خیرباد کہونگا
اور شہر دہلی کو اپنا مسکن بناؤنگا - اور وہان
تجارت سے یا کسی اور طریقہ سے اپنے ذی
عزت ہونیکا سامان پیدا کرونگا - مین آپ
سے یہ ذکر کرنا بہول گیا کہ میرے جالون پہنچنے
کے چند روز بعد ایک انگریز والئی جالون کے
پاس آیا - اور تنہائی مین اس سے گفتگو
ہوئی - ہم سے جو اس امر کی تحقیق کی تو یہی
معلوم ہوا کہ سرکار انگریز اور راجہ جالون
مین کوئی عہد نامہ ہوا ہے - اور گورنمنٹ نے

راجہ کو اپنے سایہ عاطفت میں لیلیا ہے۔ ہمیں اس بات کا ذرا بہی خیال نہوا۔ اور بیخبری سے اپنی میٹھی نیند سوتے رہے۔ اور ہمیں یہ خبر نہوئی کہ یہ سب ہماری بربادی کا سامان ہے اور ہمارے ہی واسطے یہ کاغذی گھوڑے دوڑ رہے ہین۔ اور ایک عرصہ سے ہماری بیخکنی کا سامان جمع ہو رہا ہے۔ وہ انگریزی افسر ایک عرصہ تک جالون نہ آیا۔ اور ہم بالکل اس خیال کو بہول گئے۔ اور میری لڑکی کی شادی کا زمانہ بہت قریب آگیا۔ اور رسمیات ادا ہونے لگی۔ جس سے ہر طرف خوشی کا سامان تہا۔ یکایک راجہ کا ہرکارہ یہ حکم نامہ لیکر آیا کہ سرکار راجہ نے کسی خاص کام کے باعث سے مجھے اور میرے باپ کو بلایا ہے۔ گو شادی کے باعث سے مین نے عذر کیا۔ لیکن سب بے سود تہا۔ کوئی نتیجہ نہ نکلا۔ اور مجبوری کی حالت مین درباری لباس پہنکر اس ہرکارہ کے ہمراہ راجہ کے حضور مین پہنچے۔ وہان امیر و وزیر و چوبدار و نقیب سب اپنے اپنے مرتبے بیٹھے و ایستادہ تھے۔ ہم قدیم دستور کے موافق بعد سلام نذر پیش کرنا چاہتے تھے کہ ہر چار طرف سے چوبدار ہمپر دوڑے۔ اور ہمارے ہتیار لے لئے گئے۔ اور ہمکو گرفتار کر لیا۔ مین نے

بہت کوشش کی اور ہاتھ پیر ہلائے کہ ان چوبدارون کے پنجہ سے نجات پاؤن۔ لیکن میرا خیال بالکل بیکار تہا۔ کسی شخص نے میری پگڑی میرے سر سے اُتار لی اور میری مشکین ایسی مضبوط باندھ لین۔ کہ میری رگون سے خون نکلنے کا احتمال تہا۔ لہذا مین خاموش ہوگیا اور اسی سے اطمینان دے لیا کہ جو مقدر مین لکہا ہے پیش آئیگا۔ تقدیر پر شاکر رہنا مناسب ہے۔ جبکہ میری قسمت نے یہان پہنچا کر مجھے گرفتار کرا دیا۔ تو اب جو خدا اور بہوانی کی مرضی ہوگی وہ ہوگا۔

**راجہ**۔ (مجھے خاموش دیکھکر) حیف صد حیف اے امیر علی مین تیری نسبت وہ باتین سُنتا ہون جو میرے خیال مین نہین آتین۔ تو ٹھگ ہے۔ اور مسافرون اور سوداگرون کا قاتل ہے۔ کیا یہہ سچ ہے۔ تو تو جالون مین ایک معزز شخص اور اعلیٰ درجہ کا سوداگر سمجہا جاتا ہے۔ کیا تو ثابت کرسکتا ہے کہ یہ الزام جو تیری نسبت لگایا گیا ہے غلط ہے

**مین**۔ سرکار راج مین نہین خیال کرسکتا کہ یہ میرے کس حاسد نے افترا پردازی کی ہے۔ اور حضور کی طبیعت مین کس کس پہلو سے منقش کردیا ہے۔ کیا کوئی شخص جالون

جو الزام مجہپر لگایا جاتا ہے۔ شہادت دیسکتا ہو
مجھے سب لوگ جانتے ہین کہ مین ان سے کس
مہربانی سے پیش آتا ہون۔ اور میری نیک چلنی
میری ایمانداری سعی۔ کوشش سب حضور پہ
روشن ہے۔ کہ کس جانفشانی سے ویران علاقہ
کو آباد کیا ہے۔ کیا کوئی شخص درباریون مین
سے مجھے دغاباز کہہ سکتا ہے۔ ہرگز نہین۔
راجہ جی کوئی شخص بہی میرے خلاف بیان نکریگا
مین نہایت ادب و عاجزی سے گذارش کرتا
ہون۔ کہ جو اتہام ہمپر لگایا جاتا ہے وہ غلط ہے
بے قصور سر دربار ہماری کیون بے عزتی ہوتی
ہے۔ ہمارے گہر مین شادی ہے۔ اس مین
کیون رنج و الم کا سامان پیدا کیا۔

راجہ۔ امیر علی مین تجہپر الزام و تہمت نہین لگاتا
جو کچھہ کہ مین نے سنا ہے معلوم نہین کہ وہ کہانتک
صحیح ہے۔ اوسکو پرمیشر جانتا ہے۔ مگر تیرے اور
تیرے بوڑہے باپ کے خلاف بہت سی شہادت
گذری ہین۔ انکو سنو اور اپنی صفائی کا ثبوت
دو پہر ہم قطعی فیصلہ کرینگے۔ (حکمانہ لہجہ مین)
چپراسی ان بدقسمت لوگونکو جو حوالات مین ہین
عدالت مین باری باری سے حاضر لاؤ۔ انکا
بیان لکہا جائیگا۔

صاحب اسوقت سب لوگ ہمکو حیرت کی نظر سے
دیکھتے تہے۔ اور کبہی دروازہ کو تکتے تہے۔
شہر خموشان کا نقشہ تہا مین نے اپنے باپ
کی طرف دیکہا۔ تو اسکے چہرے پر مایوسی
بخوبی اپنا اثر کر چکی تہی وہ زیست سے ناامید
ہو چکا تہا۔ قبل اسکے کہ کوئی الزام اسپر قایم
کیا جائے اسکی صورت خود بخود اسکو خونی اور
مجرم ظاہر کر رہی تہی۔ میرا باپ اگرچہ شکیل
اور قدآور تہا۔ لیکن پریشان اور بے اوسان
ننگے سر اسوقت نظر آتا تہا۔ تو قدرتی خوفناک
معلوم ہوتا تہا۔ اب ایک شخص دروازہ سے
ہتکڑی و بیڑی پہنے عدالت مین آیا۔ مین نے
جو اسکی صورت دیکہی تو میرا حال میرے باپ سے
بہی ابتر ہو گیا۔ اور مین نے خیال کر لیا کہ دنیا
کے بدقسمت لوگون مین اب میرا اوّل نمبر ہے
صاحب شاید مین نے اسکا ذکر آپکے سامنے
ابتک نہین کیا ہے۔ یہ شخص ابتدائی زمانہ سے
میرے ہمراہ رہا ہے اور سوتہیا۔ بہلی لوگہائی
وغیرہ کا کام کرتا تہا۔ اور پہلے میرے باپ کے
پاس بہی رہ چکا ہے۔ اس نمکحرام کا نام مُرع
تہا۔ اس لئے میری سوانح عمری کا حال یہ
سو سے بخوبی جانتا تہا۔ اس نے آپکے روبرو
میرا اور میرے باپ کا تمام و کمال حال نہایت
خوبی اور خوش بیانی سے بیان کر دیا۔ نہ کسی

واردات کو بھولا تھا۔ اور نہ کسی مقام کو۔
یہ بھی کہا کہ ان مقامات کو بھی بتا سکتا ہون۔
جہان یہ غریب مسافر دفن کئے گئے۔ لوٹ
کی نقدی زیور وغیرہ کا جو حساب بتایا وہ
صحیح تھا پھر کہا سری مہاراج اسمٰعیل اور امیر علی
یہ دونون بندیل کھنڈ کے علاقہ مین ٹھگونکے
سرغنہ تھے۔ جو ذرا سے اشارہ میں دو سو تین سو
جوان جمع کر سکتے ہین جو سب بے رحم و بے شرم
و ظالم ٹھگ ہین۔ صاحب یہ بہت صحیح ہے
کہ راستی کو کبھی زوال نہین۔ اور دروغ کو
کبھی فروغ نہین۔ سورج نے مجھسے مخاطب
ہو کر کہا کہ تو میری باتونکا جواب دیسکتا ہے
یا اسکی تردید کر سکتا ہے۔ میری طبیعت ایسی
مغلوب ہو گئی تھی۔ کہ مین اپنی تمام لسانی کو
بھول گیا۔ گویا میرے لبون پر مہر لگا دی۔
اور گویائی کی قوت ہی نرہی۔ اب میرے باپ
کی طرف مخاطب ہو کر کہنے لگا۔
سورج۔ اس ظالم اسمٰعیل کی ضعیفی اور ظاہر
وضع و قطع کو دیکھکر کوئی شخص یہ خیال کر سکتا
ہے کہ یہ ایک خونخوار ٹھگ ہے۔ اور قاتلون
مین اول نمبر ہے اور اس ضعیفی اور سفید ڈاڑھی
پر بھی کمبخت نے اس خبیث پیشہ کو ترک نہین کیا
اسکو لازم تھا کہ آپ اپنی عمر کا بقیہ حصہ پرمیشر
کی یاد مین بسر کرتا۔ اور اپنے گناہونکی تلافی
چاہتا۔ مگر افسوس طمع نفسانی نے اسکو خراب
کیا۔ جسکا نتیجہ یہ ہوا۔ اب مین سب واقعات
کو چھوڑ کر حال کے واقعہ کا حضور کے سامنے
ذکر کرتا ہون جسکو قریب قریب دو ماہ کا عرصہ
ہوا ہوگا۔ اور بہت بیش قیمت مال وہان سے
لیکر آیا ہے۔ اور جس غریب آدمی کو اس نے
قتل کیا ہے۔ وہ حضور ہی کی رعایا مین سے تھا
ہائے افسوس وہ شخص جسکی یہان سب عزت
کرتے تھے اور سب لوگ اس سے خوش تھے۔
اور اوسکے خاندان مین اسکا اب تک ماتم ہے
اس ظالم کے ہاتھ سے بیوقت مارا گیا۔
راجہ۔ کیا میری رعایا مین سے (افسوس اپنے
دل مین۔ شاید غلط ہو) اچھا سورج صاف
صاف بیان کرو۔ کسی سے خوف نکرو۔
سورج۔ خوف کبھی میرے ہمسایہ مین بھی نہین
آیا۔ مین ہمیشہ نیخوف رہا۔ جسکو میرا بیان
خود ثابت کر رہا ہے۔ کیا آپ جسونت مل کو
جو ایک شریف آدمی تھا جانتے ہین۔
راجہ۔ ہم بخوبی جانتے ہین وہ زندہ ہے۔
سورج۔ مہاراج اس اسمٰعیل سے اسکا
حال پوچھیے۔ اگر یہ نہ بتائیگا۔ تو میرا دوسرا
ہمراہی جو یہان موجود ہے۔ میرے بیان کی

تصدیق کر کر مفصل کیفیت آپ کے سامنے بیان کرونگا - مین نے اپنی آنکھون کے سامنے جسونت مل کو مرتا ہوا نہین دیکھا ہے - اسکی صورت آپکو کبہی نظر نہ آئیگی - اسکے عزیز - رشتہ دار - دوست جو جسونت مل کو زندہ سمجھتے ہین اب اُسکا ماتم کرین - وہ درحقیقت مرچکا ہے - اس اسمٰعیل نے (تند اور تیز حسد لینے کی نگاہ سے دیکھکر) اپنے ہاتہہ سے اسکو قتل کیا - اور یہ ہی شیطان اسکا بہوٹیٹی بنا تھا -

صاحب اس بیان سے حاضرین عدالت کے جسم پر لرزہ ہوگیا اور سب کی صورت سے رنج و افسوس ظاہر ہوتا تہا - راجہ کو بہی بہت بڑا ملال تہا - چہرہ غصہ کے باعث تمتمانے لگا -

راجہ - غضبناک ہوکر - سورج تمنے جسونت کو بچشم خود مرتے نہین دیکھا -

سورج - بندہ پرور ہان مین نے نہین دیکھا لیکن بودی کو بلوائیے - وہ سب حال شرح بیان کردیگا -

صاحب بودی کا نام سنکر میرے ہوش و حواس جاتے رہے - اور مجھے کوئی امید نہین رہی - میرا خیال تہا کہ سورج اپنے بیان کی کافی شہادت نہ دے سکیگا - اور نہ مین نے کبہی اس واردات کا حال اپنے باپ کی زبانی سنا تہا - یہ بودی میرے باپ کے نوکہا یون کا سردار تہا - اسلئے اب ہمین اپنی زندگی سے پوری مایوسی ہوگئی -

راجہ - (چپراسی سے) بودی کو حاضر کرو -

صاحب جسوقت بودی آیا تو اسنے مجہے دیکہکر مجرمون کی طرح بندہا ہوا دیکہا - اسیوقت اُسکے جسم پر لرزہ آیا - کیونکہ اسپر بہت بڑا بہروسہ رکہتے تہے میرے باپنے اسکو پرورش کیا تہا - گو وہ قوم ہنود سے تہا - پہربہی میرا باپ اب تک فرزندانہ محبت کرتا تہا - اسکے چہرہ پر ہوائیاں اوڑتی تہین جو اسکی وفاداری ظاہر کر رہی تہی - مین کمال اضطراب اور بڑے فکر سے اسکی شہادت کا منتظر تہا - کہ ایسا وفادار اور معتمد شخص کیونکر اپنے پرورش کرنیوالکی شکایت کریگا -

راجہ - (بودی سے مخاطب ہوکر) اے مصیبت زدہ بدبخت بدنصیب تیری اس شرط پر جان بخشی ہوسکتی ہے - کہ مقدمہ قتل کے متعلق جو کچہ تجہے معلوم ہے - یا تونے دیکہا ہے - یا اس واردات مین تونے کام کیا ہے - سچ سچ بیان کردے اور کوئی بات پوشیدہ نہ رکہے - تونے گورنمنٹ سے وعدہ کیا ہے - اب اپنا قول پورا کر - اگر تونے راست راست بیان نکیا تو فوراً ہاتہی کے پیرون مین تجہے کچلوا ڈالونگا - فوراً حکم دیا گیا کہ فیل

سست لایا جاوے اور زنجیرین تیار رہین شاید تہوڑی دیرمین ضرورت ہوگی ۔

راجہ ۔ بودی سچ کہہ تجہے جسونت مل کی نسبت کیا معلوم ہے ۔ وہ مرگیا یا زندہ ہے ۔ دیکہہ ہم تجہکو پہر ہوشیار کرتے ہین ۔ کہ سچ بولنے سے تیری رہائی ممکن ہے ۔

اسوقت دربار مین سنسانی کا عالم تہا ۔ اور سب لوگ اپنے خیالات مین غلطان وپیچان تہے کہ بودی کی زبان سے کیا نکلتا ہے ۔ خاصکر بیرے باپ اسمٰعیل کی پریشانی بہت ہی بڑہی ہوئی تہی اس نے مایوسی کی حالت مین بودی کی طرف دیکہا اور اشارون مین اپنا عجز ظاہر کیا ۔ کہ صرف تیرے بیان پر میری زندگی کا قطعی فیصلہ ہے ۔ اسوقت بودی کی آنکہون مین پانی بہرآیا ۔ رونگٹا کہڑا ہوگیا ۔ شرم اور حجاب سے گردن جہکالی ۔

**اسمٰعیل** ۔ بلند آواز سے ۔ بودی گہبراؤ نہین بولو بولو ۔ اور راجہ سے کہو کہ اسمٰعیل پر جو جرم لگایا گیا ہے وہ اسکا جرم نہین ہے ۔

راجہ ۔ غصہ سے ۔ پاجی خاموش نہین رہتا ہے اگر بلا دریافت کوئی لفظ مُنہ سے نکالا ۔ تو اسکی اسیوقت سزا ملےگی (ایک معزز شخص سے مخاطب ہوکر) میر صاحب آپ گورنمنٹ سے یہان کے اجلاس کی کیفیت ضرور بیان کرینگے ۔ کہ اسطرح سے تحقیقات مقدمہ ہوتی ہے ۔

ناظرین فسانہ کو یہ خیال ضرور ہوگا ۔ کہ یہ میر صاحب کون ہین ۔ اسلئے مین اسکی ہی تشریح کئے دیتا ہون ۔ یہ حضرت گورنمنٹ انگریزی کی جانب سے دربار جالون مین اس مقدمہ کی تحقیقات کرانے آئے تہے ۔ اور ڈکیتی وٹہگی کے محکمہ مین انسپکٹر تہے ۔

راجہ ۔ (ہاتہی کو طلب کرکے) اے بودی انجام کو سوچ ۔ زمین وآسمان کی طرف دیکہہ ۔ اگر تونے راستی کو چہوڑکر جہوٹ سے کام لیا ۔ تو تو اسیوقت ہلاک کیا جائیگا ۔ تیری صورت اس مقدمہ سے تیرا واقف ہونا ظاہر کررہی ہے ۔

بودی اسوقت بڑا ہی متحیر تہا ۔ اور سوچتا تہا ۔ کہ مین اس شخص کی جسنے مجہے بچپن کے زمانہ سے پرورش کیا ہے جان بچاؤن ۔ یا اپنی جان بچاکر نمکحرام کہلاؤن ۔ پہر سوچ کر کہا ۔

**بودی** ۔ مجہے اس واردات کا حال معلوم نہین ہے ۔ اور بہت سے واقعات جانتا ہون ۔

**سورج** ۔ سرمہاراج ۔ یہ جہوٹ بولتا ہے ۔ یہ اسمٰعیل کا ہمراہی ہے ۔ اس سے خوف کرتا ہے

راجہ ۔ اے بودی تونے سنا ۔ کہ یہ سورج کیا کہتا ہے ۔ اگرچہ تواب زندہ رہنے کا مستحق نہین رہا ۔ مگر مین تجہے چند لمحہ کی اور مہلت دیتا ہون

دیکھہ برآمدہ کا سایہ جو میری مسند سے بہت قریب ہے۔ جب تک یہ سایہ مسند پر نہ آئیگا۔ تو زندہ ہے۔ جو کچھہ تجھے بیان کرنا ہے اسکو سوچ لے۔ اور خوب غور کرلے ورنہ بعد مین تو ہوگا اور مست ہاتھی۔

صاحب سبکی نگاہین اب سایہ کی طرف لگی ہوئی ہین اور بودی اس طرح اس سایہ کو دیکھتا تھا۔ جیسے کوئی شیر درندہ کو دیکھتا ہے۔ اور خوف کہاتا ہے۔ میرے باپ اسمٰعیل کا بہت ہی ابتر حال تھا۔ اسکی آنکھین مخوف معلوم ہوتی تہین ہونٹ پر خشکی۔ چہرے پر زردی۔ خون کا دورہ بالکل بند نظر آتا تھا۔ اسوقت اسکی طرف دیکھا نہ جاتا تھا۔ کاش اگر میرا اور میرے باپ کا اسوقت دم نکلجاتا تو وہ مصیبت جسکا بیان آیندہ آئیگا مین اپنی آنکھون سے نہ دیکھتا۔ اور ان تکلیفون سے کہ جنکے سننے سے انسان کا کلیجہ دھڑکتا ہے۔ محفوظ رہتا۔

**سورج**۔ (اپنی خاص زبان مین) ارے احمق ایسے شخصون کے واسطے تو کیون جھوٹ بولتا ہے اور کیون اپنی پیاری جان کو خطرہ مین ڈالتا ہے جنکے سر پر موت کا نقارہ بج چکا۔

صاحب ان الفاظون نے بہت بڑا اثر بودی کی طبیعت پر کیا۔ اور وہ گبھرا کر بولا۔

**بودی**۔ سری مہاراج میرے جہوٹ بولنے کا قصور معاف کیا جاوے۔ جسونت مل مارا گیا اور امین نے ہی اپنے ہاتھہ سے قبر کھودی تھی۔ اور دفن کیا تھا۔

**راجہ**۔ ہے ناراین۔ ہے رام۔ ہائے یہ کیا ستم ہوا۔ ہائے غضب جسونت مل سا نیک آدمی مرگیا۔

صاحب تھوڑے عرصہ تک راجہ سکتہ کے عالم مین رہا۔ پھر اپنے ہوش وحواس قایم کرکر بولا ارے کمبخت سب مفصل کیفیت بیان کر۔

**بودی**۔ حضور جسونت مل ہمکو اجین مین ملا تھا۔ اور اسمٰعیل بخوبی جانتا تھا کہ اگر جسونت مل نے ہمارے گروہ کو دیکھہ لیا۔ تو اسکو فوراً شبہ پیدا ہو جائیگا۔ اس لئے اس نے ہم سبکو گانوں کے باہر چھوڑدیا اور آپ خود گانوں کے اندر جاکر نہین معلوم کس طریقہ سے جسونت مل کو رضامند کرکر اپنے ہمراہ مع اسباب لے آیا۔ مین جانتا ہون کہ اس نے فریب دیا۔ ورنہ وہ ہرگز نہ آتا۔ قبر پہلے ہی تیار ہو چکی تھی ابھی آفتاب غروب ہو چکا تھا۔ اور شب تاریک کا پورا دخل نہوا تھا۔ کہ جسونت مل کا کام تمام کیا گیا۔ یعنے اسمٰعیل کا قاتل رومال اسکی گردن مین پڑگیا۔ اور یہی حالت اسکے دو ملازمون کی ہوئی۔ مین نے

ان تینون کو ایک ہی قبر مین دفن کیا ہے۔
دوسرے روز ہم نے اسکا گھوڑا پچیس روپیہ
کو فروخت کیا۔ اور اسکے پاس سے ہنڈویان
کے سوائے اور کچھ نہ نکلا جو اسیوقت جلادی گئین
راجہ۔ بس بس اسیقدر ثبوت کافی ہے۔
بودی۔ نہین مہاراج مین اور بہی ثبوت دے
سکتا ہون۔ اسمٰعیل کے ہاتھہ مین جو انگوٹھی ہے
وہ بہی جسونت مل کی ہے۔ آپ شناخت کر لیجئے۔
صاحب مین اپنے باپ کی انگلی مین اس انگشتری
کو دیکھکر بہت گھبرایا۔ کہ ہماری بدقسمتی سے کیا
کامل ثبوت ہاتھہ آیا۔ وہ انگوٹھی عدالت مین
پیش ہوئی۔ دربار مین اسوقت پورا مجمع تہا۔
ایک معزز ساہوکار نے اسکو شناخت کیا۔ کہ
یہ جسونت مل کی انگوٹھی ہے۔ علاوہ برین
اسپر جسونت مل کا نام بہی کھدا ہوا تہا۔
راجہ۔ اب زیادہ ثبوت اور تحقیقات کی ضرورت
نہین ہے۔ یہ انگشتری اسکا مجرم ہونا ثابت
کرتی ہے۔ اب اسکو باہر لیجاؤ اور فیل مست کے
پیرون سے باندہ کر تمام شہر مین پہراؤ اور
منادی کرادو۔ کہ یہ اسمٰعیل ٹھگ ہے۔ جسکو
باشندگان شہر ایک پٹیل سمجھتے تہے۔
سید۔ (جو گورنمنٹ کی جانب سے دربار
مین موجود تہا) ابہی ٹہرو۔ مجرم سے دریافت

کیا جاوے۔ وہ اب کیا کہتا ہے۔
راجہ۔ بدنصیب ظالم۔ کمبخت اب تو کیا کہتا ہے
صاحب اسوقت موت کا جابر پنجہ میرے باپ
کے سر پر سوار تہا۔ اس لئے میرا خیال تہا۔ کہ
اپنی تقصیرات کی تلافی چاہے گا۔ لیکن وہ مطلق
نہین گھبرایا۔ بلکہ بیخوف اور دلیر ہو کر جواب دیا۔
اسمٰعیل۔ اے راجہ مرنے سے نہین ڈرتا۔
اور اب آخر وقت مین ہرگز جہوٹ نہ بولونگا۔
مین درحقیقت ملزم ہون۔ مین نے جسونت مل
کو جو مرگیا قتل کیا۔ تیرا طریقہ اچہا نہین ہے
تو ایک مدت سے مجہسے واقف تہا۔ اور ہمیشہ
لوٹ مین سے حصہ لیتا رہا۔ کیا تو نے ٹھگون کو
نوکر نہین رکہا۔ اور تو انکو انعام نہین دیتا
رہا۔ مین نے ہزار ہا آدمیونکو قتل کیا۔ اور
جسونت مل کو بہی مارا۔ اور یہ آخری کام نہایت
اطمینان سے کیا۔ اب میری زندگی کا پیمانہ لبریز
ہوچکا۔ اور مین ہمیشہ اپنی خواہشون مین
کامیاب ہوتا رہا۔ اب مجھے دنیا مین رہنے
کی خواہش نہین ہے۔ لیکن اے راجہ تو بہی
پچہتائیگا۔ اور جو دغا تو نے میرے ساتہہ کی
ہے۔ اسکا خمیازہ اٹہائیگا۔ پیدا کنندہ
ان سب باتون سے خوب واقف ہے۔
ہمارا کہنا کر نہوا الا دیوتا تجہسے ضرور بدلا لیگا۔

اسکے پیارے بندے کا خون بالا بالا نجائیگا ضرور رنگ لائیگا - جہنم مین جائیگا - مال مغروقہ سے حصہ لینے کا مزا اُٹھائیگا - اسوقت میرا کہنا یاد آئیگا -

راجہ - غضبناک ہوکر - ارے کوئی حاضر ہے اس گستاخ بے ادب کو میرے سامنے سے دور کرو - اور اسکے بیٹے کو اسکے سزایاب ہونیکا تماشہ دکہلاؤ -

صاحب حکم کی دیر تہی اسوقت ہم دونو نکو چپراسی کہینچکر باہر لائے - اور مین نے اپنے باپ سے کہا کہ حضرت اس آخر وقت مین کچہہ اس بد نصیب بیٹے کو وصیت فرماتے ہین - میرے باپ کی آنکہون مین آنسو بہرے ہوئے تہے ضبط کرکر کہا - میرے پیارے اور سعادتمند بیٹے تو میرا جانشین ہے مین اب بہشت مین جاؤنگا - حورین میرا انتظار کر رہی ہونگی ایسا کوئی امر نہین ہے جس سے تو واقف نہین البتہ مین نے عمداً ایک بات کو تجہسے پوشیدہ رکہا تہا - یعنے تو میرا اصلی بیٹا نہین ہے - مین نے تجہے فرزندون کی طرح پرورش کیا ہے خدا تیرا حافظ ونگہبان ہے اُسی کے سپرد کرتا ہون - کچہہ اور بہی کہنا چاہتا تہا لیکن شیطان سپاہی نے تہپڑ رسید کیا اور کہا کہ بک بک نکرو - اور دہکا دیکر دور کر دیا - لیکن پہر بہی میرے باپ نے اپنی خاص زبان مین مجہسے کہا - بیٹا اس راجہ کو زندہ نچہوڑنا میرا عوض ضرور لینا - اسکے مکر اور فریب اور دغا کی گورنمنٹ سے اطلاع کرنا - جسوقت یہ دغاباز کافر ریاست سے معزول ہوگا میری روح بہت خوش ہوگی - اب گفتگو کرنیکا موقع نرہا - جلادون نے اسکی کمر مین زنجیر باندہکر ہاتہی کے پیرون سے لپیٹ دیا - اور میرے باپ نے کلمہ پڑہا (لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ) پیلبان نے ہاتہی کے سر پر انکس مارا - اور ہاتہی چنگہاڑکر تیزی کے ساتہہ بڑہا - دو ہی قدم مین اسکا دم نکلگیا -

**مصنف** - والی جالون تہوڑے ہی عرصہ مین کوڑہی ہوکر مرگیا - ٹہگونکا فرقہ - اسمٰعیل کی بد دعا - اور بہوانی کا سراپ بتلاتے ہین -

## باب چہیالیسوان (۴۶)

صاحب مین اپنی طبیعت کا جوش اور وہ خیالات جو اُسوقت بڑی تیزی سے دورہ کر رہے تہے آپ کے سامنے بیان نہین کرسکتا - مار پیچیدہ کی طرح بل کہاتا تہا - مگر افسوس مین اسوقت گرفتار تہا - ورنہ راجہ کو اجلاس مین ہی قتل

کرتا۔ مین نے بہتیری اپنی رہائی کی کوشش کی
اور ساتھہ پیر ہلائے۔ وہ سب بیفائدہ اور
فضول۔ کیونکہ مین بالکل رسیون سے بندہا
ہوا تہا۔ ہان میرے زور کرنے اور جہٹکے دینے سے
میری بندش اور بہی مضبوط ہوگئی۔ اور
میرے جسم سے خون ٹپکنے کا احتمال تہا۔ اور
میری رگون مین اور جوڑون مین درد ہونیلگا
مجبور مین بہی خاموش ہو گیا۔ اور چوبدار مجہے
حوالات مین لیگئے۔ اور وہان میری مشکین
کہولکر کوٹھڑی مین بند کر دیا۔ صاحب وہ
دن بڑی ہی مصیبت سے کٹا۔ خدا وہ وقت
کسی دشمن کو بہی نہ دکہلائے۔ آنے جانیوالے
یہ سمجہتے تہے کہ ایک درندہ آج قفس مین بند
ہوا ہے۔ کوئی ہنستا تہا۔ کوئی آوازہ کستا
تہا۔ کوئی میرا منہ چڑاتا تہا۔ لڑکے جنگلو مین
سے میپہ لکڑی و پتہر مارتے تہے۔ گالیان
دیتے تہے۔ ہائے ایک وہ وقت تہا کہ یہی
لوگ میری عزت کرتے تہے۔ مجہے معزز جانتے
تہے۔ ایک یہ وقت کہ اس بدی سے پیش
آتے مین۔ ہائے میرے پریشان خواب جو
پیشین گو بان ہو رہے تہے۔ پوری ہوئین۔
مین نے نہایت عجز اور خوشامد سے ان لوگون
کی خدمت مین عرض کی کہ برائے خدا مجہے

میری پیاری بیوی عظیمہ کی خبر لادو۔ اور
براہ کرم اسے اطمینان دو۔ میرے اس التماس
پر قہقہہ لگایا۔ کسی نے سخت کلمہ سنایا۔ کوئی گالی
سے پیش آیا۔ میری بیوی عظیمہ جسکا نام میرے
مکان کی حد کے اندر ہی محدود تہا۔ اب کوچہ
بکوچہ ہر شخص کی زبان زد ہوا۔ کوئی اس کی
عصمت پر دہبہ لگاتا تہا۔ کوئی برا بہلا کہتا تہا
ہائے غضب ہائے افسوس مین یہ ناقابل برداشت
الفاظ سنتا تہا۔ مین اپنے کانونکو بند کرتا تہا
کہ یہ درشت و ناملائم باتین نہ سنون۔ مگر وہ لوگ
زیادہ غل مچاتے تہے۔ زمین و آسمان کے قلابے
ملاتے تہے۔ اور جنگلے کے قریب آکر تہوکتے تہے۔
جب رات ہوئی تو ان بدذاتون کی بدذاتیون
سے نجات ہوئی۔ صاحب یہ وہ وقت تہا۔
کہ مین اپنے گہر مین عیش و آرام سے سوتا۔
اور میرا محبوب میری بغل مین ہوتا تہا۔ ہائے اب
اسکے بدل مین۔ سانپ بچہو۔ جنگلی چوہے وغیرہ
جو جیلخانہ کی اندہیری کوٹہڑی مین اپنا گشت
کر رہے تہے میرے پیش نظر تہے۔ خدا خدا کرکے
وہ شب پوری کی۔ میری مصیبت کی یہ پہلی
منزل ہے۔ مین نے بہتیری کوشش کی کہ راضی
برضا رہون۔ اور رنج والم کو پاس نہ آنے
دون۔ ہائے میرا خیال غالب نہ آیا۔ اور

تلچہٹ کا تلخ پیالہ پینا ہی پڑا۔ صبح کیوقت مین نے فریضہ سحری ادا کیا۔ بجائے پانی کے خاک ومٹی سے وضو کیا۔ بعد مین مین نے پانی مانگا کیونکہ میرا حلق خشک تہا۔ لیکن صدائے بر نخاست۔ ؎

باغبان بیدردہے گل بیوفا گلچین رقیب
کون سنتا ہے چمن مین نالہائے عندلیب

اب امیر علی ٹہگ کا اجلاس جیلخانہ کی کوٹہڑی مین ہوا۔ درباری لوگ حاضر ہونے لگے۔ آج اتفاق سے عورتین بہی آئی ہین۔ اور سب امیر علی کی ملاقات کے مشتاق ہین۔ کہ ذرا توجہ ہو تو ہم وہی اپنا معمولی فرض دیر وزرا ادا کرین۔ لیکن مین آج بالکل خاموش ایک کونہ مین بیٹہا ہوا تہا۔ جس طرح شیر ببر کا طریقہ دوسرے روز تبدیل ہو جاتا ہے اور کچہہ قفس اور آدمیون سے مانوس ہو جاتا ہے۔ مین نے اپنے مُنہ پر اپنا دوپٹہ ڈال لیا تہا۔ نہ مجہے انکے ہنستے ہوئے چہرے سے کوئی غرض تہی۔ اور نہ انکی تلخ باتونکا خیال تہا ہان مین اپنی چہپی ہوئی نظرون سے ایسے شخص کی تلاش مین تہا۔ جسکو رحم سے کیقدر حصہ ملا ہو۔ گو مین سبکو جانتا تہا۔ لیکن مجہے کوئی بہی مہربان اور رحمدل انسان نظر نہ آیا مینے کئی مرتبہ آواز دی۔ اول تو کسی نے سُنی نہین اور جو سنی بہی تو اُسکے جواب مین کوئی گالیان دیتا۔ کوئی خاک وپتہر پہینکتا۔ پیاس بڑی شدت سے تہی یہ دن بہی بے آب و دانہ گزرا۔ گرمی کا موسم۔ بادنند کے جبو کے طرہ یہ کہ آب و دانہ بند۔ ؎

مرغ دل مت رو یہان آنسو بہانا منع ہے
اس قفس کے قید یونکا آب و دانہ منع ہے

ہائے مین اپنے گہر صراحی کا ٹہنڈا پانی یا شربت اس موسم مین پیتا تہا۔ اور اب ایک قطرہ پانی بہی میسر نہین ہوتا غرض تیسرا دن بہی اسی طرح گزرا۔ مین نے ہر چند لوگونکی منتین کین خوشامدین کین۔ برائے خدا اپنی جوانی کا صدقہ تہوڑا پانی پلا دو۔ لیکن وہان تو وہی خاک کا مینہہ برستا تہا۔ راجہ کی طرف سے بہی کوئی تحقیقات وتفتیش کسی قسم کی نہین ہوئی۔ مجہے خیال ہوا کہ یہ لوگ اسی طرح سے تجہے ہلاک کرینگے۔ میرا باپ خوش قسمت تہا۔ جو چند لمحہ کی تکلیف اُٹہا کر بہشت مین چلا گیا۔ ایک مین بدنصیب ہون۔ کہ تکلیف پر تکلیف اُٹہاتا ہون۔ اور ذرا سا پانی کو بہی ترستا ہون۔ چوتہا روز بہی اسی طرح تمام ہوا لیکن کسی بندہ خدا کو رحم نہ آیا۔ آفتاب غروب ہو گیا۔

آسمان پر ستارے نکل آئے۔ اور مجھے خیال ہوا۔ کہ اب مین زندہ نہ بچونگا۔ موت ہی مجھے اس جیل خانہ مین کھینچکر لائی ہے۔ پانچوین روز بھوک وپیاس کی شدت اور ضعف کی کثرت سے گرکر بیہوش ہوگیا۔ مین نے اپنی حالت موجودہ پر بہت رنج والم کیا اس بیہوشی یا حالت غنودگی مین بھی خوفناک خواب دکھلائی دیئے۔ ان مقتولون کی صورت جو میرے ہاتھ سے قتل ہوئے تھے۔ پیش نظر تھی۔ اب زیادہ حالات بیان کرکرآپ کو اور ناظرین فسانہ کو پریشان نکرونگا۔ وہ شب گزری صبح کے وقت جب میری آنکھہ کھلی یا مجھے ہوش آیا۔ تو اسوقت کی ٹھنڈی اور خوشگوار ہوا۔ مجھے بہت ہی اچھی معلوم ہوئی۔ مین نے اپنا مُنہ کھول دیا۔ اور زبان وحلق کی خشکی کو اس سے سیراب کرنے لگا۔ بھوک مجھے مطلق نہ رہی تھی۔ پیاس کی بہت شدت تھی۔ اِسی وجہ سے انتڑیان بھی خشک ہوگئی تھین۔ دوسرے مختلف خیالات اور حوادث زمانہ نے دین ودنیا دونون سے کھودیا۔ اور خدا تعالےٰ سے ملتجی ہوا۔ کہ اے اللہ تو ہی غیب سے میری امداد کر۔ جو شخص اُدہر سے جاتا آتا تہا مین اسے آواز دیتا تہا۔ ہائے افسوس کوئی توجہ کرتا تہا۔ اور نہ کوئی میری بات کاجواب دیتا تہا۔ اتفاق سے مجھے اپنا ملازم نظرآیا۔ اور مین نے اشارہ سے پانی مانگا۔ کہ برائے خدا حضرت پیغمبرؐ کے واسطے مجھے تہوڑا پانی دے ہائے آج چھٹا روز ہے۔ کسی نے میری خبر بھی نہ لی۔

**ملازم** (غلام حسن) میر صاحب سخت معذوری ہے۔ راجہ نے قطعی حکم دیدیا ہے۔ کہ جو شخص آپ کو کہانا کہلائیگا۔ پانی پلائیگا۔ وہ فوراً قتل ہوجائیگا۔

صاحب مجھے کمال غصہ آیا۔ کہ آج وہ شخص جو ہمیشہ حاضر خدمت رہتا تہا۔ اس طرح سے صاف جواب دیتا ہے۔ کیامروت کا خاتمہ ہوگیا۔ انصاف دنیا سے جاتا رہا۔ لیکن خدا تعالےٰ نے اسکے ہوش وحواس درست کئے وہ پوشیدہ پانی لایا۔ اور مجھکو دیا مین پروردگار کا شکر بجالایا اور غلام حسن کا بہت ہی ممنون ہوا۔ مین لمحہ لمحہ مین حلق تر کرتا تہا۔ اس نے کہا کہ شام کو مین پہرآؤنگا اور کہانا بھی لاؤنگا۔ اور عظیمہ کا بھی حال بیان کرونگا۔ یہ دن مجھے کمال اضطراب مین بسر ہوا۔ اور بڑی مشکل سے رات کا وقت ہوا۔ مین اپنے نمک حلال ملازم کا انتظار

کرنے لگا۔ اور مین جانتا تہا کہ وہ ضرور آئیگا۔ اور کبھی مجھے دہوکا نہ دیگا۔ میری حالت کا وہ ہی شخص اندازہ کر سکتا ہے۔ جو دام مصیبت مین پہنسا ہو۔ شب کے نو بجے جبکہ تاریکی کا پورا عمل تہا۔ غلام حسن ایک کمبل اوڑہے ہوئے آیا۔ اور چھپ چھپا کر میری کوٹھڑی کے دروازہ پر بیٹھہ گیا۔ ایک بدہنی مین پانی لایا۔ اور دو موٹی موٹی روٹیان جو خشک تہین وہ مجھے دین کہ کہاؤ۔ مین بعد مین حال بیان کرونگا۔ یہ وہ روٹیان تہین جنسے پانچ روز پیشتر نفرت کرتا تہا۔ اور اپنے کُتّے کو بہی نہ دیتا تہا۔ مگر اسوقت وہ ہی مزیدار معلوم ہوئین۔ روٹی کہائی پانی پیا۔ خدا کا شکر ادا کیا۔ اور مین نے پوچہا کہ میری بیوی اور لڑکی کی کیفیت بیان کرو۔

**غلام حسن** ۔ میر صاحب کچہہ نہ پوچہئے مین اسوقت آپ کو صدمہ پہنچانا نہین چاہتا

**میں** ۔ اس سے زیادہ اور کیا صدمہ پہنچیگا کہ عظیمہ اس دنیا سے رحلت کر گئی ہو گی۔

**غلام حسن** ۔ کچہہ دیر خاموش رہکر بیشک وہ مرگئی۔

**میں** ۔ اور میری پیاری بچی۔

**غلام حسن** ۔ وہ ایک مُلّا کے گہر رہتی ہے جس نے تمہاری بیوی کی حفاظت کی تہی۔ اور اپنے ہان پناہ دی تہی۔

**میں** ۔ عظیمہ کے گہر سے باہر نکلنے کا باعث

**غلام حسن** ۔ راجہ کے ہرکارہ آئے۔ اُنہون نے باہر نکال دیا۔ اور تمام مال و اسباب لوٹ لیا۔ مال اسکی امید سے زیادہ نکلا۔ آپ کی بیوی اسوقت صرف ایک چادر اوڑہے ہوئے تہی۔ اس نے جسوقت تمہارے باپ کے مارے جانے اور تمہارے قید ہونیکی کیفیت سنی۔ اُسیوقت رحلت کی۔ کیونکہ وہ ایک سکتہ کے عالم مین تہی۔ زبان مین گویائی کی قوت نہ رہی۔ ہوش و حواس قائم نہ تہے تہوڑے ہی عرصہ مین اسکا طایر روح پرواز کر گیا۔

**میں** ۔ اچہا اب تم جاؤ۔ خدا تمہاری عمر مین برکت دے۔ مجھے اب تنہا رہنے دو ورنہ اسوقت اور زیادہ رنج ہوگا۔

عظیمہ میری پیاری بیوی عظیمہ۔ میری تسکین بخش عظیمہ۔ کیا تو سچ مچ مرگئی۔ ہائے مجھے تنہا چہوڑ گئی۔ اور مین بدنصیب بیحیائی سے جیتا ہون۔ مین اپنے پیشہ کو ہمیشہ تجہسے چھپایا کرتا۔ ہائے آخر وقت مین خود بخود میرا ٹھگ ہونا تجہپر ظاہر ہو گیا

شکر ہے۔ کہ تو ان واقعات کے سنتے ہی جنکی تو
ہرگز برداشت نہین کرسکتی تہی مرگئی۔ ورنہ خدا
معلوم کیا کیا تکلیفین اُٹھاتی۔ اور کس کس عذاب
مین پہنچتی۔ کاش اگر تو زندہ بہی رہتی۔ تو
بہی مصیبت اُٹہاتی۔ مین شرم وحجاب کے باعث
کبہی تجہے اپنا مُنہ نہ دکہاتا۔

صاحب مجہے اسقدر رنج وملال نہین ہوا جو
اسوقت ہوتا۔ جبکہ میرے اقبال کا ستارہ چمک
رہا تہا۔ شکر ہے۔ لڑکی زندہ ہے۔ اور وہ ایسی
جگہہ ہے جہان اسکو تکلیف نہین ہوسکتی۔ دوسرے
روز راجہ کے ہان سے کہانا پانی ملنے کا حکم ہوا۔
قیدیون کو جو غذا ملتی ہے اُسکے بیان کی ضرورت
نہین۔ تین مہینے مین نہایت ہی لاغر وکمزور ہوگیا
اور یہ تین مہینے مجہے برسون کی برابر معلوم ہوتے
تہے۔ اسکے بعد ایک روز راجہ کے دربار مین میری
طلبی ہوئی۔ مین سمجہا کہ اب رنج ومصیبت کا
زمانہ گیا۔ اس نے مجہسے خفیف بات کی جو نہایت
تلخ تہی ہماری لوٹ سے حصہ لیتا تہا۔ حفاظت
کا ٹیکس علیحدہ تہا۔ میرے باپ کو قتل ار مجہکو
قید کرکر تمام گہر میرا لوٹ لیا تہا۔ اسمٰعیل کو مین
اپنا باپ سمجہتا تہا۔ اس نے آخر وقت میں کہا کہ
مین تیرا اصلی باپ نہین ہون۔ اب یہ ذکر فضول
ہے۔ میری جائے پیدائش کا اور اپنے ہمراہ
لانیکا اور فرزند بنانیکا حال وہ سب اپنے ہمراہ
قبر مین لیگیا۔ دنیا مین اب کوئی میرا عزیز۔
غمخوار نہین ہے۔ صرف ایک لڑکی ہے۔ سو
وہ بہی غیرون کے گہر ہے۔ تہوڑے عرصہ مین
بالکل بہول جائیگی۔ مین یہ باتین اپنے دل مین
کرتا ہوا۔ راجہ کے دربار مین پہنچا۔ وہان بہت
سے اشخاص موجود تہے۔ جو مجہسے فائدہ اُٹھا
چکے تہے۔ اور ہمیشہ میری خوشامد کرتے تہے۔
لیکن اسوقت میرا کوئی دوست۔ غمگسار نہ تہا
اور نہ کسی نے میری سفارش کی۔ راجہ نے
مجھ سے کہا۔

راجہ۔ اے امیر علی مین تجہکو بڑا معتبر اور ایماندار
جانتا تہا۔ اور خوش قسمت اور ایماندار سوداگر
سمجہتا تہا۔ افسوس یہ سب جہوٹ نکلا۔ اور
تو نے مجہے دہوکہ دیا۔ مجہکو نہین بلکہ ہزارون
آدمیون کو۔ تو ٹہگ۔ راہزن اور مسافرونکا
قاتل ہے۔ لیکن پہر بہی مین مہربانی سے پیش
آتا ہون۔ اگرچہ انصاف اسکا مقتضی تہا
کہ تو بہی اسمٰعیل کی طرح مارا جاتا۔ اسمین تیرا
قصور نہین ہے۔ بلکہ تیرے نالایق باپ کا جرم جسنے
تجہے ظالم وبیرحم بنا دیا۔ اور سخت اور ناجائز
فعل سکہلایا۔ ورنہ تو اخلاق اور راستی اور
مروت کا عمدہ زیور ہوتا۔ مگر افسوس مین تجہکو

بری بہی نہین کر سکتا۔ اس لئے تیری پیشانی
پر ایک داغ لگایا جائیگا۔ جو تیرے برے طریقون
کی شہادت دیگا۔ اب بہی اپنے دل مین سمجہ۔ اور
سوچ لے۔ اور اس نالایق طریقہ سے باز آ۔
صاحب راجہ کے حکم کی اسوقت تعمیل ہوئی۔ اور
میری پیشانی پر داغ لگایا گیا مین اس دردناک
اور مصیبت کے واقعہ کا کیا ذکر کرون کہ کیا تکلیف
مجھے پہنچی۔ بجز اسکے کہ یہ درد و تکلیف مجھے قیامت
تک یاد رہے گا۔ مین کبہی فراموش نکرون گا۔
یہ وہ نشان ہے جو مٹائے سے مٹ نہین سکتا۔
اور چہپانے سے پوشیدہ نہین ہوسکتا۔ میرے حلیہ
مین بہی یہ نشان درج ہوچکا۔ اور میرا نام بدمعاشون
ٹہگون۔ رہزنون کے رجسٹر مین درج ہوگیا۔
جب یہ سب کام ہوچکا تو راجہ نے کہا۔ اے امیر علی
مین امید کرتا ہون کہ تو اپنے نالایق حرکت سے
باز آئیگا۔ اور آیندہ مجھے کبہی اپنی صورت
نہ دکہائیگا۔ بلکہ میرے علاقہ کی جانب رخ ہی
نکریگا۔ ورنہ تو ہوگا۔ اور فیل مست۔
(اپنے ملازمون سے) اب اسے ریاست سے
باہر نکال دو۔ دربار برخاست ہوا۔ اور راجہ
محل مین داخل ہوا۔ اور مجہکو چپراسی ریاست
کی سرحد پر پہنچا کر چہوڑ گئے اور دو روپیہ مجھے
دیگئے۔ اگرچہ میری پیشانی مین کمال تکلیف تہی

اور مین بے چین تہا۔ لیکن پہر بہی طبیعت کو
سخت کرکے پگڑی کو سر پر باندہا۔ اور اس
بدنامی کے دہبہ کو پگڑی کے پیچون سے چہپایا۔
اور سپاہیانہ وضع بناکر دن بہر آوارہ گردون
کی طرح سفر کرتا رہا۔ شام کے وقت ایک گانو
مین پہنچا۔ بہٹیارے کی دوکان سے کہانا خریدکر
کہایا۔ اور ایک روپیہ اسے دیکر کچھ ریزگاری
و پیسہ واپس لیلئے۔ رات بہر اسی جگہہ سویا
صبح کے وقت نسیم سحری کے جہوکون اور جانورون
کے چہچہون نے جو مجھے بیدار کیا۔ تو مین نے اپنے
کو سید امیر علی پایا۔ اور وہان سے روانہ ہوگیا
اب مین آزاد تہا۔ کسی قسم کا غم و فکر نہ تہا۔ نہ
گذشتہ کا ملال اور نہ آیندہ کا خیال۔ سوچا
وہ ہر صورت سے پیش آئیگا جو تقدیر مین ہوگا۔
جب مین تہوڑی دور آگے بڑہا۔ تو داہنی جانب
گیدڑ بولا۔ اور مین نے اسکو نہایت عمدہ اور
مبارک شگون سمجہا۔ اور اطمینان کے ساتھ قدم
بڑہایا۔ اور کہا کہ اے ماہا جگدمبہ رانی اس
غریب مفلس ناتوان کی خبر لے۔ مین تیری یاد کو
نہین جانتا تہا۔ اب مین ہر طرح سے حاضر ہون
جو کچھ کہ خطائین مجھسے نادانستگی یا ناتجربہ کاری
یا اپنی کامیابی کے غرور سے ہوئین انکی معافی
پاؤن اور آدمی ذلت و خواری کے ... آدمی

بخشا ہے۔ اب آیندہ مجھے بہتر ہماری تیرا
دوسرا نہوگا۔ اور تو دیکھے گی۔ کہ کسطرح سے
تیرے احکام کی تعمیل کرتا ہون۔ اگر میری
معروضہ قبول ہوئی اور میری خطائین معاف
کی گئین۔ تو اب مجھے اے بھوانی تہاو و پھلیا
کا شگون اور دے۔ جس سے مجھے اطمینان کلی
ہوجاوے۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ اور بائین جانب
سے گدھے کے بولنے کی آواز آئی۔

**مصنف**۔ کیا امیر علی تمہارا یہ خیال درست
ہے۔ کہ تمکو یا تمہارے باپ کو جو سزا ملی وہ شگونون
کے قبول نکرنے کی وجہ سے ہوئی۔

**مین** (امیر علی) واقعی اسی سبب سے ہوئی اس
مین کوئی شبہہ نہین ہے۔ اگرچہ مین پیشتر جیسا کہ
بیان کرچکا ہون شگونون سے منکر تہا۔ اور
اس خیال کو ہیچ سمجہتا تہا۔ صاحب وہ میری
محض خام خیالی تہی۔ آپ ہی غور فرمائیے اگر
اب بہی میرا شگونون پر اعتقاد نہوتا تو میرے
برابر کوئی بدنصیب جاہل نہین ہے۔ آپ
صحیح سمجہئے۔ جو شخص شگونون کو راست سمجہیگا
اور شگونون پر عمل کریگا۔ وہ کبہی زحمت نہ اٹھائیگا
اسوقت تک کبہی ایسا نہین ہوا کہ جس نے
شگونون کو تسلیم کیا ہو۔ پہر کسی خطرہ مین پہنسا
ہو۔ آپ کسی اور ٹھگ سے میرے بیان کی
صداقت کرسکتے ہین۔ مین نے آیندہ کبہی کسی
قسم کا شبہہ نہین کیا۔ اور ہمیشہ اسپر عمل کرتا
رہا۔ اگرچہ کئی مرتبہ بہت سے معقول نفع میرے
ہاتہون سے نکل گئے۔

**مصنف**۔ اچہا اپنی داستان کا سلسلہ شروع
کرو۔ مجہے معلوم ہوتا ہے۔ تم اسقدر سزا پانیکے
بعد شاید اپنی نالایق حرکت سے باز نہین آئے

**مین**۔ صاحب پیشتر مجہے اپنی کامیابی پر ناز
تہا۔ اور کبہی زحمت نہین اٹہائی تہی۔ اب
تو سزایاب ہوکر پورا تجربہ کار ٹھگ بن گیا
مین پیشتر بیان کرچکا ہون کہ میرا ارادہ
اس پیشہ کو ترک کرنیکا تہا۔ اور مین سچ عرض
کرتا ہون کہ اگر راجہ مجہے رہا کردیتا۔ تو مین کبہی
اس طرف اپنا خیال بہی دلاتا۔ اب گذر اوقات
کیواسطے کوئی سلسلہ نرہا۔ یہ کام نکرتا تو کیا کرتا

**مصنف**۔ ہان امیر علی گذر اوقات کے لئے
صدہا طریقے تہے۔ ہان مشکل یہ تہی کہ تمہین
دوسرے کامون مین دلچسپی نہین تہی —
اچہا آیندہ تم نے کیا کیا۔

**مین**۔ صاحب اب آگے بڑہا۔ اور اپنا رفیق
جو وفادار رومال اپنی کمر سے کہولا۔ جو اسوقت
تک مجہسے جدا نہوا تہا۔ مین نے اسکو اپنے
سینہ سے لگایا۔ جسطرح سے بچہڑے ہوئے بغلگیر

ہوتے ہین مین نے اپنے دل مین کہا۔ اب مین ہرگز ناکامیاب نہین ہوسکتا۔ عمدہ شگون پکار پکار کر کہہ رہے ہین کہ اگر رستم و اسفندیار بہی ہونگے تو بہی تو فتحیاب ہوگا۔ میرے پاس صرف ایک روپیہ اور کچھ پیسہ تہے۔ میرا لباس بوسیدہ۔ صورت بگڑی ہوئی۔ اسلئے مجھے اپنے عمدہ لباس ہونیکا اور پہر ٹھگون سے ملنے کا فکر ہوا۔ مین بہت دور نکل گیا۔ لیکن کوئی شکار مجھے نہین ملا۔ اب آفتاب بہی نصف النہار پر آگیا تہا۔ دہوپ کی تپش نے آگے چلنے سے مجبور کیا۔ اس لئے ایک سایہ دار درخت کے نیچے جہان کنوان بہی تہا۔ مین ٹہیر گیا۔ تہوڑے عرصہ کے بعد مین نے غسل کیا۔ پہر نماز پڑہی۔ اور یہ خیال پیش نظر تہا۔ کہ اب شگون کس طرف رہبری کرتے ہین۔ اسی خیال مین مجہپر غنودگی غالب ہوئی اور مین سو گیا۔ دو گہنٹہ کے بعد مجھے ایک مسافر نے آکر بیدار کیا۔ مین نے دیکہا۔ کہ ایک میانہ قد گندمی رنگ کا مسلمان ہے۔ مین اٹہا اور اسکے سلام کا جواب دیا۔ خوش قسمتی سے میری پگڑی سے میری پیشانی کا داغ پوشیدہ تہا اور اسکو نظر نہ آیا مجھکو مسافر سمجھکر میرے پاس بیٹھ گیا۔ اور معمولی باتون کے بعد اس نے اپنی گٹہڑی کہولی۔ اور کچھ روٹیان اور آم کا آچار نکالا۔ چونکہ میری نظر روٹیون سے برابر لڑی ہوئی تہی۔ اسلئے اس نے مجھے بہی شریک ہونیکے واسطے کہا۔ مین تیار بیٹہا ہی تہا۔ فوراً شریک ہوگیا جب کہانا کہا چکے۔ تو مسافر بولا۔

**مسافر**۔ میر صاحب آپ فرما چکے ہین کہ آب پانی بہت دور ملیگا۔ اسلئے اگر آپ براہ شفقت میری اس گٹہڑی کی حفاظت کرین تو مین غسل کر ڈالون۔

**مین**۔ آپ ضرور غسل کر ڈالئے۔ لیکن اسقدر جلد کہ مجھے وقفہ کی شکایت کا موقعہ نہو۔

صاحب کپڑے اُتار کر، اور ڈور لوٹا لیکر کنوئین پر نہانے گیا۔ مین نے حسب قاعدہ قدیم بہوانی کی قربانی کیواسطے تجویز کر لیا۔ اور سوچا کہ اسوقت یہ جبکہ نہاکر واپس آئیگا بے ہتیار ہوگا۔ اور آسانی سے میرا شکار ہوجائیگا۔ پس جسوقت یہ واپس آیا۔ اور اپنے کپڑے پہننے لگا تو مین نے اپنا رومال کہولا۔ اور اسکے قریب اس طرح جا کہڑا ہوا۔ جسطرح کوئی ملازم کپڑے پہنانیکی غرض سے اپنے آقا کے پاس کہڑا ہو۔ پس جسوقت اپنے ہاتھ آستینون مین ڈالے مین نے اُسوقت رومال اُسکی گردن ڈالدیا۔ اس نے میری طرف رُخ کیا۔ اور وہان رومال کی

قاتل گرفت نے اپنا کام بڑی تیزی سے انجام دیا۔ اور مسافر مرگیا۔ مین نے بہت جلد اُس کی کمرسے روپون کی نولی کہول لی۔ اور اسکی نعش فوراً کنوئے مین گرادی۔ مین نے کپڑے اسکی گٹھری سے نکالکر پہنے اور باقی سب اسباب وہین چہوڑکر اور اُسکی ڈہال تلوار لیکر۔ آگے بڑہا اس غرض سے کہ کسی شخص کو واردات ہونے کا گمان نہو۔ بلکہ یہ ہی سمجھے کہ مسافر اپنے کپڑے اُتار کر نہانا چاہتا تہا وہ کنوئے مین گرگیا۔ اب مین نے سڑک اعظم کو بہی چہوڑا۔ اور احتیاطاً دوسرا راستہ اختیار کیا شام کیوقت ایک گاؤن مین پہنچا۔ وہان مین نے گوڑ کی رسم ادا کی۔ اور نولی کے روپیہ سنبہالے۔

**مصنف**۔ ہائے افسوس اے امیر علی تمنے سب سے پہلے اپنے محسن کو ہلاک کیا جس نے تمہین کہانا کہلایا تم نے اُسکے نمک کا بہی پاس نہین کیا واقعی تو بڑا ظالم و اظلم ہے

**مین**۔ صاحب آپکا ارشاد بجا و درست ہے یہ تو بتایئے مین اسوقت کیا کرتا۔ میری حالت بہت ہی نازک تہی۔ علاوہ برین شگون عمدہ ہو چکے تہے۔ نہ وہ کسی مرض مین مبتلا تہا۔ نہ اسکا کوئی عضو بیکار تہا۔ خاصا ہٹا کٹا تہا۔ اسی لئے وہ میرا معقول بنج تہا۔ اسکی مرت ہی آگئی تہی جو قدرتی میری کامیابی کے سامان ہوگئے۔ اگر وہ لب سڑک ملتا تو مین ہرگز کامیاب نہوتا۔ کیونکہ میرے پاس کوئی ہتیار نہ تہا۔ اس نولی مین اُنیس ۱۹ روپیہ نقد۔ ایک سونیکی نتہ و دو انگوٹہی برآمد ہوئین۔ جنکی مالیت تقریباً چالیس ۴۰ روپیہ ہوگی۔ مین بہت خوش ہوا۔ اور مین نے کہا۔ کہ میرے تین ماہ کے خرچ کو کافی ہے۔ اور اس عرصہ مین میرے ہم پیشہ لوگ ضرور مجہسے ملجائینگے۔ بس مین نے اسوقت سے اپنے ہمراہیون یا ٹہگون کی جستجو کرنی شروع کردی۔ اور شام کیوقت ایک گاؤن کے قریب پہنچکر آب اور املیون کے درختون مین جو اسکے ہر چہار طرف تہے ٹہگون کے نشانات دیکہنے شروع کئے۔ کہ ٹہگ غالباً قریب آنیوالے مین یا زیادہ عرصہ ہے۔ وہان بہت سے چولہے بوسیدہ بنے ہوئے نظر آئے جس سے مین نے پہچان لیا۔ کہ ٹہگونکو آئے ہوئے بہت عرصہ گذرگیا۔ یہہ بہی خاص میرا کام تہا۔ ورنہ دوسرا شخص تمیز نہین کرسکتا ہائے افسوس آج کی جستجو مین کوئی اطمینان بخش نتیجہ حاصل نہین ہوا۔ دوسرے روز پہرتا پہراتا خاک چہانکتا شہر کالپی مین پہنچا۔ جو دریائے جمنا کے کنارے واقعہ ہے۔ مین نے

اتفاق سے ایک روز صبح کے وقت پان والے کی دوکان پر بیٹھا ہوا تھا۔ چند آدمی وہان آبیٹھے اور کانا پھوسی کرنے لگے۔ مجھے معلوم ہوا۔ کہ یہ لوگ چھتر پور جانیوالے ہین ہائے مجھے ابتک خیال نہین ہوا۔ چھتر پور مین میرے ہمراہی ضرور ملینگے۔ پس میرا ارادہ مصمم ہوگیا۔ کہ جسطرح سے ممکن ہوگا۔ ان لوگون کے ہمراہ چھتر پور جاؤنگا۔ یہ لوگ ایک مہاجن کی دوکان مین مقیم تھے۔ جنکے سامنے چار گھوڑے اور کچھ بیل بندھے ہوئے تھے۔ پس مین نے بغیر صاحب سلامت کے انسے صاف صاف کہدیا۔ کہ مجھے دریافت ہوا ہے۔ کہ آپ لوگ چھتر پور جانیوالے ہین۔ اور مین بھی وہین جانا چاہتا ہون۔ مہربانی سے میری اس درخواست کو منظور فرمائیے۔ کہ مین بھی آپکی ہمراہی مین سفر کرون۔ مین تن تنہا ہون راستہ نہین جانتا۔ دوسرے راستہ مین ٹھگون رہزنون ڈاکوؤنکا خوف ہے۔

جس آدمی سے مین مخاطب ہوا تھا اوس نے کہا۔ چونکہ تم اکیلے ہو اسلیئے ہمارے ہمراہ چلنے مین کوئی ہرج نہین ہے۔ مگر ہم باندہ ہوکر جائینگے اس راستہ سے کیقدر مسافت زیادہ تہ کرنی پڑیگی۔ اور ہم چند ضروری کامون کی وجہسے باندہ مین دو تین روز قیام کرینگے۔ اگر تمہارا کوئی ہرج نہو تو خوشی سے ہمارے ساتھ سفر کرو۔ صورت سے تم سپاہی معلوم ہوتے ہو۔ ہم غریب سوداگر ہین۔ تمہارے شریک ہونے سے حفاظت قابل اطمینان ہوگی۔

**امین**۔ بہت بہتر۔ ہرطرح سے آپکی خدمتمین حاضر ہون۔ اور خوشی سے آپ کے ہمراہ باندہ چلونگا۔

اوس آدمی نے جواب دیا۔ اچھا۔ ہم علی الصباح یہان کوچ کرینگے۔ آپ جلد ہی آجانا۔ اور جو آپ بخوشی پسند کرین تو شب کو یہین آرام فرمانا۔

**امین**۔ شام کیوقت حاضر ہوجاؤنگا۔ اور اسی جگہہ پڑ رہونگا۔

صاحب مین نے باندہ ان لوگون کے ہمراہ جانے مین یہ فائدہ خیال کیا کہ میرے ہمراہی وہان ضرور ملجاوینگے۔ مین اپنے اقرار کے بموجب شام کیوقت انکے پاس پہنچگیا۔ اور چند روز مین باندہ پہنچا۔ میرے رفیقون نے بیان کیا کہ ہم چار روز یہان قیام کرینگے۔ یہ وقت مجھے کافی ملا۔ کہ مین کامل طور سے اپنے قدیم رفیقون کی تلاش کرلونگا۔ جسروز کہ مین باندہ پہنچا ہون۔ اوسی روز شام کے وقت جبکہ مین شہر مین پھر رہا تھا۔ مجھے حرت

ہمراہی قدیم گنیش ملا۔ اُس نے مجھے مطلق نہ پہچانا۔ کیونکہ کبھی ایسی بوسیدہ حالت مین مجھے ندیکھا تھا۔ لیکن جب مین نے اپنی خاص زبان مین سلام کیا۔ تو وہ ہشیار ہوا۔ اور بڑے غور و فکر کے بعد پہچانا پھر مین اُس کے ہمراہ اُسکے گھر گیا۔ مین اپنی مصیبت کی داستان بیان کرتا رہا۔ اور وہ سُنکر آنسوؤن کا دریا بہاتا رہا۔ آخر مین نے دریافت کیا۔ کہ میرا رفیق گنیش اب کہان ہے۔ اگر تم اسکے حالات تمہین معلوم ہین تو بیان کرو۔ صاحب اسکے بیان سے مجھے معلوم ہوا۔ کہ وہ بھی مصیبت مین گرفتار ہے۔ سب رفیق چھوٹ گئے۔ صرف دو تین آدمیونکی ہمراہی مین ساگر اور ناگ پور کے درمیان ایک محدود جنگل مین لوٹ مار کرتا ہے۔ اور اُسی کو غنیمت سمجھتا ہے بلکہ دور دراز سفر پر اسکو ترجیح دیتا ہے۔ اب اس بات کی نسبت مشورہ ہوا۔ کہ چند پور سے چند سوداگرون کے ہمراہ آیا ہون۔ انکے شکار کرنیکی کیا سبیل ہوسکتی ہے۔

**حرمت**۔ آپ جانتے بلکہ دیکھتے ہین کہ مین تنہا ہون۔ لیکن قرب وجوار سے اب بھی پندرہ (۱۵) ٹھگ جمع کرسکتا ہون۔ آجکل وقت بڑا نازک ہے۔ اور ہم لوگون کی تحقیقات اور تلاش بڑی گرمجوشی سے ہورہی ہے۔ تھوڑے ہی عرصہ مین مجھے جلاوطن ہونا لازمی آئیگا۔ یا یہ پیشہ ترک کرنا پڑیگا۔ ہائے جس نے گوڑ کھا لیا ہے۔ اور ہر ایک ٹھگ اسکی ماہئیت سے آگاہ ہے اسلئے یہ سلسلہ چھوڑنا مشکل ہے مین نے اور میرے ہمراہیون نے یہ ارادہ کیا ہے کہ برسات کے بعد اس مقام کو چھوڑ دین گے اور جہان قسمت لیجائیگی چلے جائین گے۔

مین جب اس سے علیحدہ ہوا۔ تو اس نے کہا کہ کل شام کیوقت مین اپنے ہمراہیونکو جمع کرونگا صاحب مین وقت مقررہ پر اسکے پاس گیا۔ تو مین نے سب کو وہان جمع پایا۔ اور بڑی خوشی سے میرا استقبال کیا۔ ان کو مجھ جیسے سردار کی کمال ضرورت تھی۔ چونکہ مین نے بہت بڑا نام حاصل کیا تھا۔ اسلئے اُنہون نے میری مصیبت اور تکلیف کے زمانہ کو قابل خیال تصور نہ کرکر مجھے اپنا افسر بنانا فخر سمجھا۔ مین کسیکو جانتا نہین تھا۔ اسلئے میرے اطمینان کی غرض سے سخت قسمین کھائین۔ اور کہا کہ ہم بخدا مرتے دم تک آپ کے قدمونکو نچھوڑینگے اور ہمیشہ وفادار اور ثابت قدم رہین گے ادہر حرمت نے مجھے اطمینان دیا۔ اب بنج بنانا اور کامیاب ہونا کیا مشکل تھا۔ مین نے

کہا۔ کہ تم لوگ دو منزل آگے چلے جاؤ اور وہان میرا اور سوداگرونکا انتظار کرو سبنے منظور کرکر کہا۔ کہ وہین قریب ہی ہماری ایک جھیل ہے ہم اپنا سب کام تیار رکہینگے جب یہ سب باتین فیصل ہوگئین۔ تو شگونون کی نسبت گفتگو ہوئی۔ چنانچہ شگون دیکہنے لگے۔ اور حسب دلخواہ برآمد ہوئے۔ اور دوسرے روز علی الصباح سب لوگ اسطرف روانہ ہوگئے

## باب سینتالیسوان

صاحب جائے مقررہ پر ہم نے ان سوداگرونکو مع اُنکے ہمراہیون کے جو سب ملکر ۹ تھے۔ قتل کیا بعد اب ہم کل ستّرہ آدمی تھے یہان سے جانون بہت قریب تہا اسلئے میرا ارادہ ہوا۔ کہ مین اپنے اس روپیہ کو جو ابتک زیر زمین ہے اور اسکا حال کوئی نہین جانتا ہے نکالکر اس خوش سیرت ناکو دون جس نے میری لڑکی کو پرورش کرنا مع نظر سے منظور کیا۔ حرمت بہی میرے ہمراہ چلنے پر راضی ہوا۔ باقی لوگونکو ہمنے کالپی روانہ کر دیا۔ اور مین اور حرمت جالونکو روانہ ہوئے لیکن اصلی صورت سے جانا مجہے خطرناک معلوم ہوا کیونکہ راجہ کی قطعی اجازت نہ تہی۔ بس ہم نے فقیرانہ طریقہ اختیار کرنا بہتر سمجہا۔ جسم مین بہبوت

اور بالون مین مٹی لگائی۔ لمبی لمبی جٹائین بڑہائین۔ اور آتشگیر و لوٹہ ہاتہ مین لیکر جالون مین داخل ہوئے۔ ہائے ایک وہ وقت تہا کہ مین اسی شہر مین رئیسانہ طریقہ سے نکلتا تہا۔ اور لوگ میری عزت کرتے تہے۔ اب یہ وقت ہے۔ کہ کوئی نہین پوچہتا۔ بلکہ مجہے خوف معلوم ہوتا ہے۔ میری تمام امیدین جو آیندہ عمدہ نتیجہ پیدا کرتین۔ یکے بعد دیگرے خیرباد ہوچکین۔ میری آرزونکا خون ہوچکا لیکن اُسکی قدرت کے کرشمہ کون جانسکتا ہی اور کسکو اسمین دخل ہے۔ ؎

عجب ہین قدرت کے کارخانہ خدا کی باتین خدا ہی جانے

سب سے پہلے شہر مین میرا مکان میری آنکہونکے سامنے آیا۔ جسکو دیکہکر میری طبیعت کو ناقابل برداشت صدمہ پہنچا۔ بڑی مشکل سے مینے ضبط کیا۔ اب ہم دونون (مین اور حرمت) شہر کو دیکہتے بہالتے دوسرے دروازہ سے فصیل کے باہر ایک کنوئے پر پہنچے۔ وہان سے میرا روپیہ پوشیدہ کیا ہوا دور نہ تہا۔ اس جگہ ہمنے دہونی رمائی۔ شہر کے باشندے ہمارے درشن کرنے آتے تہے۔ کہانا لاتے تہے۔ منت مانتے تہے۔ اپنی خواہش ظاہر کرتے تہے۔ لیکن حرمت انکو جواب دیدیتا تہا۔

کہ گورو جی نے مون سادہ لیا ہے۔ پس لوگ
اطمینان کے ساتھہ واپس ہوتے تھے۔ جب
آفتاب غروب ہوگیا۔ اور آسمان پر ستارون
کی فوج نے اپنے شہنشاہ ماہتاب کی آمد کا حال
سنکر صف باندھکر سلامی اُتاری۔ تو سوائے
میرے اور حرمت کے تیسرے کی صورت نظر نہ
آتی تھی۔ اب مین درختون کے قریب پہنچا۔
جہان مین نے روپیہ دفن کیا تہا سابق مین
یہ قبرستان تہا۔ لیکن اسوقت یہ زمین مُردون
کے دفن ہونے سے محفوظ تھی۔ شریفہ کے درخت
ہر چہار طرف لگے ہوئے تھے۔ اور جس مقام پر
میرا روپیہ محفوظ تہا لمبی لمبی گہاس کہڑی ہوئی
تھی۔ یکایک میرا کلیجہ اُچہلنے اور دل دہڑکنے
لگا۔ کہ کسی رقیب نے مجھہ بدنصیب پر صفائی
کا ہاتھہ نہ پہیرا ہو۔ اور مین اپنی لڑکی کی امداد
نکر سکون۔ ہائے جسوقت وہ مُلّا اسکی پرورش
کو کسی وجہ سے وبال سمجھیگا تو کیا ستم ٹوٹے گا
کاش وہ گہر سے نکالدے۔ کسی شیطان کے
پہندے مین پہنسجائے۔ یا غیرت سے اپنے کو
ہلاک کر ڈالے۔ سب سے بہتر یہی ہے۔ کہ
وہ میرے ہمراہ چلے۔ جو کچھہ خدا کو منظور ہوگا
وہ ہوگا۔ مین اپنے خیالات کی دیگ پکاتا
ہوا اُس پتہر کے قریب پہنچا۔ جسکے نیچے روپیہ

حفاظت سے رکہا ہوا تہا۔ ہائے ان خام
خیالات نے پہر بہی مجھے اس پتہر کے ہٹانیکی
جُرات ندی۔ آخر مین نے ہٹایا اور دیکھا کہ
میرا خزانہ پوری حفاظت سے رکہا ہوا ہے۔
مین بہت خوش ہوا۔ اور مین نے اس مٹی کے
گہڑے کو جس مین میرا خزانہ تہا۔ نکال لیا۔
اور قبل اسکے کہ اسکو کہولون اور دیکھون
اسکو لیکر شریفون کے درختون مین چلا گیا۔
مجھے مطلق یہ خیال نہ تہا۔ کہ اسکے اندر کیا کیا
شے ہے۔ لیکن مجھے میری امید سے زیادہ ملا
یعنے اُس مین تیس ۳۰ اشرفیان اور چار سونیکی
ڈلیان اور ایک ڈبہ مین دو ۲ موتیونکے ہار
اور جڑاؤ زیور اور کچھہ جواہرات تھے۔ ایک
ہیرا بہت ہی آبدتاب رکہتا تہا۔ جواہرات کو
مین نے اپنے پاس (کہ داشتہ آید بکار)
رکہنے کا ارادہ کرلیا۔ چنانچہ جواہرات کو جو کئی
ہزار کی قیمت کا تہا اُسی جگہہ رکہدیا اور مجھکو
اس خزانہ کے محفوظ ملنے کی بہت ہی خوشی
ہوئی حرمت سے جاکر مین نے یہ حال بیان
کیا اس نے نہایت خوشی سے مجھے مبارکباد
دی۔ جب شب کے دس ۱۰ بج چکے۔ اور تاریکی
نے اپنا پورا عمل دخل کرلیا تو مین شہر کے
اندر گیا۔ اور [illegible] مکان پر پہنچکر [illegible]

طرح سے سوال کیا۔ خوش قسمتی سے اُس وقت ملّا تنہا اپنے مکان میں بیٹھا ہوا تھا۔ اور دروازہ کھلا ہوا تھا۔ مین نے مکان کے اندر داخل ہوکر فوراً دروازہ بند کردیا۔ وہ قرآن شریف پڑھ رہا تھا۔ اسکو مطلق میرے وہان پہنچنے کی خبر نہ ہوئی جسوقت مین نے اسکے پیر پکڑے تو وہ چونکا۔ اور محزوف حالت مین کودکر مکان کے ایک کونے مین کھڑا ہو گیا۔

ملّا۔ (مجھکو ہندو فقیر سمجھکر) ہندو کا مسلمان سے کیا تعلق۔ گستاخی معاف کیجیے آپ دیوانہ ہین۔ جو میرے مکان مین بلا اجازت چلے آئے۔ تمہاری صورت سے مجھے خوف معلوم ہوتا ہے۔ بلاوجہ آپ میرے وظیفہ خوانی مین مخل ہوئے۔

مین۔ حضرت معاف کیجیے۔ مین اپنی جان ہتیلی پر رکھکر آپ کے پاس چند باتین کرنیکی غرض سے آیا ہون۔ مین آپ کو بخوبی جانتا ہون۔ گو آپ مجھے اس فقیرانہ لباس مین نہ پہچانین۔

ملّا۔ واقعی مین آپ کو نہین جانتا۔ اگر مین آپکی کوئی خدمت انجام دیسکتا ہون تو ارشاد فرمایئے مجھے کوئی عذر نہین ہے۔ لیکن تعجب ہے کہ ہندو ایک مسلمان کے گھر کسی غرض سے آئے۔ اسلئے مجھے اس لباس و شباہت کا شک ہوتا ہے۔

مین۔ حضرت مین تنہائی مین کچھ گفتگو کرنا چاہتا ہون۔ مجھسے مطلق خوف نہ کیجیے۔ مین بدنیتی سے نہین آیا ہون۔ مین ہندو نہین ہون۔ بلکہ اسلام کا ایک گنہگار بندہ ہون دیکھو کلمہ پڑہتا ہون۔ لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ

ملّا۔ مجھ ضعیف ملّا کو جو سچے دل سے خدا کی عبادت مین مشغول رہتا ہے۔ کوئی شخص نقصان پہچانیکا خیال نہین کرسکتا۔ چونکہ تم تخلیہ چاہتے ہو۔ اس لئے مین دروازہ بند کردیتا ہون۔

صاحب۔ ملّا دروازہ بند کرکر واپس آیا۔ اور بیٹھکر بغور مجھے دیکھنے لگا۔ تو مین نے کہا میرے شفیق ملّا (ولی محمد) آپنے اب تک مجھے نہین پہچانا۔

ملّا۔ آواز سے کچھ شناسائی معلوم ہوتی ہے لیکن صورت سے اب تک نہین پہچانا کہ تم کون ہو۔

مین۔ میرا نام ایسا ہے کہ جالون مین لیا جا ایک خوفناک صورت پیدا کرتا ہے۔ لیکن یہان تو تخلیہ ہے۔ کیا آپ امیر علی کو بھول گئے

ملّا۔ علیحدہ ہوکر۔ اور پیشانی پر بل ڈالکر کہا تو امیر علی ٹہگ ہے۔ پناہ خدا مین ایسے بدمعاش کی صورت دیکھتا ہون۔

میں۔ مُلّاجی میں ایسا ہی ہوں جیسا آپ سمجھتے ہیں۔ لیکن میں آپکو تکلیف و نقصان پہنچانے نہیں آیا ہوں۔ آپ نے میری پیاری بیوی پر رحم فرمایا۔ اور خدا راہ میں اسکی تجہیز و تکفین کا سامان کیا میری لخت جگر کو اپنے سایہ عاطفت میں لیا۔ اور اب وہ لڑکی آپ کے گھر میں ہے۔ اسی وجہ سے تکلیف دینے آیا ہوں۔ یہ تو بتائیے وہ خوش و خورم ہے میں ہمیشہ آپکا دعاگو رہونگا۔

صاحب جبتک مُلّا میری بات کا جواب نہ دے میں بہت ہی پریشان و بے اوسان تھا مبادا کوئی کلمہ اسکے مُنہ سے ایسا نہ نکلے جو میرے زخموں پر نمک پاشی کا کام دے

مُلّا۔ اے امیر علی تو دیوانہ ہے۔ کیا تو نہیں جانتا۔ کہ اگر تیرا حال لوگوں میں آنا کسیکو ودیعت ہو گیا یا کسی نے تجھے شناخت کر لیا۔ تو تیرا وہی حال ہوگا جو تیرے باپ کا ہوا۔

میں۔ یہ باتیں میں خوب جانتا ہوں لیکن اولاد کی محبت جو کچھ ہوتی ہے اس سے آپ بخوبی واقف ہیں۔ اسکے شوق دیدار نے مجھے نابینا بنایا۔ اسکی محبت نے ایسی خطرناک حالت کا کچھ بھی اثر طبیعت میں نہونے دیا۔ برائے خدا اسکی خیر و عافیت کا حال کہئے۔ اور کسیطرح اسکا دیدار دکھائیے کہ آنکھوں کو تسکین اور کلیجہ ٹھنڈک ہو۔ میرے پیارے مُلّاجی میری پہلی حالت کا خیال نکرو۔ بلکہ اب مجھپر رحم کرو۔

مُلّا۔ اے امیر علی جیسا فعل تو نے کیا اس کی سزا پائی۔ میں اب گزشتہ باتوں کا ذکر نکرونگا تیری لڑکی بخیریت ہے۔ مگر وہ اب تک تجھے اور اپنی ماں کو یاد کرتی ہے مگر شکر ہے کہ تیری بیوی تیری مصیبت اور بیعزتی اپنے کانوں سے سُننے یا آنکھوں سے دیکھے پہلے ہی راہی ملک عدم ہوئی۔

میں۔ (خدایا تیرا شکر ہے تو بڑا کریم و رحیم ہے) مہربانی سے یہ تو بتائیے۔ لڑکی بخیریت ہے اور کبھی مجھ بدنصیب کو بھی یاد کرتی ہے۔

مُلّا۔ وہ تمہیں بہت یاد کرتی تھی۔ لیکن ہمنے اُس سے کہدیا کہ تیرا باپ مرگیا۔ اسلئے اُسکو آیندہ ملنے کی امید نرہکر کچھ تمہاری یاد کم ہوگئی ہے۔

میں۔ مُلّاجی آپنے بڑی دانائی کا کام کیا۔ خدا تعالے آپکو اسکا اجر نیک دیگا میں اسکا بدل نہیں کرسکتا۔ اب جس غرض سے آیا ہوں۔ اگر آپ منظور فرمائیں تو میں عرض کروں۔ اور یہ ہی میری آخری ایک التجا ہے۔ آیندہ آپ میری نہ کبھی صورت

دیکھیں گے اور نہ نام سنینگے۔
ملّا۔ مین کوئی وعدہ نہین کرسکتا۔ جب تک تمہارے سوال کو نہ سنون۔ کیونکہ تم نے ہزارون آدمیون کو فریب دیا ہے پھر مجھ غریب مُلّا کی کیا طاقت ہے۔
تین۔ مختصر بات ہے۔ کچھ عرصہ ہوا جب مین نے تھوڑا سا مال ایک کھیت مین دفن کیا تھا۔ خوش قسمتی سے وہ مجھے مل گیا۔ وہ بہت ہی کم ہے۔ اور میرے کسی کام کا اب نہین ہے مین آپ کے حوالہ کرنا چاہتا ہون ایک چہارم حصہ اسکی پرورش مین آپ صرف کرین۔ اور تین حصہ اسکی شادی مین۔
ملّا۔ بیچارے غریب مسافرون اور مقتولون کے مال کا مُلّا کے گھر مین کیا کام۔ یہ منحوس مال ہے جس مقام پر ہوگا۔ وہان قہر الٰہی ضرور نازل ہوگا۔ برائے خدا مجھے معاف کرو۔ اور تمکو مبارک ہو۔ بہتر ہوگا اے امیر علی کہ تو اس سے کاروبار کر۔ کہ تیری عزت ہو۔
تین۔ یہ روپیہ میرا فراہم کیا ہوا نہین ہے بلکہ میری بیوی کا سرمایہ ہے۔ اس نے اپنے بچے کے واسطے جمع کیا تھا۔ وہ اپنے میکے سے لائی تھی۔ یہ حلال کا روپیہ ہے۔ آپ غور کیجیے کہ کوئی شخص وہ شے جو منحوس ہے اپنے بچے کو دینا پسند کرتا ہے۔ ہرگز نہین۔
مُلّا۔ قرآن شریف دیکر) اچھا قسم کھاؤ کہ میرا بیان صحیح ہے۔
صاحب۔ مین نے قرآن شریف اٹھا کر سر و آنکھون سے لگایا۔ اسکی تعظیم کی۔ اور مین نے جھوٹی قسم کھائی۔ اور مُلّا سے کہا کہ اب بھی آپ کی تشفی ہوئی یا نہین۔
ملّا۔ اب میرا اطمینان ہوگیا۔ اور مین تمہاری امانت کی پوری خبرگیری کرونگا۔ کیا روپیہ اپنے ہمراہ لائے ہو۔
تین۔ اپنے ہمراہ نہین لایا ہون۔ بلکہ اپنے ایک رفیق کو دے آیا ہون۔ مجھے یہ اطمینان نہ تھا کہ آپ اس مہربانی سے پیش آئین گے۔ مجھے خطرناک حالت نظر آتی تھی۔ اب بہت جلد جا کر لے آتا ہون۔ آپ دروازہ بند کر لیجیے۔ اور میرا انتظار کیجیے۔
صاحب مین مُلّا سے رخصت ہو کر حرمت کے پاس گیا جو قریب ہی ایک گلی مین میرا انتظار کر رہا تھا۔ جسوقت مین مُلّا کے پاس واپس پہنچا ہون۔ تو مُلّا مجھے دروازہ پر بیٹھا ہوا ملا اور مین اور مُلّا مکان مین داخل ہوئے۔ اور مین نے مُلّا کے سامنے اس ہانڈی کو جسمین کل مال رکھا ہوا تھا خالی کر دیا اور کہا کہ یہی

میرا محفوظ سرمایہ ہے۔

**ملّا**۔ میر صاحب گذشتہ باتون کا کچھ خیال نہ کیجیے۔ آپ کی قسمت مین یہ یہ مصیبت جھیلنا لکھا تھا۔ اور امر شُدنی اسی طرح تھا۔ ورنہ میرے خیال مین آپ پر بہت بہتان لگایا گیا۔

**راوی**۔ جی ہان بجا اور درست۔ اشرفیونکو دیکھکر اور اپنے قبضہ مین لیکر خوشامدانہ باتین بنانے لگے۔

**مین**۔ نوشتہ تقدیر سے کون مقابلہ کرسکتا ہے۔ مجھے مطلق غم نہین ہے۔ وقت گزراجاتا ہے۔ رات تھوڑی باقی ہے۔ آفتاب کے نکلنے سے پہلے پہلے مجھے اپنے ہمراہیونکے ہمراہ اس سرحد سے نکلجانا ہے۔ برائے خدا ایک نظر مجھے میری بچی کو دکھادو۔ اور یہ اسکا دیدار میرے واسطے آخری ہوگا

**ملّا**۔ مین مناسب نہین سمجھتا کہ آپ اس کو دیکھین آپ کی یاد وہ بھول گئی ہے۔ اور مردہ تصور کرچکی ہے۔ اب پھر رنج والم کے پودے کو سرسبز کرنا تمہاری دانائی سے بعید ہے۔ دوسرے وہ ہمسایہ مین ہے وہین بچون مین کھیل رہی ہوگی۔ اگر تم دور سے دیکھنا پسند کرو تو میرے ہمراہ چلو۔

صاحب مین دوسرے مکان مین مُلّا کے ہمراہ گیا۔ مین نے دیکھا کہ چند بچے نہایت خوشی وخورمی سے کھیل رہے ہین۔ مین نے اپنی پیاری لڑکی کی آواز اسوقت پہچان لی کیونکہ اُسکی آواز اور لہجہ اُسکی مان سے ملتا تھا۔ مُلّا نے آہستہ سے دروازہ کو کھولا اور میرے کان مین کہا کہ مین اسوقت انکے کھیل کود مین ہارج نہونگا۔ تم اسطریقہ سے دیکھ لوکہ وہ تمکو نہ دیکھنے پائے۔ مین نے اپنی لڑکی کو فوراً پہچان لیا جو اسوقت بہت خوش معلوم ہوتی تھی۔ مین بیان نہین کرسکتا کہ اسوقت میری کیا حالت تھی۔

محبت تقاضا کرتی تھی کہ جلکر گود مین اُٹھا لو۔ طبیعت کا جوش پکارتا تھا کہ پیار کرلو۔ بڑی مشکل سے ضبط کیا۔ اس سے صاحب اولاد خوب واقف ہین اور وہی میری طبیعت کا اندازہ کرسکتے ہین۔ دوسرے میری فقیرانہ صورت اور لباس سے مجھے پہچاننا بھی مشکل تھا۔ یہ ہی خیال پیش نظر ہوا کہ وہ ڈرجائیگی اور آیندہ رنج والم مین گرفتار رہے گی۔

پس مین نے خداتعالےٰ سے اسکے خوش وخرم رہنے کی دعا مانگی۔ اور مین وہان سے ہٹ گیا۔ میرا دل شکستہ ہوگیا۔ میری آنکھون مین پانی بھر آیا۔ ہائے میرے اعمالون نے مجھے

اس قابل بہی نہ رکہا کہ مین اپنی پیاری بیٹی سے
باتین بہی کر سکون۔
ملا۔ بس میر صاحب۔ طبیعت کو سنبہالئے
آپ کی حالت اب مجہے پریشان کرتی ہے۔ اب
آپ تشریف لیجائیے مین آپ کی وصیت پر عمل
کرونگا۔ اس گریہ وزاری سے کوئی فائدہ
نہوگا۔
صاحب مجبوری حالت مین مین وہان سے چلا
آیا اور باہر سڑک پر آکر ملا سے کہا۔ ملا صاحب
اب مین ہمیشہ کے واسطے آپ سے رخصت
ہوتا ہون۔ آپ اس یتیم لڑکی سے فرزندانہ
محبت کرین گے۔ مین آپکا کمال مشکور رہونگا
اسکی شادیکا آپ کو اختیار ہے۔ جو کچہ سرمایہ
کہ مین نے دیا ہے۔ وہ اسکی شادی کے واسطے
کافی ہے۔ مین امید کرتا ہون جس شخص کے ساتہہ
میری لڑکی منسوب ہوگی وہ میرے نالایق فعلون
سے واقف نہوگا۔
ملا۔ اطمینان رکہو۔ منیرن کا (اس لڑکی کا نام
تہا) مطلق فکر نکرو۔ اب وہ میری لڑکی ہے۔
مین۔ مجہکو ہر طرح سے اطمینان ہے۔ اگر خوبی
قسمت سے آیندہ کبہی میرا اس طرف گزر ہوا۔
تو مین ضرور آؤنگا۔ اسوقت مہربانی سے مجہہ
بدنصیب باپ کو بیٹی سے ملا دوگے۔

صاحب یہ کہکر مین وہان سے چل دیا۔ اور
الیک مین نے بہت ضبط سے کام لیا۔ لیکن
اسوقت جو تنہا تہا۔ تو خود بخود طبیعت بے قابو
ہوگئی۔ آنسوؤنکا دریا ہے کہ امڈا چلا آتا ہے۔
دل ہے کہ بیٹہا جاتا ہے۔ زمانہ کی رفتار علیحدہ
کلیجہ مین چٹکیان لے رہی ہے۔ فلک ناہنجار
نشتر سے کام کر رہا ہے۔ سنسناہٹ بڑی
تیزی سے میرے جسم مین دورہ کرنے لگا مین
ایک کونے مین بیٹہہ گیا۔ اور جب کسیقدر
طبیعت کا غبار نکل گیا۔ تو مجہے ہوش ہوا
اسوقت مین نے اپنے دل مین کہا شکر ہے کہ
میری لڑکی خوش وخرم ہے اور مین نے اپنی
آنکہون سے اُسے دیکہہ لیا۔ آیندہ نہین
معلوم کہ مین دیکہون یا ندیکہون۔ صاحب
یہ ہی ہوا۔ کہ مجہے آیندہ اپنی لڑکی کا دیدار
نصیب نہین ہوا۔ بلکہ اُسکی خیریت کی بہی
خبر نملی۔ خدا تعالے سے میری یہ ہی التجا ہے
کہ وہ اپنے نالایق باپ کے بُرے فعلون سے
واقف نہو۔ مین بہت دیر تک وہان بیٹہا
رہا۔ میری آنکہون سے خوشی کے آنسو جاری
تہے۔ ہان مین اس زمانہ کو جب یہان رہتا
تہا۔ یاد کرتا تہا۔ جسکو اب خواب وخیال کہا جائے
تو بجا ہے۔ مین نہین بیان کر سکتا کہ کسقدر

عرصہ تک وہان مین اس خیال مین بیٹھا رہا
بڑی مایوسی اور حیرانی کے ساتھہ مین نے کہا۔
اے معبود حقیقی تو ہی سب کا حافظ و نگہبان ہے
اے رب تحقیقی تو ہی گنہگار بندہ کو نجات دیتا
ہے۔ تو جس حالت مین رکھے مین خوش ہون۔
مجھے اب کوئی خواہش نہین ہے۔ یکایک مین
خواب غفلت سے بیدار ہوا۔ اور وہ خطرہ جسکی
وجہ سے فقیرانہ لباس بنایا تھا یاد آیا۔ فوراً اٹھ کھڑا
ہو گیا۔ اور یاس و حسرت کے ساتھہ ملّا کے مکان
کی جانب اور راستہ مین اپنے مکان کو دیکھتا
ہوا اپنے رفیق حرمت کے پاس پہنچ گیا۔ اور
اسی وقت روانہ ہوکر چوتھے روز ہم کالپی پہنچے
وہان میرے سب ہمراہی مع اپنے بال بچونکے
موجود تھے۔ اور انجمن مشورت ہوئی۔ کہ
آیندہ کس طرف سفر کرنا چاہیے۔ بڑی بحث
کے بعد یہ طے پایا کہ کشتی مین سوار ہو کر لکھنو
چلین۔ جسکے دیکھنے کی مجھے عرصہ سے خواہش
تھی۔ پس مہورت نجومی سے دریافت کرکے اور
کشتی پر سوار ہو کر چند روز مین لکھنؤ پہنچے۔
اور اپنی پچھلی لوٹ کے روپیہ کو صرف کرتے رہے
اب ہمکو کوئی غم و فکر نہ تھا۔ ایک مکان کرایہ
پر لیا۔ اور مین نے ان جواہرات کی (جو اپنے
ہمراہ لایا تھا) تجارت شروع کر دی۔ جسمین

کچھہ زیادہ فائدہ نہوا۔ چونکہ ہم لوگ بالکل
ناواقف تھے۔ اور لکھنو پہنچنے کا یہ پہلا ہی موقع
تھا۔ اس لئے ہم لوگ تھوڑے سے عرصہ تک
بیکار رہے مین نے سخت غلطی کی کہ مین دکھن
کے زرخیز ملک کو چھوڑ کر اسطرف آیا۔ وہان
ضرور کامیاب ہوتا کیونکہ آپ نے سنا ہوگا کہ
دکھن کے ٹھگونکو ہندوستان کے اعلیٰ افسر
کی نہایت ضرورت رہتی ہے وہ دکھن کے
ٹھگون کی نسبت چست و چالاک ہوتا ہے۔
اور اعلیٰ افسر ہو جانے پر ملک کے لئے وبائے
عالمگیر بنجاتا ہے۔ یہان لکھنو مین بہت احتیاط
سے کام کرتا تھا۔ سڑک پر جاتا تھا۔ دوسرے
واقف نہ تھا۔ اسلئے مین ایک عرصہ مین واقف
ہوا۔ اسی وجہ سے ہم بیکار رہے۔ آخر مین
نے حیدرآباد والا طریقہ اختیار کیا۔ اور ر
شہر کے دو چار آدمیونکو ہلاک کرنے لگا۔
دو ماہ تک ہمارا کام بخوش اسلوبی انجام پا
رہا۔ کسیکو مطلق خبر نہین ہوئی۔ ہمنے سرا
کے ہشیارونکو اپنا شریک کر لیا تھا۔ وہ ہمکو
علیحدہ بیج بتلا دیتے تھے۔ دوسرے ہم شہر
مین دورہ گشت کرتے تھے۔ اب روپیہ افراط
سے ہمارے پاس جمع ہو گیا تھا۔ اور ہم نے
تیس آدمیون سے زیادہ جو دور دور کے مسافر تھے

ور سرائے سے بھٹیارے کی معرفت ہمارے
قبضہ مین آئے تھے ہلاک کئے ۔ یہ قوم بڑی
شریر النفس اور لالچی ہے جسکا بیان مین
پیشتر بھی کئی مرتبہ کر چکا ہون ۔ صاحب جو
قسمت مین ہوتا ہے وہ ضرور پیش آتا ہے ۔
میرا خیال تہا کہ میری بدقسمتی کا زمانہ ختم ہو چکا
اور اب بقیہ حصہ میری عمر کا بغیر کسی رنج و
الم کے تمام ہو جائیگا ۔ مگر ہائے فلک گہات
مین تہا ۔ دوسرے بُرے کام کا نتیجہ ہمیشہ بُرا
ہوتا ہے ۔ ۵

نتیجہ کارِ بد کا کار بد ہے

ایک روز ہم لوگ جو تعداد مین سولہ تھے ۔
سات مسافرونکو اپنے ہمراہ شہر کے باہر
لیگئے ۔ مجھے خوب یاد ہے کہ جمعہ کا دن تہا ۔
جو ہمارے رنج کے واسطے نہایت خراب ہے
ایک بوڑہا ٹھگ جو مجھکو بچپن سے اور میرے
باپ کو بخوبی جانتا تہا وہ بہی ہمارے شریک
تہا ۔ ہم مسافرونکو ایک عمدہ بھیل پر لےگئے
جو لکھنو سے چار کوس کے فاصلہ پر تھی ۔ پس
وہان جھرنی دی گئی ۔ کچھ تو مردہ زمین پر
پڑے ہوئے ۔ اور کچھ جانکنی کی حالت مین
تھے اتفاقاً سوارون کا ایک دستہ جو شہر سے
کسی پرگنہ کو جاتا تہا وہان آن پہنچا ہم اپنی
کامیابی پر نازان تھے ۔ اور اسی وجہ سے ہم
نے اپنے جاسوس بھی نہین چھوڑے تھے ۔
اسلئے نو آدمی گرفتار ہوے باقی سات آدمی
خوش قسمتی سے بھاگ گئے ۔ سوارون نے
گھوڑون کی باگ ڈور سے ہمارے ہاتھہ
باندہ دیئے تھے ۔ اور ہمکو کھینچتے ہوئے لیجاتے
تھے ۔ جسوقت ہم شہر مین پہنچے مین ۔ لڑکون
نے وہ شور مچایا کہ آسمان سر پر اُٹھا لیا ۔ وہ
نعشین جو جانکنی کی حالت مین تھین ۔ ہمارے
پیچھے پیچھے آتی تھین ۔ سوارون نے اُن کے
حلق مین پانی ڈالکر انکو ہوشیار کر لیا تہا اُنھون
نے پوری کیفیت بیان کر دی ۔ اور ہمکو اپنے
بری ہونیکی کوئی امید نہ رہی ۔ اور ہم جیلخانہ
بہیجدیئے گئے ۔ پہرے والون نے کہا جبتک
شاہی حکم تمہاری نسبت صادر نہو اسی کوٹھری
کی سیر کرو ۔ بُدّہا ٹھگ اور مین چونکہ ایک
ہی رسّی سے بندہے ہوئے تھے اسوجہ سے
ایک ہی کوٹھری مین بند کئے گئے ۔

## باب اڑتالیسوان

صاحب اب مین لکھنو کے جیلخانہ مین مقید تہا
اگرچہ وہ تکلیف و مصیبت جو جالون مین تھی
یہان نہ تھی کوٹھری بڑی اور صاف تھی تاہم

قید خانہ ہی تھا۔ مخلصی کی کوئی تدبیر ذہن
مین نہین آتی تھی۔ اور یہہ ہی سمجھہ مین آتا تھا
کہ اب موت اس جیلخانہ مین لائی ہے۔ جو سر پر
سوار ہے مجھے مرنیکا بالکل غم نہ تھا۔ لیکن میرا
ہمراہی بڈھا ٹھگ جسکا دنیا مین کسی سے کچھہ بھی
تعلق نہ تھا۔ مرنیکے نام سے بگڑ جاتا تھا اور اسی
وجہ سے مجھسے زیادہ پریشان رہتا تھا۔ ایک
ہفتہ پہاڑ سا اسی طرح گزر گیا۔ مینے جمعدار
سے التجا کی اور خوشامد سے دریافت کیا کہ مہربانی
سے یہ تو بتائیے۔ کہ مین زندہ رہونگا یا مارا
جاؤنگا۔ اس نے میرے سوال پر توجہ نہ کی
اور جواب نہ دیا۔ یا تو خود ناواقف تھا۔ یا اسے
جواب دینا مصلحت نہ سمجھا۔ دوسرے روز ہمکو
معلوم ہوا کہ ہمارے ہمراہی جو مسافرونکا گلا
گھونٹتے وقت گرفتار ہوئے تھے۔ پھانسی کے
سزایاب ہوئے۔ اور ہم دونون کی نسبت
کوئی ایسی شہادت نگزری جو قتل کا جرم
ہمپر عائد ہوتا۔ نہ تو مسافرون نے ہماری
شرکت بیان کی اور نہ سوارون نے (جو
ہمین گرفتار کر کر لائے تھے) قتل کرتے دیکھا تھا
مگر ہائے غضب ہمارے ایک نمک حرام ہمراہی
نے سب مفصل کیفیت بیان کر دی اور ہم
مجرم قرار دیئے گئے۔ اور حبس دوام کا

حکم ہوا۔ اس ہوشربا حکم کی اطلاع ہونے
پر جو ناامیدی مجھے ہوئی وہ بیان نہین کر سکتا
ایسی زندگی پر موت کو ہر پہلو سے ترجیح دیتا تھا ہمیشہ
مقید رہنا۔ کبھی آزاد نہونا میرے خیالات
کو پیچیدگی مین ڈالتا تھا۔ اور مطلق میری
سمجھہ مین نہ آتا تھا۔ مین نے اس معاملہ مین
بہت غور کیا اور سوچا تو یہ ہی ذہن مین آیا
کہ مین ضرور پھانسی پانیکا مستحق ہون میرے
وہ نالایق فعل مین۔ کہ مین توپ سے اڑایا
جاؤن۔ مین نے جیلر سے کہا کہ مین اُن جرمون
کا مجرم ہون جو زندہ نہین رہ سکتا۔ آپ
مجسٹریٹ سے کہئے کہ وہ میری کرر تحقیقات
کرین اور سزائے موت کا حکم دین۔ اس
بات پر جیلر بہت ہنسا۔ اور حقارت کی نظر
سے مجھے دیکھا اور وزنی اور مضبوط بیڑی
ہتکڑی میرے ڈالدی اب مین نے اپنی
طبیعت کو مضبوط بنالیا۔ اور سمجھہ لیا کہ
ابھی زندگی باقی ہے۔ یا زندہ صحبت باقی
اب جیل سے نکلنے کی کوئی تدبیر کرنی چاہئے
سوچتے سوچتے میرے ذہن مین آیا۔ کہ وہ
روپیہ جو مین نے اپنے گرفتار ہونے سے پہلے
جمع کیا ہے۔ اور پوشیدہ ہے۔ کسی نگہبان کو
دینا مناسب ہے شاید لالچ سے کوئی سپاہی

مدد کرے۔ میرے اس خیال نے مجھے بہت
بڑی تسکین دی۔ اور موقعہ اور وقت کا
منتظر رہا۔ کہ کس سے یہ التجا کرون۔ میرے
نگہبانون مین ایک شخص کسیقدر مہربانی سے پیش
آتا تہا۔ کہانا بہی عمدہ لاتا تہا پانی بہی خنک
اور شیرین ہوتا تہا۔ وہ ہمیشہ اطمینان دیتا تہا
کہ اللہ پر بہروسہ رکہو۔ وہ حل مشکلات ہے۔
ہزارہا قیدی جنہون نے تم سے بہی زیادہ جرم
کئے۔ جب انکی رہائی کا وقت آیا اور خدا
مہربان ہوا۔ تو قدرتی انکی رہائی کا سامان
ہو گیا۔ افسرون نے نیک چلنی کی سفارش کر دی
صاحب یہ شخص ہر طرح سے خبرگیران رہتا تہا۔
کپڑے دہلا دیتا تہا۔ قوم کا سید اور جوان آدمی
تہا۔ خوش خلقی اسکے چہرے سے خود بخود عیان
ہوتی تہی۔ مین نے اپنے بڈہے رفیق سے ذکر کیا
کہ مین اس سپاہی سے ملکر اس جیلخانہ سے
نکلنے کی تدبیر کرتا ہون۔ دوسرے دن جب وہ
میرے پاس آیا۔ مین نے کہا براہ کرم شام کے
وقت تنہائی مین تشریف لائیے۔ مجھے کچہہ
عرض کرنا ہے۔ چنانچہ رات کے وقت میرے
آیا۔ اور دروازہ پر بیٹہہ کر آہستہ سے کہا
کہو بہائی کیا کہنا چاہتے ہو۔

**ٹھگ**۔ حضرت مین آپ کے فائدہ کی بات
بتلاتا ہون۔ اگر آپ مجھسے ہمدردی کرین۔ اور
برادرانہ جوش محبت کو کام مین لائین۔ اور
میری درخواست قبول کرین۔

**سپاہی**۔ (سید) صاحب صاف صاف
بیان کرو۔ شاید مین آپکی امداد کر سکون۔

**ٹھگ**۔ اچہا ہماری رہائی کی تدبیر کرو۔

**سپاہی**۔ کسی قدر وقفہ کے بعد ناممکن ہے

**ٹھگ**۔ ہمت مردان مدد خدا۔ کیسے سپاہی ہو
ذرا مرد بنو۔ تدبیر مین بتاتا ہون۔

**سپاہی**۔ وہ کونسی تدبیر ہے بتائیے۔

**ٹھگ**۔ ہمنے اپنے گرفتار ہونے سے پہلے اپنا
روپیہ ایک محفوظ مقام پر دفن کیا ہے۔ اگر
تم وفاداری سے ہماری امداد کرو تو ہم نصف
تمکو دیسکتے ہین۔

**سپاہی**۔ روپیہ کسقدر ہے۔

**ٹھگ**۔ پانچسو روپیہ سے زیادہ ہے۔ اور
وہ ایسی جگہہ پوشیدہ ہے۔ کہ بغیر ہمارے بتلائے
کوئی شخص اس مقام کو دریافت نہین کر سکتا
اب مین پہر عرض کرتا ہون کہ اگر آپ مدد کرین
تو نصف ہمارا اور نصف تمہارا

**سپاہی**۔ مین حیران ہون کہ کیونکر تمہاری
امداد کر سکتا ہون۔ اور اگر میری سعی سے کوٹھری
سے باہر بہی نکل آئے تو جیلخانہ سے کیونکر باہر

نکل سکتے ہو۔
مین۔ اسکا مین خود بندوبست کرلونگا۔
جو کچھ مین نذر کرتا ہون۔ اسکو قبول کرو۔
سپاہی۔ مین اس معاملہ مین غور کرونگا
اور کل اسی وقت قطعی جواب دونگا۔
مین۔ خدا تمہاری طبیعت مین مصیبت
زدہ پر مہربان ہونیکا خیال پیدا کرے۔
صاحب دوسرا دن بڑی بے صبری سے جواب
انتظار مین گذرا۔ اور شام کے وقت اُس نے
ایفائے وعدہ کیا۔ اور بدستور سابق ہمارے
پاس بیٹھکر کہا۔
سپاہی۔ مینے تمہارے معاملہ مین غور کیا۔
اب تم کیا چاہتے ہو۔ حتے الامکان تمہارے
حکم کی تعمیل کرونگا۔ لیکن پہلے مجھکو اُس روپیہ
کا جو تم نے ذکر کیا ہے اطمینان ہوجانا چاہئے۔
قبل اسکے کہ مین اپنے روزگار اور اپنی جان
کو خطرہ مین ڈالون روپیہ میرے قبضہ مین
آجانا واجب ہے۔
مین۔ میرا ایک اطمینان ہے۔ میرا دل شہادت
دیتا ہے کہ سید کبھی کسی کو دہوکہ نہین دیتے۔
وہ خدا و رسول سے بہت ڈرتے ہین۔
سپاہی۔ لاحول ولا قوۃ۔ قول مردان
جان دارد۔ خدا گواہ ہے۔ اس خیال

خام کو کبھی دل مین نہ لائیے۔ مزید اطمینان
کے واسطے اگر اسوقت قرآن شریف موجود
ہوتا تو مین اسکو اُٹھا لیتا۔
مین۔ آپ قسم کہائیے۔ مین آپ کو راستگو
اور ایماندار جانتا ہون۔ اسی وجہ سے آپ پر
پورا بہروسہ رکھتا ہون۔ روپیہ کا حال یہ
ہے کہ شمال کی جانب گومتی کے کنارے جو
دو کہنہ قبرین ہین کیا تم انکو جانتے ہو۔
سپاہی۔ ہان مین جانتا ہون۔
مین۔ اس شکستہ قبر مین ایک ہنڈیا کے
اندر روپیہ رکھا ہے۔ وہ گنبد جو اس قبر پر
بنای گئی ہے اسکے شرق مین چار پتھر جو کسیقدر
ڈھیلے ہین ہٹانے سے ہٹ سکتے ہین۔ ایسے
وزنی نہین ہین جو دوسرے آدمی کی امداد کی
ضرورت ہو تم بآسانی اس کام کو انجام دیسکتے
ہو۔ وہان تمکو روپیہ ملیگا۔ تم لے آنا نصف
روپیہ برائے اخراجات ضروری میرا ہوگا۔
اور نصف آپکا۔ اب مین جو کام اس کے
بدل مین چاہتا ہون وہ یہ ہے کہ دو
چہوٹے چہوٹے تیز سوہن یا ریتی اور تہوڑا سا
گہی لادو۔ جس سے ہم اپنی بیڑی و ہتکڑی
اور دروازے کے لوہے کے گز کاٹ ڈالین
سپاہی۔ مین انشاء اللہ کل اسیوقت اگر

آپکا بیان روپیہ کی نسبت صحیح نکلا تو آپ کے ارشاد کی تعمیل بجالاؤنگا۔

صاحب وہ رخصت ہوا۔ اور ہم خوشی سے اسکے منتظر رہے۔ اور وقت معینہ پر ہمارے پاس آیا۔ اور کہا یہ دو سوہن جو ولایتی اور نہایت تیز ہین مین آج ہی بازار سے خریدکر لایا ہون۔ اور یہ گھی بہی موجود ہے۔ مین اپنا اقرار پورا کرچکا۔

**مین**۔ اور روپیہ۔

**سپاہی**۔ اگر روپیہ مجھے نہ ملتا تو تم مجھے اسوقت اپنے پاس نہ دیکھتے۔ یہ سوہن وغیرہ اسی روپیہ سے خریدکر لایا ہون۔ روپیہ پورا پانسو پچاس نکلا۔ جسوقت تم جیل سے نکلوگے اسیوقت اپنا نصف روپیہ لے لینا۔ لیکن مجھے سخت حیرت ہے کہ جیلخانہ سے باہر کیونکر نکل سکوگے۔

**مین**۔ کیا شب کو جیل کا دروازہ بند ہوجاتا ہے

**سپاہی**۔ دروازہ شب کے نو بجے بند ہوجاتا ہے۔ اور کہڑکی ہر وقت کہلی رہتی ہے۔

**مین**۔ پہرے پر کتنے جوان رہتے ہین۔

**سپاہی**۔ پہرے پر صرف ایک جوان ہوتا ہے جو نصف شب گزرنے پر اونگھنے لگتا ہے۔

**مین**۔ تو اور بہی ہمارے حق مین مفید ہے۔ انجام کچہ ہی ہو ہم نکلنے کی کوشش ضرور کرینگے۔ بالفرض پکڑے بہی گئے تو پہانسی ہو جائیگی۔ یہ ہم خدا سے چاہتے ہین۔

**سپاہی**۔ افسوس مین تمہاری کچہ مدد نہین کرسکتا۔ کل آدہی رات کے بعد میرا پہرہ ہوگا اسوقت تم بآسانی اپنے ارادہ مین کامیاب ہوسکتے ہو۔

**مین**۔ خدا تمہاری ترقی کرے اور برکت دے۔ آج رات کو بیڑی وغیرہ کاٹین گے اور کل رات تمہاری عنایت سے آزاد ہوجا لیکین ئینگے۔ میرے پیارے مشفق اب تم جاؤ۔ کوئی دیکھ نہ لے۔ ورنہ خدا معلوم کیا نتیجہ پیدا ہو۔

صاحب وہ چلا گیا اور ہم اپنے کام مین مصروف ہوئے۔ مین نے جب تک جنگلے کو کاٹا میرے ہمراہی نے اپنی بیڑی کاٹ ڈالی۔ جنگلے کے اوپر کا رخ ہم نے باری باری سے کاٹا۔ کیونکہ ایک دوسرے کو اپنی پیٹھ پر سوار کرکے سہارا دیتا تہا۔ صبح ہوتے ہوتے ہم اپنے کام سے فرصت پاچکے تہے۔ لیکن گھی ہوچکا تہا۔ اور سوہن کے رگڑنے کی آواز تیزی سے ہوتی تہی۔ جسکا ہم نے مطلق خیال نہین کیا بیڑیان اور لوہے کی سلاخ تہوڑی ہی توت کرنے سے علیحدہ ہوسکتے تہے۔ ہم بہت خوش تہے

اور ہمین اس سپاہی پر پورا بہروسہ تہا۔
اس لئے یہ ہی خیال پیش نظر تہا کہ اب بہت
جلد لکہنو کی سرحد سے باہر نکلے جاتے ہین۔
بہوانی ہماری مدد کریگی۔ اور عمدہ بنج ہمین
ملین گے۔ اسمین بحث ہونے لگی۔ کہ اب کس
ضلع مین بنج تلاش کرین۔ اور کہان مالدار
آدمی ملین گے۔ ہم اسی خیال مین تہے کہ آفتاب
نصف النہار پر آگیا۔ کہ چند سپاہی اور داروغہ
جیل ہماری کوٹہڑی کے پاس آئے۔ جس سے
مجہے کمال خوف پیدا ہوا اور دل ہی دل مین
کہنے لگا۔ ہائے قرینہ سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ
ہمارا حال انپر روشن ہوگیا۔ ہائے بدقسمتی
تیرا بُرا ہو۔ اے فلک تیرا ستم جور و ظلم سے
کبہی سیر نہین ہوتا۔ خیر اے برباد برحال ہا
بیٹہے ٹہگ پر پوری مایوسی چہائی ہوئی
تہی۔ اور وہ سکتہ کے عالم مین تہا۔ داروغہ
نے کنجی سے قفل کہولا۔ اور بہت سے سپاہی
کوٹہڑی کے اندر گہس آئے اور ہمین پکڑلیا

مین۔ کیا اب ہمپر کوئی اور نیا ظلم توڑا
جائیگا۔ ہم نے کیا گناہ کیا ہے۔ جو اس
سختی سے پیش آتے ہو۔

داروغہ۔ سپاہیون سے۔ ذرا ان کی
بیڑی تو دیکہو۔

صاحب بیڑیان دیکہنے سے سب حال کہلگیا۔
اور داروغہ نے پیشانی پر بل ڈالکر کہا۔ کہ
اے ٹہگون وچورون کے سردار تم نے
سخت غلطی کی۔ تمہاری ہوشیاری اور
چالاکی کچہہ کام نہ آئی۔ اگر تم کہی کا کافی استعمال
کرتے۔ تو شاید اپنے ارادے مین کامیاب
ہوجاتے۔ اب آیندہ تمکو یہ موقعہ نصیب نہوگا
پہر اپنے آدمیون سے کہا۔ انکی پورے طور
پر تلاشی لو۔ صاحب سپاہیون نے ہم کو
بالکل ننگا کرکر علیحدہ کہڑا کردیا۔ اور دو
سوہن برآمد ہوئے۔

داروغہ۔ دیکہکر۔ اوہو یہ تو نئے اوزار تہی
ہین تمکو یہ کس نابکار نے لاکر دیئے۔ اور کون
تمہارا اس جگہہ پر ایسا رفیق پیدا ہوا۔ اس نے
سخت غلطی کی۔ وہ ضرور سزا پائیگا۔

مین۔ (دلیر ہوکر) داروغہ صاحب ہوش
مین آئیے۔ یہان سوائے آپ کے ہمارا کون
رفیق ہے۔ ایسی لغو باتین بنانے سے کیا
نتیجہ۔ یہ ہر دو سوہن میرے پاس ایک
عرصہ سے موجود ہین۔ آپ نے تلاشی لینے
مین اسوقت جبکہ ہم جیل خانہ مین آئے تہے
غلطی کہائی۔ اور ہم اپنے ہمراہ لے آئے۔
اپنی بیوقوفی اور حماقت تو کہتے ہوئے حجاب

معلوم ہوتا ہے۔ اور دوسرے پر الزام رکھا جاتا ہے۔

داروغہ۔ اونامعقول تیری چرب زبانی سے ہم بیوقوف نہین بن سکتے۔ تو بڑا مکار مد پورا جلساز ہے۔ مگر یاد رکھ ہم بہی تیرے گروگہنٹال ہین تیرے فریبون مین کب آتے ہین۔ نگہبانون کے سوائے یہ کسی کا کام نہین ہے۔ ایک برقنداز پر ہمارا شبہہ ہے۔ جو بہت جلد ظاہر ہو جائیگا۔ اور وہ اپنی سزا کو پہنچے گا۔ (پہر اپنے سپاہیون سے کہا) بہائیو اب اس کوٹہڑی کے دروازہ کی سلاخون کو دیکہو۔ مجہکو پورا بہروسہ ہے۔ اسکی بہی خبر لی ہوگی۔ ورنہ یہ کیونکر نکل سکتے تہے۔

صاحب سپاہیون نے سلاخون سے قوت آزمائی کی۔ اور تہوڑی دیر مین وہ سلاخ فوراً ہاتہ مین آگئی۔

داروغہ۔ بس یہ ثبوت کافی ہے۔ امیر علی سید امیر علی۔ تو نے سخت حماقت کا کام کیا ہے۔ وہ قید جسکے تم مستوجب تہے اور تمہین پہنائی گئی تہی اسکو خوشی سے قبول کرتے اور استقلال و صبر سے اپنی مصیبت کاٹتے تو شاید کسی وقت ہماری سرکار کو تمپر رحم آجاتا ہائے اب یہ خیال کبہی پیدا ہو ہی نہین سکتا۔ تم نے خود اپنے آپ کو زندہ درگور کیا۔ اب پشیمانی اُٹہاؤگے۔ پچتاؤگے اے بہادر سپاہیون ان دونون قیدیون کو باہر لیچلو۔ اور انکو تنگ اور محفوظ مکان مین قید کرو۔

صاحب اب ہم ایسی تنگ و تاریک کوٹہڑی مین بند کئے گئے۔ جہان ایک آدمی مشکل سے ترچہا ہو کر گزر سکتا تہا۔ کوٹہڑی کیا تہی تہ خانہ تہا۔ جنمین درندے بند کئے جاتے ہین۔ اب ہمارے وزنی بیڑیان ڈالی گئین۔ یہان دروازہ کی سلاخین بہی مضبوط تہین اب داروغہ نے کہا۔ مین دیکہنا چاہتا ہون کہ اب تو اپنے بہاگ جانیکی کیا تدبیر کرتا ہے اور کیونکر یہان سے نکل سکتا ہے۔ داروغہ رخصت ہوا۔ اور اب مجہے پوری مایوسی ہوگئی۔ کہ اب زندگی کا بقیہ زمانہ ہے اور یہ تنگ و تاریک مقام۔ ہائے ایک وہ زمانہ تہا کہ مین بالکل آزاد تہا۔ اور اب اس مصیبت مین مبتلا ہون۔ اے بہوانی اب تو مین نے تیرے خلاف حکم کوئی کام نہین کیا۔ اور تیرے احکام ہونکا پابند رہا۔ کیا تو مجہے بالکل بہول گئی۔ اسی خیال مین زار زار رونے لگا۔ آخر مجہے مصیبت کی تلچہٹ کا پیالہ جو میرے سامنے تہا پینا پڑا

امید کی پاک صورت نے منہ چھپایا۔ اور نا امیدی و مایوسی کی ڈراؤنی اور بہیانک شکل نے رونمائی کی۔ میری چستی و چالاکی اور ہوشیاری خیرباد ہو گئی۔ مہینے گزر گئے لیکن مین نے اس بڈہے ٹہگ سے (کہ میرے اور اُسکے درمیان مین صرف ایک جنگلا تہا) کوئی بات نکی۔ غذا بہت کم ہو گئی۔ روز بروز کمزوری غلبہ کرتی جاتی تہی۔ تعفن اور بدبو کیوجہ سے مین بہت ہی پریشان تہا۔ اور ہر مرتبہ موت کا طالب ہوتا تہا لیکن کمبخت موت بہی منہ چہپاتی تہی۔ اب دو برس کا زمانہ گزر گیا اور طبیعت بہی اس ناپاک اور غلیظ کوٹہڑی مین رہنے کی عادی ہو گئی اور طبیعت کے بہلانے کے واسطے آپس مین باتین کرنی شروع کر دین۔ اور پچہلے واقعات اور گزشتہ معرکون کا ذکر کرتے تہے۔ اور ایک ایک دن کے واقعات یاد کرتے تہے۔ جو کچہہ مین نے آپکے سامنے بیان کیا ہے۔ سب اسیوقت کا یاد کیا ہوا ہے۔ ایک روز مجہے اپنے باپ اسمٰعیل کی آخری بات یاد آئی کیونکہ اُس نے کہا تہا کہ مین تیرا اصلی باپ نہین ہون۔ اس لئے مین نے اس بڈہے ٹہگ سے سوال کیا کہ اگر تہین کچہہ میرے بچپن اور میرے باپ اسمٰعیل کے مفصل واقعات معلوم ہون تو بیان کرو۔

**بڈہا ٹہگ**۔ کیا تمکو ابتک معلوم نہین ہے مین یقین کرتا ہون۔ کہ محمد اسمٰعیل نے تمہارے سامنے ضرور بیان کیا ہو گا۔ پہر کسی قدر توقف کے بعد۔ شاید حجاب مانع آیا ہو۔ اور اُسکو اس بیان کرنیکی جرات نہوئی ہو۔

**مین**۔ میری سمجہ مین اسکا مطلب نہ آیا۔ کہ جرات نہ ہوئی ہو گی۔ کیا مین واقعی اسکا بیٹا نہین ہون۔ اس نے مرتے وقت اسقدر ضرور کہا تہا کہ مین تیرا اصلی باپ نہین ہون

**بڈہا ٹہگ**۔ مین تمہارے حالات سے بخوبی واقف ہون اور شاید اور لوگ بہی جاننے والے زندہ ہون۔ ایک گنیش ضرور موجود ہے۔

**مین**۔ کیا گنیش۔ بخدا میری طبیعت اسکی جانب سے ہمیشہ مشتبہ رہی۔ مین بہتیرا اپنی طبیعت پر زور ڈالتا تہا۔ کہ کوئی بات یاد آئے۔ کہ کیا وجہ ہے اور کیون میرا دل اس سے نفرت کرتا ہے۔ اب تم راست راست بے کم و کاست میرا حال بیان کرو۔

**بڈہا ٹہگ**۔ یہ ایک طول طویل داستان ہے۔ مین اپنی طبیعت پر زور ڈالونگا

اور جہانتک میرا حافظہ امداد دیگا بیان کرونگا
یہ داستان بہت پریشان کریگی اور تم خون کے
آنسو بہاؤگے تم درحقیقت ٹھگونکے خاندان سے نہتے

امین - بہائی میرا دل ہاتہون اچھلتا ہے - کلیجہ
بیٹہا جاتا ہے - برائے خدا جلد بیان کرو کیا میرے
والدین بہی تمہارے بیج مین داخل ہوئے تہے - یہ
شبہہ جو ایک مدت سے میرے دلمین تہا کیا صحیح ہے

بڈہا ٹھگ - تمہارا شبہہ بہی قابل تحسین آفرین
ہے - غور سے سنو جو کچہ مجھے یاد ہے - بیان کرتا ہون
تمہارے باپ محمد اسمٰعیل کو حسینا جمعدار نے ٹھگ
بنایا تہا - ورنہ وہ بہی تمہاری طرح شریف خاندان
سے تہا - مجھے وہ دن خوب یاد ہے جب وہ ایک
گانو مین جو دہلی سے بہت قریب ہے ہمارا شریک
ہوا تہا - مین اسوقت جوان تہا - اور حسینا
کی ماتحتی مین کام کرتا تہا -

امین - یہ حال مجھے معلوم ہے - اسمٰعیل مجھسے
بیان کرچکا ہے -

بڈہا - تو اسکی اب مکرر بیان کرنیکی ضرورت
نہین ہے -

امین - بیشک -

بڈہا ٹھگ - اسمٰعیل اپنی خوش خلقی نیک
نیتی - فہم و دانش - جوانمردی و دلیری سے
حسینا پر سبقت لیگیا اور بہت جلد رئیس ٹھگونکا
سردار بنگیا - مین اُسی زمانہ کا ذکر کرتا ہون
کہ ایک روز ہم موضع اکلہرہ مین جو مالوہ کے
علاقہ مین ہے جا پہونچے - اور اسکے قریب کچہ
جہنڈ مین ایک کنوئے کے پاس مقام کیا -

چونکہ برسات کا موسم تہا اس لئے کچہ عرصہ سے
کوئی مسافر ہمارا شکار نہین ہوا تہا اور ہمین
بیج کی بڑی تلاش تہی - گنیش اور اسمٰعیل گانون
مین گئے اور یہ خوشخبری لیکر آئے - کہ مسافرونکا
ایک گروہ اندور جانیوالا ہے - وہ گروہ ہمارے
ہمراہ سفر کرنے پر راضی ہوگیا ہے - جہان عمدہ
موقعہ دیکہینگے - وہین اُنکا کام تمام کرینگے -
مین اور ایک دوسرا آدمی اُنکی نگہبانی پر تعینات
ہوئے - اور باقی ہمارا بیڑہ اندور کیطرف روانہ
ہوا - اسمٰعیل - گنیش اور ہم دو ٹھگ تمہارے
ہمراہ رہے - اور تیسری یا چوتہی منزل پر ہم
اس مقام پر پہونچے - جہان ہمارا گروہ مقیم تہا -
وہ مسافر (یعنے تمہارا اصلی باپ جسکو ہم اپنا بیج
سمجہتے تہے) ایک چالاک گہوڑے پر سوار تہا -
ظاہری صورت سے ایک اعلیٰ درجہ کا رئیس معلوم
ہوتا تہا - اسکی بیوی (تمہاری ماں) اپنے
پیارے بچے کو (تمکو) گود مین لئے ہوئے ایک
پالکی مین سوار تہی - ایک لونڈی اور چند سوار
ساتہہ تہے - اور اسکا نام یوسف خان تہا -

ہین - خاموش نرہو بیان کئے جاؤ - مجھے کمال حظ حاصل ہوتا ہے - اور کچھ خواب و خیال کی باتین اسوقت پیش نظر ہین - صاحب اسوقت کی حالت کچھ نہ پوچھئے - طبیعت کا شوق بے پر پرواز کرنیکی کوشش کرتا تھا - دل از خود رفتہ - طبیعت ہوا سے باختہ ناگفتہ بہ حالت -

بڈھا ٹھگ - اس گانون مین پہنچنے کے بعد اسمٰعیل و گنیش نفیس لباس پہنکر تمہارے باپ کی ملاقات کو گئے اور تم ہی انکی ملاقات کا باعث ہوئے - اسمٰعیل نے بازار سے کچھ شیرینی خرید کر تمکو دی - اوس گانو کے لڑکون نے تمسے زبردستی لینا چاہا - تو اسمٰعیل نے اوسوقت تمہاری مدد کی - اور بخیر و عافیت تمہاری ماں کے پاس پہنچا دیا - ان باتون سے یوسف خان محمد اسمٰعیل کا بہت ممنون ہوا اور اسکے دل مین محبت پیدا ہوئی اور اسمٰعیل کے ہمراہ چلنے پر راضی ہو گیا - اور اپنے سوارونکو رخصت کر دیا - آگے کا حال غالباً یاد آ گیا ہوگا - مجھے بیان کرنیکی ضرورت نہین ہے -

ہین - نہین نہین مسلسل بیان کئے جاؤ - گو مجھے کچھ کچھ خیال ہوتا جاتا ہے - تاہم بغیر تمہاری امداد کے مین اپنی غمناک ہسٹری کو فراموش کر رہا تا ہون -

بڈھا ٹھگ - اسمٰعیل اس زمانہ مین ایک عمدہ گھوڑے پر سوار ہوتا تھا - دو تین روز مین وہ تمہاری اور تم اسکی محبت کے گرویدہ ہو گئے - تم شوق سے اوسکے گھوڑے پر اوسکی گود مین جا بیٹھتے تھے - اور اسمٰعیل کو بغیر تمہارے چین نہ پڑتا تھا اس طرح سے ہم اندور کے قریب پہنچ گئے - اور ہم نے اپنا قصد پورا کرنا چاہا - سوائے اسکے یوسف خان نے یہ بھی بیان کر دیا تھا کہ میرے پاس نقد روپیہ ہے - اسواسطے ہماری طمع نفسانی قتل کرنیکا راستہ بتلاتی تھی - بس پھر ہمنے ایک ندی کے کنارے بھیل قرار دی - جسکا پتہ اب بھی بتا سکتا ہون - قبل اسکے کہ یوسف خان وہان پہنچے اسمٰعیل نے جھرنی دی اور سبکو قتل کر ڈالا - گنیش نے تمہاری والدہ کو مارا - اور اس بڑھی بی کی مین نے خبر لی - اسمٰعیل نے یوسف خان کو مارا تمہین اس کی مطلق خبر نہ تھی - تم گھوڑے پر سوار تھے - اور ندی کے دوسرے کنارے پر پہنچ گئے تھے - مین نے دیکھا کہ تم گھوڑے سے گر گئے - اور مجھے تمہارے زندہ رہنے کی کوئی امید نہ رہی - کیونکہ تم بیہوش تھے - تھوڑی دیر مین جب تمہین افاقہ ہوا - تو گنیش تمہاری جانب دوڑا اور رومال تمہارے گلے مین ڈالدیا - اسمٰعیل کو تاب نہ رہی

اور گنیش کو جہڑک دیا۔ یہانتک تکرار ہوئی کہ دونون نے میان سے تلوار کہینچ لی۔ مگر اسمٰعیل غالب آیا۔ اور تمکو اپنے ہمراہ وہان لیگیا۔ جہان نعشین پڑی ہوئی تہیں اور لوگ اپنا اپنا کام انجام دیرہے تہے۔ تم اپنی مان کو دیکہکر از خود رفتہ ہوگئے۔ اور ایسے اُسکے سینہ سے چمٹے کہ بڑی مشکل سے علیحدہ کیا۔ تمہاری وحشت بڑہتی گئی۔ کبہی گالی دیتے تہے۔ کبہی تہوکتے تہے۔ آخر تمکو خوف دکہلاکر خاموش کیا گیا۔ اور تمہاری گردن بہی درد کرنے لگی تہی اسی وجہ سے تم پہر بیہوش ہوگئے۔ اور ہم نے جب سب نعشین دفن ہوچکین تو لوٹ کا مال بیشمار جمع کرلیا۔ اور اسمٰعیل تمکو اپنی گود ہی مین لیکر گہوڑے پر سوار ہوگیا۔ اب ہمنے سڑک اعظم کو چہوڑدیا۔ اور اپنے گہر کی طرف روانہ ہوئے۔ میرا خیال تہا کہ تم راستہ کی تکلیف نہ برداشت کرسکوگے۔ کیونکہ کمزور بچے تہے۔ اور دوسرے رومال کی گرفت سے گلے مین بہی تکلیف تہی اسیوجہ سے ہمارا سب کا خیال تہا۔ کہ تم مرجاؤگے لیکن اللہ جل شانہ کو منظور نہ تہا۔ اب ہم ایک گانو مین پہنچے۔ تو مین تمہارے باپ اسمٰعیل کے حکم سے دودہ لایا۔ اور تمہین پلایا۔ یہان پہر گنیش اور اسمٰعیل مین تمہارے سبب تنازعہ ہوا۔ گنیش ہربار یہ ہی کہتا تہا کہ یہ لڑکا زندہ رکہنے کے قابل نہین ہے۔ یہ ضرور ہمین خراب کریگا۔ اور تم جو گنیش کی صورت دیکہتے تہے تو بے نقط گالی سناتے تہے۔ اب بہی تلوار کہنچ گئی۔ مگر ہم لوگون نے ایک دوسرے کو علیحدہ کردیا۔ اور مین تمکو گود مین اٹہاکر علیحدہ لیگیا۔ مین نے تمہاری سوجی ہوئی گردن کو ملا اور اسمٰعیل نے تمکو تہوڑی سی افیون کہلادی جس سے تمہین نیند آگئی۔ اور پہر آگے چلدیے گنیش اور اسمٰعیل کے دلون مین فرق آگیا۔ اور آیندہ کبہی دوست نہوئے۔ اور کبہی ملکر کام نکیا۔ ظاہر مین دونون ملتے تہے۔ باطن مین ایک دوسرے سے نفرت کرتے تہے۔ اب اسمٰعیل تمکو اپنے گہر لیگیا۔ اسکی شادی ہوچکی تہی۔ لیکن کوئی اولاد نہ تہی۔ اس نے تمکو پرورش کیا۔ اور جس محبت فرزندانہ سے پیش آیا وہ تم بخوبی جانتے ہو۔ کہ تم نے کتنی جلد ترقی کی ہان ایک ذکر نہایت افسوس سے (جب کہ تم بچپن کے زمانہ مین ضد کرتے تہے اسوقت تہے) اسمٰعیل کیا کرتا تہا کہ افسوس مین اس کی چہوٹی بہن کو چہوڑ آیا تہا کاش اگر وہ بہی ہمراہ اسکے آجاتی۔ تو ان دونون کی طبیعت خوب بہلتی اور بخوبی پرورش ہوجاتی۔

**مین** متعجب ہوکر۔ مین میری چھوٹی بہن۔

**بڈھا ٹھگ**۔ تمہارا باپ اسمٰعیل کہتا تہا۔ کہ لڑکی بہت چھوٹی تہی۔ صعوبت سفر اٹھانیکی قابل نہ تہی۔ اس لئے یوسف خان اسکو وہین چھوڑ آیا تہا۔ اب تم جب اکلہرہ جاؤ اسے دیکھ سکتے ہو۔ اور تمہیں یاد نہین۔ تم نے ان سوارونکے ذریعہ سے جنکو یوسف خان نے رخصت کیا تہا اپنی بہن کیواسطے ایک تعویذ اپنے گلے سے اتارکر روانہ کیا تہا۔

صاحب اسوقت بڈہے ٹھگ کا ایک ایک لفظ میرے کلیجہ مین سوراخ کرتا تہا۔ ہاے کیا پیدا کنندہ نے مجھے اسیواسطے پیدا کیا تہا کہ مین مختلف آلام کا شکار بنون۔ اور شرمندگی کا بار گران اٹھانیکو اب تک زندہ رہون۔ مین اسوقت ظاہر مین خوش معلوم ہوتا ہون۔ لیکن پرانے زخم میرے دلمین سوزش کررہے ہین۔ مین یہ واقعات سننے کے بعد اپنے پر ہزار نفرین کرتا تہا۔ اور اپنی بد قسمت ہمشیرہ کو یاد کرکر اور اسکی صورت کے خیال کو پیش نظر رکھکر خراب سا دیکھتا تہا۔ اور یہ ہی معلوم ہوتا تہا۔ کہ میرے نالایق ہاتھ۔ اسکی خوبصورت گردن کے سوسنے مین مشغول نہین۔ یا وہ سکہ کہ جسکی وجہ سے یہ خون میری گردن پر سوار ہوا۔ میرے ہاتھ مین ہے۔ شب تاریک مین جب سنسانی کا عالم اور ہو کا سماں ہوتا ہے۔ تو یہ خیال مجھے بہت پریشان کرتا ہے۔ اسی وجہ سے مین نے افیون کا استعمال کیا۔ اور اسکی خوفناک بڑھائی کہ نشہ مین پڑا رہونگا۔ مگر کچھہ فائدہ نہین ہوا۔ اور مین ایک عرصہ تک مخبوط الحواس رہا۔ واقعی میرا کلیجہ پتھر کا ہے اور جان بڑی عزیز ہے اور میری بہن کی موت میرے ہاتھہ سے تہی۔ اب مین اپنی سوانح عمری یاد کرنے لگا۔ کہ آیا مین اپنی بہن کا قاتل ہون یا نہین۔ مین نے ہرچند کوشش کی۔ کہ اس خیال کو اپنی طبیعت مین منقش نہ ہونے دون۔ مین نے اپنی بہن کو ہرگز قتل نہین کیا۔ لیکن فتح محمد کا بیان اور اس بڈہے ٹھگ کا بیان ایسا مطابق تہا۔ کہ جس نے مجھے اپنی طبیعت پر غالب نہ آنے دیا۔ دوسرے آپکو یاد ہوگا مین بیان کرچکا ہون۔ فتح محمد نے مجھے شناخت بھی کیا تہا۔ اور میری بہن کی شباہت سے مطابقت بھی کی تہی۔ اور مین نے نابینا ہوکر اسکی باتونکو مذاق مین اڑا دیا تہا۔ دوسرے اس سکہ کا دینا بھی مجھے یاد آگیا تہا۔ اب کوئی ثبوت میرے خیال مین ایسا نہ رہا کہ مین اپنے کو قاتل نہ سمجھون۔ واقعی یہ مین نے بہت ہی برا فعل کیا۔ بڈہے ٹھگ کی زبانی اس داستان کے سننے کے بعد دو ماہ مین میری صورت و شکل میرے

ضعف کے باعث اسقدر تغیر و تبدل ہوگیا۔ کہ لوگ مجکو مشکل سے پہچانتے تہے۔ ایک قسم کی حرارت مجھے ہر وقت رہتی تہی۔ جس سے تمام جسم آگ کی طرح جلتا تہا۔ دن کو ناری رات کو اختر شماری۔ کبہی بستر خواب سے اُٹہکر سر دیوار دن سے ٹکراتا تہا۔ کبہی حسرت و یاس سے آسمان کو دیکہتا تہا۔ مین نے اپنے کل واقعات یاد کئے۔ لیکن کوئی بہی ایسا غمگین اور دردناک واقعہ نہ نکلا۔ ہائے مجھسے زیادہ بدنصیب اس دنیا مین کون ہوگا اور کسی نے یہ ظلم نکیا ہوگا مین اپنی زندگی پر ہزار نفرین کرتا تہا۔ اور جس اذیت سے مجھے ہلاک کیا جاوے اُسکے قابل تہا۔ میرا پورانا رفیق چوتہے سال مرگیا کیا اچہا ہوتا اگر وہ میرے اصلی باپ کے حالات سے واقف نہوتا۔ یا میرے سامنے بیان نکرتا۔ مین نے آخر وقت مین پہر مزید اطمینان کے واسطے دریافت کیا کہ جو کچھ تمنے بیان کیا ہے کیا وہ بالکل صحیح ہے۔ اس نے نہایت سنجیدگی سے جواب دیا۔ کہ میر صاحب اس مین کوئی شبہہ نہ سمجہو اور میرے بیان کی صداقت گنجائش سے جو تمہاری مان کا قاتل ہے کر سکتے ہو۔ یہ کہکر وہ مرگیا اور مجھے تنہا اس اندہیری کوٹہری مین چہوڑ گیا جیلر ایکمرتبہ آتا تہا اور مجھے کہانا پانی اپنے سامنے دلوا جاتا تہا۔ ایک عرصہ کے بعد جیلر نے مجھے کمزور اور

ناتوان دیکہکر اسقدر مہربانی فرمائی کہ سپاہیون کی حراست مین مین نصف گہنٹہ تک جیل میں پہرتا جس سے میرے ہاتہہ پیرون مین کچھ کچھ قوت آنے لگی۔ جب میری قید کا آٹہوان سال بہی نصف گذر گیا تو وہ جیلر جسنے مجھپر یہ سختی کی تہی مرگیا۔ یا موقوف ہوگیا۔ یا پنشن پاگیا۔ خوبی قسمت سے دوسرا جیلر مہربانی سے پیش آیا۔ اور قید تنہائی سے نکالکر اور قیدیون کے ہمراہ پہلی کوٹہری مین قید کیا۔ یہ فراخ اور کشادہ تہی۔ اور نہ اسقدر لوگ آتے جاتے نظر آتے تہے۔ اور مین اُن کی حرکات کو شوق سے دیکہتا تہا۔ اب وہ بیہودہ خیال میرے جاتے رہے تہے۔ جب بارہ سال میری قید کو گذر گئے تو اتفاق سے لکہنؤ کا بادشاہ مرگیا۔ قیدی خوشی کے نعرے مارتے تہے۔ جامہ مین پہولے نہ سماتے تہے دریافت کرنے سے معلوم ہوا کہ یہانکا یہ آئین ہے۔ کہ جب نیا بادشاہ تخت پر بیٹہتا ہے تو سب قیدی رہا ہو جاتے ہین صاحب مجھے بڑا انتظار تہا کہ وہ کونسا وقت آئیگا۔ کہ جب مین آزاد ہونگا۔ آخرکار وہ وقت آیا۔ اور جیلر کے پاس حکم بہی پہنچگیا۔ اس نے ہتکڑی بیڑی کہلوادی۔ اور بہت نصیحتین کین اور ایک جوڑا پورانے کپڑے اور پانچ روپیہ نقد دیکر چہوڑ دیا۔ جیل سے باہر نکلکر مین بالکل گہبراتا تہا۔

مین نے خدا کا شکر کیا - کہ بارہ سال کے بعد قید سے نجات پائی - دن بہر شہر مین اِدھر اُدھر پہرتا رہا - شام کیوقت ایک بہٹیارے کی دُکان پر کہانا کہایا اور اُسکی اجازت سے شب بہی اُسی جگہہ آرام کیا - یہ اول روز تہا کہ اسقدر عرصہ کے بعد مٹیہی نیند سویا - علی الصباح مین وہان سے چلدیا - مجہے اسکا کچہہ خیال نہ تہا - کہ مین کس طرف جاتا ہون - اس فراخ دنیا مین مجہے سب مقام یکسان معلوم ہوتے تہے - آخر مجہے یہ خیال پیدا ہوا کہ اگر مین بندیل کہنڈ پہنچ جاؤن تو شاید اپنے پرانے رفیقون سے ملجاؤن - مین نے ایک فقیر سے ایک کلاہ اور فقیرانہ لباس کچہہ قیمت ادا کر کر خرید کئے - اور فقیرانہ صورت بنا کر لکہنؤ کے شمالی دروازہ سے باہر نکلا - اس لباس مین مجہے کسی جگہہ پر کہانے پینے کی کمی نرہی ہر جگہہ بغیر سوال کئے ملتا تہا - یہانتک کہ مین جالون پہنچ گیا - اور وہ روپیہ جو جیلر نے مجہے دیا تہا - بدستور میرے پاس موجود رہا - اب مین سیدہا اس ملا کے مکان کی طرف روانہ ہوا مجہے میری لڑکی کا ہمیشہ خیال رہتا تہا اور مین ایک نظر اوسہی اُسے دیکہنا چاہتا تہا - ہائے افسوس میری کم نصیبی نے یہان بہی ناکامیاب رکہا - اب ایک اور شخص اُس مکان مین رہتا تہا جس سے معلوم ہوا کہ کئی سال ہوئے کہ وہ ملا دہلی چلا گیا - اور جب مین نے لڑکی کا حال دریافت کیا تو اُس نے جواب دیا کہ ملاجی نے جس لڑکی کو بیچنے کیا تہا اوسکی شادی کردی ہے - مین اُس شخص کو نہین جانتا کہ وہ کہان رہتا ہے اور اسکا کیا نام ہے مین وہان سے واپس ہوا - اور اپنے قدیمی مکان کو دیکہا اوسکو دیکہکر مجہے نہایت رنج والم ہوا - اور جالون سے باہر نکلکر ایک باغیچہ مین جہان ایک فقیر مدت سے رہتا تہا - اور جسکو مین جانتا تہا - پہنچا - مین نے صدہا مرتبہ روپیہ پیسہ و غلہ وغیرہ سے اسکی امداد کی ہے - اور بہت سا روپیہ خیرات مین دیا ہے - اور اب مین بہی مثل اسکے فقیرانہ لباس مین ہون - اُسکے سامنے گیا - اور اسنے مجہے مطلق نہ پہچانا - یہ فقیر بہت ضعیف اور کمزور ہوگیا تہا - اسکا باغ جو مختلف پودون سے ہرا بہرا اور صاف رہتا تہا - اب یا تو گہاس نظر آتی تہی - یا کوڑے کرکٹ کا انبار تہا - یہ فقیر اب اس سے معذور تہا کہ شہر مین جائے اور اپنے کہانے کے واسطے روٹیان و آٹا مانگ لائے - مجہے اُسکی یہ حالت دیکہکر بہت صدمہ ہوا - مین نے اپنے کو آوارہ گرد قلندر ظاہر کیا - اور درخواست کی کہ اگر آپ بخوشی اجازت دین تو مین چند روز آپکی خدمت مین رہون - اور جو

کچھ شہر سے لاؤن اس مین سے نصف آپ کو دون۔ فقیر نے فوراً منظور کر لیا۔ اور مین اس امید پر وہان رہنے لگا۔ کہ شاید کسی وقت ٹھگونکا گروہ اسطرف سے گزرے۔ اور مین اپنا حال انپر ظاہر کرون۔ ایک روز مین نے اس فقیر سے دریافت کیا کہ کیا کوئی ٹھگ جالون مین ہاتھی کے پیرون مین کچلوایا گیا تھا۔ اس نے وہ حال کل بیان کیا خصوصاً میرا حال بڑے افسوس اور ہمدردی سے بیان کیا۔ اور سچے محسن کی طرح رنج ظاہر کیا۔ کہ میری آنکھون سے آنسو نکل آئے۔ اور مین اپنے کو نہ روک سکا۔ اور مین نے اپنا حال کل اس سے کہدیا۔ کہ وہ بدنصیب امیر علی مین ہی ہون۔ اور اسوقت پریشانی کی حالت مین مارا مارا پھرتا ہون۔ فقیر کو کمال حیرت ہوئی پھر جب اس نے مجھکو بخوبی پہچان لیا۔ تو میرے رفیقون کا حال بیان کیا بہت سے مر گئے تھے۔ بہت سے سزایاب ہو چکے تھے۔ بعض بعض ادہر ادہر آوارہ پھرتے تھے۔ اور بہت سے نئے ٹھگ پیدا ہو گئے تھے۔ جن مین ایک جوان آدمی سمی فرنگی سب پر سبقت لیگیا تھا اور بڑا نام پیدا کیا تھا۔ میرے زمانہ مین یہ بچہ تھا۔ چار مہینے تک مین اس فقیر کے پاس رہا۔ اور شہر کی گلی گلی کوچہ کوچہ مانگتا پھرا اور اپنا اور اس فقیر کا شکم سیر کرتا رہا۔ یہ میرا گدائی کرنا صرف اس غرض سے تھا۔ کہ کسی وقت ٹھگونکا قافلہ ملے۔ اور مین پھر انکا افسر بنون۔

**مصنف قصہ**۔ امیر علی ٹھگون کا افسر ایسا جلد جیلخانہ کی تکلیف بھول گیا اور پھر اسی نالایق فعل کی طرف متوجہ ہوا۔

**مین**۔ ہان صاحب۔ اب میرا دل سختیون اور مصیبتون کو برداشت کرتے کرتے بہت سخت ہو گیا ہے۔ برخلاف اسکے ایک شوق طبیعت مین موجزن ہے۔ میرے سینہ مین آگ لگ رہی ہے۔ کہ اپنے پرانے اسناپاک کپڑے جسم سے اتار کر پھینکدون۔ مجھے اسبات کی پروا نہین ہے کہ افسر ہی بنجاؤن۔ بلکہ جو عہدہ اس گروہ مین ملے اسکو بخوشی قبول و منظور کرون۔ گو میری ڈاڑھی اور سر کے بال سفید ہو گئے مین۔ اور تفکرات نے میری صورت کو بالکل تبدیل کر دیا ہے میری عمر زیادہ نہین ہے۔ میرا جوش کم نہین ہوا ہے۔ میری کمر ہمت پست نہین ہے مین اپنے ارادون مین ویسا ہی مضبوط اور توانا ہون جیسا کہ پہلے تھا۔ صاحب اب مین موضع تناوی کی طرف روانہ ہوا۔ کیونکہ مجھے امید تھی کہ وہ جوتشی پنڈت شیخ نصیرالدین کا دوست ملے گا۔ اسکا حصہ مین جالون سے

پہلے روانہ کر چکا تہا۔ گو کوئی رسید اُس کی نہین آئی تہی۔ مگر روپیہ اُسکے پاس ضرور پہنچ گیا تہا۔ تہوڑے روز مین تمادی پہنچگیا۔ اور مجھے امید ہوئی کہ ٹہگونکا فرقہ جلد ملیگا۔ کیونکہ رستہ مین بہت سے نشانات ایسے نظر آئے جس سے پایا جاتا تہا۔ کہ ٹہگونکا گروہ یہان سے امروز فردا مین گیا ہے۔ مگر ہائے افسوس اس سے بہی محروم رہا۔ پہر مین اس جوتشی کے پاس گیا وہ اپنے مندر مین موجود تہا۔ وہ خوش خلقی سے پیش آیا۔ اور باوجود میری اسقدر بدقسمتی کے اس نے معقول طور سے خاطر و تواضع کی چونکہ وہ اپنا تعلق کسیقدر ٹہگونکے ساتہہ رکہتا تہا۔ سلئے اس نے کہا۔ کہ رامدین جمعدار کی ماتحتی مین بیس ٹہگونکا گروہ کل ہی نربدا کی طرف گیا ہے۔ اور تم بہت آسانی سے اُن تک پہنچ سکتے ہو۔ انکو ایک اعلی سردار کی ضرورت ہے۔ خوشی تمہاری ماتحتی مین وہ کام کرنا پسند کرینگے تمہارا نام ایک عالم مین مشہور ہے۔ ذرا تم میری چٹہی لیتے جاؤ۔ یہ تمہاری ضرور امداد کریگی۔ اسنے اُسیوقت چٹہی لکہکر میرے حوالے کی۔ پہر مین نے وہان توقف کرنا فضول سمجہا۔ اور فوراً نربدا کی جانب انکی تلاش مین روانہ ہوا خوبی قسمت سے مین دو تین روز انکے پاس پہنچگیا۔ وہ مجھسے بہت گرمجوشی سے ملے۔ اور مجھے زندہ دیکہکر حیران ہوئے۔ کیونکہ مجھے مردہ تصور کر چکے تہے۔ پس اسیوقت عمدہ پوشاک مجھے پہنائی اور اپنے گروہ مین ہی مجھے سمجہنے لگے اور برادرانہ برتاو سے پیش آئے۔ انکے اس برتاؤ نے میرے پژمردہ دلکو تر و تازہ کر دیا اور رامدین سے یہ فیصلہ ہوا کہ ہمارا تمہارا برابر کا حصہ رہا۔ اور مین نے اپنا رفیق رومال ہاتہہ مین لیا اور رسمیات معمولی ادا کر نیکے بعد گڑ کہایا۔

صاحب آپ میرے معرکون کا بیان جو مسافرون کے ساتہہ ہوئے سنتے سنتے اور لکہتے لکہتے تہک گئے ہونگے۔ اس لئے اس بیان کو مختصر کرتا ہون اور نہ کوئی معرکہ رامدین کے ہمراہ ایسا پیش آیا جو قابل بیان ہو۔ اب ہم کمپنی کے ملک سے بچتے ہوئے اور سیندھیا کے ملک مین ہوتے ہوئے برہانپور پہنچے۔ اور واپسی کے وقت اونکار ناتہہ جی کے جو نربدا پر واقع ہے درشن کئے۔ خوش قسمتی سے یہان ہم نے جاتریونکی ایک جماعت کو بہکایا اور جام گہاٹ پر اوجین کو جاتے ہوئے انکو قتل کیا۔ لوٹ کا بہت سامال ہمارے ہاتہہ آیا۔ خاص میرے حصہ مین چارسو کئی روپیہ آئے تہے۔ اب میرے اقبال کا ستارہ پہر چمکا۔ لیکن رامدین کو میری

فضل اور تدبیر اور ترقی پر حسد پیدا ہوا اور
چند مرتبہ تنازعہ ہوا۔ مجبوری حالت مین ہم نے
اسکا اور اُس نے میرا ساتھ چھوڑ دیا۔ اور
مین نظام کے ملک مین اپنی قسمت آزمائی کی
غرض سے روانہ ہوا۔ ہائے یہ میری قسمت
مین نہ تھا۔ اور راستہ ساگر ہو کر تھا۔ راستہ
مین میرا پرانا واقف کار گنیش ملا۔ جو ایک
چھوٹے سے خراب وخستہ گروہ کا سردار تھا مجھے
اسکی صورت سے نفرت تھی اسلئے فوراً غصہ
آیا۔ اور مجھے اپنی ہسٹری اور اس بڈھے ٹھگ
کی داستان جو جیل کے اندر سنی تھی یاد آئی۔
پھر بھی مین نے اپنی نفرت کو اسپر ظاہر نہونے دیا
اور ضبط سے کام لیا۔ اور اپنے خیال اور
غصہ کو آیندہ موقعہ مناسب پر ملتوی کیا۔
اسکے ہمراہ ایک ٹھگ تھا جسکو مین عرصہ سے
جانتا تھا۔ یہ گنیش کی تنک مزاجی اور کج
خلقی سے ناراض تھا۔ اُسنے مجھسے درخواست
کی۔ کہ تم ہمکو اپنی ماتحتی مین کام کرنیکی اجازت
دو۔ تو ہم گنیش سے علیحدہ ہو کر اسکی زیادتیون
سے محفوظ رہین۔ مین نے منظور کرلیا۔ اور
اور چالیس آدمی میری ماتحتی مین ہو گئے۔
اور اب مین پھر ایک عمدہ اور معقول قافلہ
کا جمعدار بنگیا۔ اور پھر رتیان کی طرف
روانہ ہوئے۔ اور موضع جہندیا کے قریب
ایک مقام پر ہم نے اپنی سکونت اختیار کی۔
اور ہر طرح سے محفوظ تھے۔ اور دو برس بڑے
خوش اقبالی سے گزرے۔ اور اب امیر علی نے
(یعنے مین نے) بہت بڑی شہرت حاصل کر لی
تھی۔ اور میرے نام سے لوگونکو خوف معلوم
ہوتا تھا۔ اب مین نے اپنا مصمم ارادہ کرلیا تھا
کہ اگر اس سال مین مجھے دو چار ہزار روپیہ
کسی معقول ہنج سے ملگیا تو آیندہ کبھی اس
پیشہ کی طرف خیال بھی نہ لاؤنگا۔ اور اپنی
بقیہ عمر اپنی لڑکی کے پاس جس کا پتہ مجھے
دریافت ہو گیا تھا بسر کرونگا۔ یہ ایک شیخ
چلی کا سا خیال تھا۔ ورنہ جو بروز ازل کلک
تقدیر سے لکھا جا چکا ہے۔ وہ کیونکر کم و بیش
ہو سکتا ہے۔ لیکن انسان کی بیہودہ اغراض
اسکو اپنے خیال خام کے پورا کرنیکو مجبور کرتی
ہین۔ اور کبھی مغلوب نہین ہونے دیتی اور ہمیشہ
امید دلاتی رہتی ہین۔ چنانچہ مین نے اسمرتبہ
کلکتہ کے سفر کی تیاری کی۔ اور یہ بھی ارادہ
کرلیا۔ کہ کالی کی مندر مین ضرور پوجا کرونگا
شگون موافق نکلے۔ اور نہایت خوشی خرمی
کے ساتھ روانہ ہوئے مجھے یہ بھی معلوم تھا
کہ گورنمنٹ نے میری گرفتاری کیلئے پانسو روپیہ

اشتہار دیا ہے۔ مجھے اسکا مطلق خیال نہ تہا۔ بلکہ مین اپنی شہرت اور نام آوریکا کافی ثبوت سمجھکر نازان تہا۔ کہ خدایا تو نے اس رتبہ پر پہنچایا۔ ایک زمانہ میرے نام سے خوف کرتا ہے مین بہت خوش تہا کہ اے امیر علی تو تاریکی سے نکل آیا اور تیرے نام کا ایک عالم مین نقارہ بجگیا۔ جو ایک عرصہ تک قایم رہیگا۔ اور کبھی خوف جو مجھے ڈراتا تہا اسکا مقابلہ کرتا تہا۔ صاحب یہ میری عین حماقت تہی۔ اس دُنیا مین نہ کوئی کسیکا رفیق اور نہ کوئی کسیکا شفیق۔ دُنیا ہے اور مطلب۔ مجھے شگونونکے مبارک ہونے سے کامل بہروسہ تہا۔ کہ کمپنی کے اضلاع مین گرفتار ہونے سے بچ جاؤنگا جہان ٹھگون کے خلاف پوری کامیابی سے کارروائی ہو رہی تہی۔ ساگر ہمارے راستہ پر تہا۔ اور شاید مین اس سے بچکر بہی چلا جاتا۔ مگر مجھے اپنی چالاکی اور کامیابی پر بہروسہ۔ دوسرے شگونون کی عمدگی تیسرے تقدیر اسی طرف کہینچے لئے جاتی تہی۔ اور وہان قسمت در پردہ کچھہ اور ہی شگوفہ چہوڑ رہی تہی۔ جب ہم اس علاقہ مین پہنچ گئے۔ تو شب کو سفر کرتے تہے۔ اور کسی ویران مقام پر قیام کرتے۔ آبادی سے بچکر نکلتے۔ بنج کی تلاش مطلق نہ تہی۔ نہایت احتیاط سے آگے بڑہتے

اور تہوڑے تہوڑے فاصلہ پر چوکیان بنی ہوئی تہین۔ جہان کالی وردی والے ملک الموت ہماری نظر مین پہتے تہے۔ پہر بہی تین چار آدمیونکی بہوانی کے نام پر ہمنے قربانی کی۔ کچھہ مال ہمارے ہاتھہ نہ آیا صرف گُڑ کی رسم پوری کرنی ہوئی

# انجام یا اختتام

ہم ایک روز دور و دراز کی منزل طے کرکر ایک گاؤن مین جو ساگر سے بہت قریب تہا پہنچے۔ اور ایک خالی مکان مین جسکو ہم بخوبی جانتے تہے قیام کیا۔ بہت جلد کہانا پکایا۔ اور کہا کر سو رہے اور ہم نے ایک آدمی نگہبانی کے واسطے چہوڑا کہ اگر کسی قسم کا خبہہ ہووے۔ تو وہ ہمکو فورًا خبر کردے۔ شب بخیر و عافیت گزری علی الصباح نسیم سحری کے خنک جہوکون سے سب سے پہلے مین بیدار ہوا اور مین نے سب کو ہوشیار کیا۔ اور اسی وقت ہم سب لوگ وہان سے روانہ ہوگئے مین نے اپنے رفیقون سے کہا کہ خطرہ جو پیش نظر تہا وہ جاتا رہا دوپہر تک ہم دس بارہ کوس کے فاصلہ پر پہنچ جائینگے۔ پہر راستہ صاف ہے۔ اطمینان سے سفر کرینگے صاحب میرا یہ خیال غلط تہا۔ فلک شعبدہ باز اور ہی فکر مین تہا۔ افسوس میرے گروہ مین سے دو آدمیون نے

دغابازی وہ مخبری کر چکے تھے۔ اور میرے گرفتار کرانیکے فکر میں تھے۔ جسکا حال بعد میں معلوم ہوا وہ کالون ہماری نظروں سے غایب ہوگیا۔ اور سڑک اعظم پر ہم چل رہے تھے۔ جسکے دونوں طرف کشادہ میدان تھا۔ ایک خرگوش ہمارا راستہ کاٹ کر چلا گیا۔ اس بدشگونی سے میرا دل بہت گھبرایا۔ اور مین نے اس راستہ سے سفر کرنا نہ چاہا۔ لیکن وہ دونوں گمراہ دغاباز میرے اس ارادے کے مانع آئے۔ اب آفتاب بھی نکل آیا تھا۔ اور دو تین کوس راستہ بھی طے ہو چکا تھا۔ کہ ایک نالہ راستہ مین ملا۔ چونکہ ہم مین سے کسی نے بھی صبح کیوقت ہاتھ منہ نہیں دھویا تھا اس لئے سب اس بات پر متفق ہوئے۔ کہ ضروریات سے یہان فارغ ہو جانا چاہئے۔ سب سے پہلے وہ دونوں دغاباز گھوڑے سے اترے اور نالہ کے کنارہ جا بیٹھے۔ صاحب خربوزہ کو دیکھکر خربوزہ رنگ بدلتا ہے۔ سب لوگ ہتیار کہولکر اور کپڑے اتار کر پانی کے کنارہ جا بیٹھے۔ چند لمحہ نہ گزرے ہونگے۔ کہ کچھ سوار و پیدلون نے جو شاید گھات مین بیٹھے ہوئے تھے ہم پر حملہ کیا۔ مین آج اپنی حماقت پر کمال افسوس کرتا تھا اور سخت نادم تھا۔ اور دل مین کہتا تھا کہ اے امیر علی تیرا تجربہ کہان گیا۔ تو کبھی ہتیار اپنے جسم سے علیحدہ نہ کرتا تھا۔ اور آج اسقدر غافل ہو پر رکہدیئے۔ مین تیر کی طرح اسطرف لپکا۔ اسوقت اُن دونوں مکارون نے مجھپر حملہ کیا اور مجھے چمٹ گئے۔ مین نے کوشش کی کہ ان مکارون کے ہاتھ سے نجات پاؤن۔ کبھی کاٹتا تھا۔ کبھی گالیان دیتا تھا۔ اور جو ہاتھ خالی ہوتا تو گھونسا مارتا تھا۔ لیکن وہ بہادرون کے پنجہ سے نہین چھوٹا۔ کہ سوار و پیدل میرے پاس پہنچ گئے۔ اور مجھکو گرفتار کرلیا۔ میرے ہمراہیون نے مقابلہ کیا۔ بعض بھاگ گئے بعض زخمی ہو کر اور بعض فوراً گرفتار ہوگئے۔ یہ کارروائی بہت جلدی ختم ہوگئی۔ مجھے بیان کرنے مین دیر ہوئی لیکن وہان اسقدر بھی وقفہ نہین ہوا۔ مین نے اُن مکارون کو سخت لعنت وملامت کی۔ کاش اگر وہ مجھے نہ روکتے تو امیر علی زندہ گرفتار نہوتا دس پانچ سوار و پیدلون کو قتل کرتا۔ اور یہی جگہہ مر جاتا۔ اب اُن بدذاتون کی بن آئی اور مین نے سخت درشت کلمے کہے اسکا جواب مجھے دینے لگے۔

**پہلا شخص**۔ کہئے حضرت اب آپکا کلکتہ کے سفر کا ارادہ کیا ہوا۔ جمعدار صاحب خوب یاد رکھوگے۔ کہ ہم نے آپکو ایک دو دو دفعہ سفر سے باز رکھا۔ اب ساگر مین واپس پہنچکر ایک فراغ

بنگال مین رہتے - اپنے قدیم دوستون سے ملاقات کیجے اس کام کی داد دیجئے -

دوسرا - اب تمہاری زیست کا پیمانہ لبریز ہوگیا جو دیدہ و دانستہ اس جنگل مین آئے جہان ایک شیر ببر رہتا ہے اور اسکے منہ انسان کا خون لگا ہوا ہے - کیا آپ اس اشتہار کو بہول گئے - جسمین آپکی گرفتاری اور سہ انسو روپیہ کا انعام درج ہے - وہ جرأت و دلیری اب کہان ہے - وہ تیر کا چلانا تلوار کا چمکانا خیر باد ہوگیا ؎

کہان ہے ترا تیر پہلو گزار
کہان ہے ترا خنجر آبدار
ترا زور بازو گیا اب کہان
کہان ہے ترا اب وہ شور فغان
بہت تونے خونریزی خلق کی
بس آخر کو تیری سزا تہی یہی

سوارونکا سردار - زیادہ بک بک نہ کرو - بیہودہ باتون سے کیا نتیجہ نکلتا ہے - تم واقعی قابل ملامت ہو - تم نے اپنے سردار کے ساتھہ بیوفائی کی - اسقدر شیخی کرنے سے کہین تمہارے انعام مین فرق نہ آجائے -

صاحب وہ دونون شخص خوف کہا گئے - اور خاموش ہورہے سوارون اور پیادون نے جو حقارت کی نظر سے دیکہا تو اور بہی نادم ہوئے

یہ سوار مجھکو گرفتار کئے ہوئے اسی راستہ سے ساگر لیجاتے تہے - جس راستہ سے مین خوش و خرم آزادی کے ساتہہ ٹھنڈی ٹھنڈی ہوا کہاتا اور سیر کرتا ہوا آیا تہا - اب مین اپنی غلطی پر سخت نادم تہا - کہ مین نے ٹھگون پر کیون نہین عمل کیا - اور کیون راستہ کو چھوڑا مشتے کہ بعد از جنگ آید بر کلہ خود باید زد - یہ تیسرا مرتبہ تہا کہ مین قید ہوا - اس مرتبہ مجھے رہائی کی قطعی امید نرہی تہی - پہلے ہر مرتبہ کچھ نہ کچھ امید مجھے ہوتی تہی - اس مرتبہ بالکل مایوسی ہوگئی - اول اس زمانہ مین جوان تہا - اور جوان آدمی کا دل - طبیعت - خیال - ارادہ ہمیشہ تسکین بخش ہوتا ہے - میری دلی امنگین اور طبیعت کے جوش سب سرد ہوچکے تہے - لیکن متواتر تجربون اور آزاد زندگی کی جرأت و جوش نے ان بجھے ہوئے شعلون کو پہر بہڑکا دیا تہا - موت بالکل مجھے اپنے قریب دکہلائی دیتی تہی - مین انگریزی قانون کی سختی سے بخوبی واقف تہا کہ ٹھگون - رہزنون کے قصور پر خواہ وہ کیسے ہی ہون رحم نہین کیا جاتا - خاصکر مجھ جیسے شخص پر جسکا نام ایک زمانہ مین مشہور رہے - ایک عالم مین اسکے انعام کا اشتہار ہوچکا - اسیوجہ سے میرا حال نہایت خراب تہا - اور یہی خیال تہا

کہ مین پہانسی پاؤنگا - افسوس جو میری
خواہش تہی (کہ مین کسی معرکہ مین مارا جاتا
اور نام حاصل کرکر سیدہا بہشت کو چلا جاتا)
وہ پوری نہین ہوئی - اب میرے جرمون کا
بار میری گردن پر اسقدر معلوم ہوتا ہے - کہ
میری روح کو صدمہ پہنچتا ہے - اور دوزخ
کا عذاب مجہے دکہلائی دیتا ہے - ہزارون ناقص
خیال میری طبیعت مین بڑی تیزی سے دوڑ
کر رہے تہے - جس سے ایک خوفناک صورت
پیدا ہوتی تہی - اور دماغ بگڑتا چلا جاتا تہا -
سوار و پیادے مجہے گہیرے ہوئے تہے - اور
مین نیچی نگاہ کئے انکی حراست مین جاتا تہا -
اور کوشش کرتا تہا - کہ اپنے گئے ہوے حواس
کو آیندہ موت کے نظارہ کے واسطے جمع کرون -
مگر بیفائدہ - مجہے کامل یقین تہا کہ مین فوراً
قتل کیا جاؤنگا مجہہ جیسے مجرم کی تحقیقات
کی بہی ضرورت نہین ہے - ساگر پہنچنے کے بعد
مجہے کامل حفاظت سے اس افسر کے پاس لیگئے
جو برٹش گورنمنٹ کی جانب سے ٹہگون کی
گرفتاری کے واسطے مقرر تہا - یہ ایک نوجوان
لمبا چوڑا خوبصورت اور موزون آدمی تہا -
اسکی صورت پر رعب اسقدر برستا تہا -
کہ دیکہتے ہی مجہے خیال ہوا - کہ مین اب فوراً
ہلاک کر دیا جاؤنگا - رحم نے اسکو مطلق حصہ
نہ ملا تہا - مین اقرار کرتا ہون کہ جس وقت
وہ افسر مجہسے مخاطب ہوا - تو مین کانپنے لگا

افسر - امیر علی آخر تم گرفتار ہوئے تم جانتے
ہو کہ تمپر کیا کیا الزام قایم کئے گئے ہین (منشی
سے مخاطب ہوکر) اس مجہول کے جرمون کی
فہرست جو بنائی گئی ہے وہ پڑہکر سنادو -
صاحب منشی نے میرے جرمون اور قتل کی
فہرست مفصل نکال کر پڑہی - جسکو مین جانتا
تہا - واقعی سب واقعات صحیح درج تہے - صرف
چند واقعات درج نہ تہے - اپنے دل مین خدا
حافظ کہا - اور کوئی امید نرہی - تاہم مینے
اپنی طبیعت کو سنبہالا - اور کہا -

مین - مین نے برٹش گورنمنٹ کے عدل و
انصاف کی بہت تعریف و توصیف سُنی ہے
جو جرم مجہپر لگائے ہین - وہ غلط ہے مجہے امید ہے
کہ آپ تحقیقات فرماکر میرے نسبت حکم مناسب
نافذ فرمائین گے -

افسر - خواہ کیسے ہی سنگین جرم ہون جبتک
تمہارے جرمونکا کافی ثبوت نہ ملیگا - اور
معقول شہادت نہوگی کوئی حکم نہین دیا جاسکتا
اطمینان رکہو تحقیقات کی جائیگی (ایک
چپراسی سے مخاطب ہوکر) اچہا ایک ایک خبر کو

نمبر وار آنے دو۔ اور وہ امیر علی کے سامنے امیر علی کے جرم کی کیفیت بیان کرے۔

صاحب پہلا مخبر جو آیا۔ یہ وہ شخص تہا جو میری مصیبت کے زمانہ کے شروع ہونے سے پہلے میرے شریک تہا۔ اس نے منشی برج لال اور اسکے بیٹے کی نسبت میرا مدد گنیش کا تنازعہ اور شیخ نصیر الدین سوداگر کے قتل کا حال لفظ بلفظ بیان کردیا۔ اور ان معرکون کا حال میری طبیعت پر ایسا منقش ہوگیا۔ کہ نہ مین کوئی سوال کرسکا اور نہ جواب دیسکا۔ پہر اس نے کہا راجہ جالون سے آپ میرے بیان کی تصدیق کرسکتے ہین۔ دوسرے امیر علی کی پیشانی پر جو داغ ہے وہ بہی میرے بیان کی شہادت دیتا ہے۔ پہر مجہسے کہا کیا میر صاحب میرا بیان غلط ہے ہرگز نہین۔ مین اکیلا ہی نہین ہون۔ میری طرح بہت سے آدمی یہان موجود ہین جو سب ان واقعات سے واقف ہین جناب جمعدار صاحب بہت سی قبرین کہودی گئین۔ جس مین تم نے اپنے پنچ کی آسامی دفن کی تہین۔ اور نعشین نکالکر شناخت کی گئین۔

مین۔ تم کا لفظ کیون استعمال کرتے ہو بلکہ ہم کا لفظ کہو۔ کیا تم نے بو گنیش کی مدد کی تہی اس سے منکر ہو سکتے ہو۔

صاحب میرے اس کہنے پر ہر چہار طرف سے آواز آئی کہ مجرم نے اپنے جرم سے اقبال کیا۔

افسر۔ خاموش رہو۔ خاموش رہو۔ امیر علی تم جانتے ہو تم نے کیا کہا۔ تم نے اپنے ٹہگ اور ملزم ہونیکا اقرار کرلیا۔

مین۔ کف افسوس ملکر۔ مین نے جو کہا سو کہا نہ مین اس سے منکر ہوسکتا ہون۔ اور نہ تکرار کہنا چاہتا ہون۔ آیندہ کوئی لفظ میری زبان سے آپ نہ سنین گے۔ مجہپر جسقدر مزاج چاہے تشدد کیجئے اور چاہے جیسی سختی سے پیش آئیے اور سنگین سے سنگین سزا تجویز فرمائیے۔

صاحب میرے اس کہنے سے کوئی نتیجہ نہ نکلا۔ بلکہ تحقیقات ہوتی رہی۔ اور بہت سے مخبر یا ٹہگ جو مجہکو جانتے تہے۔ باری باری سے آئے اور اپنا بیان لکہوا کر رخصت ہوئے۔ اب وہ دغاباز آئے جنہون نے اسوقت مجہے گرفتار کرایا تہا۔ دو برس سے میرے شریک تہے۔ سب واقعات بیان کئے اور مقتولون کی قبرون کے نشان بتلائے۔ تحقیقات مقدمہ ختم ہوئی اور مین قید خانہ مین بہیجدیا گیا۔ میری پورے طور سے حفاظت کی گئی۔ موٹی بیڑیان پہنائی گئین۔ اور ایک تنگ و تاریک کوٹہڑی مین مین قید کیا گیا۔ ایک عرصہ تک کوئی پرسان

حال کہا۔ تو مین نے یہ نتیجہ نکال لیا تہا۔ کہ میری قسمت کا آخر فیصلہ ہو گیا۔ مگر وہ منشی جسکو مین نے کچہری مین دیکہا تہا۔ ایک جمعدار اور دو مخبر ونکو ہمراہ لیکر میرے پاس آیا اور کہا۔ امیر علی ہم صاحب کے حکم سے تمکو حکم سنانے آئے مین۔

**مین**۔ مین حکم سننا نہین چاہتا۔ مین بہی اور ون کی طرح پہانسی پاؤنگا جسکا مجہے مطلق خوف نہین ہے۔ بہت سے نامی گرامی ٹہگ میرے سامنے مارے گئے ہین۔ آپ کو معلوم ہو جائیگا کہ امیر علی مرنے سے نہین ڈرتا ہے۔

**منشی**۔ تمہارا قیاس صحیح ہے۔ تمہارے زندہ رہنے کی کوئی امید نہین رہی ایک دو روز مین آخر حکم ہو جائیگا۔ جالون کے راجہ نے تمہارے پوست کن حالات تحریر کئے ہین اور مخبرون کے بیان سے ملتے ہین۔ زندہ رہنا تمہارا قطعی ناممکن معلوم ہوتا ہے۔ ڈہی سزا ہونگی پہانسی۔ یا حبس دوام بعبور دریائے شور۔

**مین**۔ نہین منشی جی۔ خدا کالا پانی کسیکو نہ دکہلائے اس سے تو پہانسی ہی بہتر ہے مجہے یہ بہی دریافت ہوا ہے جو لوگ وہان پہنچ جاتے ہین انکو پہر ہندوستان دیکہنا نصیب نہین ہوتا۔ اور جبتک زندہ رہتا ہے بیڑیان پہنے ہوئے لوہے کا کام کرتا ہے۔ ہائے مین نے کام کبہی نہین کیا۔ مین اپنی تکلیف کی کیونکر برداشت کرونگا۔ اس سے تو پہانسی کا ملنا اچہا ہے۔

**جمعدار**۔ میر صاحب گہبراؤ نہین موت زندگی تمہارے اختیار مین ہے یہ مخبر اسکی کیفیت بیان کر سکتے ہین اور ہم اُنکے ساتہہ کس سلوک اور مہربانی سے پیش آتے ہین تم تو عقیل وہوشیار ہو جلد باتین سمجہتے ہو۔

**مین**۔ یہ کبہی نہین ہو سکتا کہ امیر علی دغا کا دہبہ اپنے پاک اوصاف دامن پر لگائے۔ مین اپنی زندگی کے واسطے اورونکو گرفتار نکراؤنگا

**منشی**۔ ارے نالایق سپاہی۔ ہم تیری خوشامد نہین کرتے۔ تیری منت نہین کرتے۔ تو صدہا جرمون سے پہانسی پانیکا مستحق ہے۔ تیرے نام سے تمام ملک کانپتا ہے۔ تیری قسمت مین جو لکہا ہے اسکو کوئی تبدیل نہین کر سکتا ہمنے تیری بہتری کی تدبیر بتائی۔ چاہے قبول کر یا نکر۔ کوئی جبر نہین کیا جاتا۔ مین بحث نہین کرتا۔ فوراً جواب دو کہ تم مخبر بننا چاہتے ہو یا نہین۔ اس حالت مین زندہ رہوگے۔ عمدہ کہانا ملیگا۔ پاک اور صاف لباس کو پہنلیا کہا

دیکھو میرا وقت قیمتی ہے جلد جواب دو۔

**دونون مخبر۔** امیر علی منشی کا کہنا مانو۔ دیدہ و دانستہ بیوقوف نہ بنو۔ پھر یہ وقت ہاتھ نہ آئے گا۔

صاحب مین اسوقت بہت ہی پریشان تھا اور دو متضاد خیال میری طبیعت مین تیزی سے دورہ کر رہے تھے۔ آخر یہ ہی خیال غالب آیا کہ ایسی زندگی پر ہزار نفرین ہے۔ جو لوگ دغا کا لفظ امیر علی کے ساتھ استعمال کرین اور کہین کہ اپنی جان کو عزیز سمجھکر اپنے ہم پیشہ ساتھیون کے ساتھ بدسلوکی کی۔ پس مین نے منشی سے کہا۔ مہربانی سے آپ جایئے۔ اور اپنے آقا۔ ولی نعمت سے کہدیجئے۔ کہ امیر علی اس بات کو منظور نہین کرتا۔ بلکہ حقارت کی نظر سے دیکھتا ہے۔ اور مرنے سے نہین ڈرتا ہے۔ وہ لوگ واپس ہوئے۔ اور مین نے پھر اس معاملہ پر غور کیا۔ تو یہ ہی معلوم ہوا کہ اب آخر وقت قریب آگیا۔ مین موتکو لڑکون کا کھیل سمجھتا تھا۔ اور میرا خیال تھا۔ کہ مین سیدھا بہشت مین چلا جاؤنگا۔ اور وہان اپنے والدین اور پیاری بیوی عظیمہ سے ملونگا۔ تھوڑی سی تکلیف برداشت کرنا کچھ مشکل نہین ہے جب مین نے مکرر سہ کرر غور کیا۔ تو میرے خیالات بدل گئے۔ مین پھانسی پاؤنگا۔ کیونکر۔ نامردون۔ چورون ہزنون کی طرح۔ بہادر اور سپاہی کی طرح نہین مارا جاؤنگا۔ جسوقت مین پھانسی پر چڑھونگا۔ کوئی لعنت کریگا کوئی میرا ٹھٹھا اڑائیگا۔ جان تڑپ تڑپ کر بڑی مشکل سے نکلے گی اسوقت مجھکو ایک شخص کی حالت یاد آگئی۔ جسکو پھانسی اس زمانہ مین جبکہ بدری ناتھ میرے ہمراہیون مین شامل تھی۔ اور میری آنکھون کے سامنے اُسکی تصویر بن گئی۔ ایک طرف ان خیالات کا بار تھا۔ دوسری طرف پیاری زندگی کا خیال جو صیح ہے کہ غلامی کی زندگی ہے۔ مگر پھر زندگی ہے۔ لہذا مین مخبر بننے پر راضی ہوگیا۔ اور خیال ہوا کہ شاید گورنمنٹ کو میری وفاداری ایمانداری و حسن کارگزاری پر کسیوقت رحم آجاوے اور مین پھر آزاد ہو جاؤن مدت تک مین اپنے دل سے بحث کرتا رہا۔ آخر کار مجھے خبر ملی کہ کل تیرے مقدمہ کی تحقیقات ہے۔ اور میری قسمت کا قطعی فیصلہ ہو جاویگا پھانسی کی سخت مصیبت سے روح کانپتی تھی دریائے شور کے خوف سے بخار چڑھتا تھا۔ منشی کی نصیحت بہتر معلوم ہوتی تھی لیکن لفظ دغا سب ارادے بدل دیتا تھا۔

اوسیوقت گنیش یاد آیا۔ اور اسکے عوض
لینے کے خیال نے پہر طبیعت کو شیر بنادیا۔ کہ
بس یہ ہی وقت اچہا ہے۔ ورنہ دل کا ارمان
دل مین ہی رہے گا۔ میری زندگی مین میرے
ساتھ اسے پہانسی دیجائے تو بہت مناسب اور
انسب ہے۔ مین اُسکے رہنے کی جگہہ خوب جانتا
ہون۔ اسکی گہاتونکو پہچانتا ہون۔ پس میرا
پختہ ارادہ ہوگیا اور مین نے درخواست کی
کہ وہ منشی جو اول مرتبہ میرے پاس آیا تہا۔
اب پہر میرے پاس بہیجا جاوے۔ چنانچہ وہ
آیا۔ اور مین نے کہدیا کہ منشی جی تمہاری تجویز
سے اتفاق کرتا ہون۔

منشی۔ اب تم راہ راست پہ آئے۔ اور
دانائی کی بات کہی۔ اگر تم صدق دل سے
اپنی خدمت معینہ کو انجام دوگے۔ تو بہت
خوش رہوگے۔ ورنہ سخت سزا پاؤگے۔

مین۔ منشی جی یہ بتادیجے کہ مجہے کون کون
سی خدمت انجام دینی ہونگی۔ پہر آپ کے ہی
منہ سے کہلوا دونگا کہ امیر علی واقعی ایک سچا
اور وفادار اور نمک حلال اور گورنمنٹ کا
سچا خیر خواہ ہے۔

منشی۔ اچہا تو میرے ہمراہ کچہری چلو۔ وہان
تمکو ہدایات بتائی جائین گی۔

صاحب میری ہتکڑی و بیڑی اسیوقت
کہولدی گئی۔ اور ایک ہلکا سا لوہے کا
ڈنڈا جس مین ایک کڑا لگا ہوا تہا میری
ران مین باندہ دیا گیا۔ جس سے مین بہت
آسانی سے چل پہر سکتا تہا۔ مگر دوڑ نہین
سکتا تہا۔ اب مین مخبر بنگیا۔ اور یہ خوف
دیا گیا کہ اگر آیندہ اس کام سے تو پہلو تہی
کریگا تو فوراً پہانسی دیا جائیگا۔ کچہری
پہنچتے ہی افسر نے سوال کیا۔ کہ تم گنیش کو
جانتے ہو۔

مین۔ ہان بخوبی جانتا ہون۔ میری طرح
اسکے واسطے بہی انعام مقرر کیا ہے۔ آپ کو
اب تک معلوم نہین ہے۔ وہ اب بہی ساگر
کے قریب ہی موجود ہے۔

افسر۔ کیا تم میرے آدمیونکو گنیش کے پاس
پہنچا سکتے ہو۔ اس بات کا خیال رکہو کہ یہ
پہلا کام تمہارے سپرد کیا جاتا ہے۔ اسبات کے
کہنے کی ضرورت نہین ہے۔ کہ تمہین نہایت
احتیاط اور ہوشیاری سے اسوقت کام کرنا
لازم ہے۔ گنیش بڑا دور اندیش اور چالاک
آدمی ہے۔ اسکی گرفتاری کی جسقدر کوششین
ابتک کی گئی ہین سب مین ناکامی رہی ہے اور
وہ ہوشیار ہوگیا۔

مین - مین اپنی ہوشیاری وچالاکی کے
نسبت اسوقت کچہہ عرض کرنا نہین چاہتا
وہ خود ظاہر ہو جاوے گا - مجھے چہہ سپاہی
بہادر اور منچلے ایسے دیجے - کہ جنکا مین بہیس
بدل ڈالون اور پہر اپنے ہمراہ لیکر گنیش کے
پاس پہنچون - اسکو میری گرفتاری کا حال
ابتک معلوم نہین ہے - مین اسکو اپنے ہمراہ
حضور مین لے آؤنگا - مجھے یقین ہے ہمت
بہی اُسکے ساتہہ رہتا ہے -

افسر - ہان ہمت بہی ایسا ہی خراب اور
بدمعاش ہے - جیساکہ گنیش -

مین - خیر ہمت جیسا ہے - مین اسکو جانتا ہون -
آپ چہہ سپاہی جیسے مین چاہتا ہون منتخب
کیجئے - انکو ہتیارون کی بہی ضرورت ہوگی -
اور مین بہی ایک تلوار مانگتا ہون -

افسر - یہ ناممکن بات ہے - تمپر ابہی پورا بہروسا
نہین ہو سکتا کیا تعجب ہے کہ تم کسی وقت غفلت
مین میرے سپاہیون کو قتل کر ڈالو -

مین - حضور کو اختیار ہے - اعتبار کرین
یا نکرین - لیکن اسقدر ضرور عرض کرتا ہون
کہ امیر علی - دروغگو - دہوکہ دہ - نہین ہے
جسقدر آپ مجہپر اعتبار فرمائین گے مین اسیقدر
کوشش کرونگا - اور مشتبہ حالت مین میرا
اطمینان بہی شبہہ پیدا کر دیگا -

صاحب یہ انگریزی افسر بڑا عالی دماغ - روشن
ضمیر - بیدار مغز تہا - اس نے ہر پہلو پر غور
کر کر فوراً نتیجہ نکال لیا - کہ اگر امیر علی بغیر تلوار
کے گنیش کے پاس جائیگا - تو اسکو شبہہ پیدا
ہوگا - اور کچہہ تعجب نہین کہ قابو سے نکل جائے
اور بنا بنایا کام بگڑ جائے - ایک ملازم سے
کہا کہ امیر علی کی تلوار امیر علی کو دیدو -
(مجھسے مخاطب ہوکر) امیر علی اپنی تلوار کو لیلو
اور اب تمکو جلدی کرنی چاہئے - سپاہی باہر
تمہارے منتظر کہڑے ہین -

مین - جبتک گنیش کو گرفتار نکرا دونگا -
کہانا پینا حرام سمجھونگا - حضور کو منہ نہ دکہاؤنگا

صاحب مین کچہری سے باہر آیا - اور چہہ زندہ
دل جوانون کو جو مسلح تہے اپنے منتظر کہڑے ہوئے
پایا - مین نے اُن سے کہا کہ بہائیو - اس سرکاری
وردی کو اُتار ڈالو - اور سادے معمولی
کپڑے پہن لو - اور ایسی صورت بنالو کہ دیکہنے
والا فوراً یہ معلوم کر لے کہ یہ ایک دور دراز
کی منزل کر کر آئے ہین - لوہے کا کڑا جو میرے
پیر مین تہا مین نے اسکو اس طریقہ سے باندہ لیا
کہ اسکی آواز مطلق نہ نکلتی تہی - اور اوپر سے
پائجامہ پہن لیا - اور اُن جوانون کو ہمراہ لیکر

روانہ ہوا۔ شام کیوقت شاہراہ عام کو چھوڑ
کر آبادی سے بچکر پٹیل میدانون کو طے کرتا ہوا
دور نکل گیا۔ اور مین نے کہا کہ اگر ہم اسی طرح
چلتے رہے تو آدہی رات کے پہلے پہلے گنیش کے
پاس جا پہنچین گے۔

دفعدار۔ (ان سپاہیونکا افسر) گنیش
کہان رہتا ہے۔

مین۔ وہ فلان گانؤکے پٹیل کے مکان پر
فقیرانہ صورت مین رہتا ہے۔

دفعدار۔ گنگاجی کی قسم مین نے اسکو دیکہا ہے
وہ قدآور اور پچہتا جوان ہے۔ اور ترچہی نظرون
سے دیکہتا ہے۔

مین۔ ہان وہ گنیش ہی ہے۔ کیا بغیر میرے
تم شناخت کر سکتے تہے۔

دفعدار۔ کاش ہمین یہ خبر ہوتی۔ تو ایک
ہفتہ پہلے اسکو گرفتار کر لیتے۔

مین۔ اچہا تو اب گرفتار کر لینا۔ گنیش کا
گرفتار کرنا کچہہ دل لگی نہین ہے۔ بہائی تمہین
ہوشیار رہنا چاہئیے۔ کیا تم میرا اعتبار کروگے۔

دفعدار۔ مجہے تمپر اطمینان ہے۔ اور مین یہ
بہی یقین کرتا ہون کہ تم ہوخالی گر کر ہمارے
روزگار مین فرق نہ ڈالوگے۔ اور آئندہ کبہی
دہوکہ نہ دوگے۔ ہم بہی ہر طرح سے جہانتک ہمارے
امکان ہے امداد کرتے رہین گے۔

مین۔ مجہے گنیش سے ایک خاص عداوت ہے
اور اسکا عوض لینا ہے یہ کمبخت میری ماںکا قاتل ہے
صاحب اس قسم کی باتین کرتے ہوئے گیارہ بجے
شب کو اُس گانؤ مین پہنچے۔ اُسوقت تاریکی کا
پورا عمل دخل تہا۔ سنسانی ہمین کامیابی پر
مبارک باد دیتی تہی۔ اور تاریکی امداد کرتی تہی
اول تو کسی نے دیکہا نہین۔ اور جو دیکہا بہی تو
شب تاریک مین پہچانا نہین۔ پٹیل کے مکان پر
پہنچکر مین نے دفعدار سے کہا تم میرے ہمراہ چلو
اور ان جوانون کو ہمین کہڑا رہنے دو۔ مین
تمہارے ہمراہ گنیش کو پا کر لے آتا ہون۔ اسوقت
فوراً گرفتار کر لینا۔ میری اس گفتگو پر دفعدار
گہبرایا۔ استقلال اس سے رخصت ہوا۔ تو مین نے
کہا۔ اگر تمکو کچہہ خوف معلوم ہوتا ہے تو نہ چلو۔
مین تنہا جاؤنگا۔ لیکن ساگر پہنچکر تمہاری اِس
بزدلی اور پست ہمتی کا حال ضرور کہونگا۔

دفعدار۔ ہرگز نہین۔ یہ قطعی ناممکن ہے۔
کہ مین تمکو اپنی نظرون سے دور کرون۔ مجہے
سخت ممانعت ہے۔ خواہ کچہہ ہی صورت پیش
آئے۔ مین تمہارے ہمراہ چلونگا۔ پہر سپاہیون
سے مخاطب ہوکر۔ کہ اگر مین واپس نہ آؤن تو
تو تم سمجہہ لینا۔ کہ مین مارا گیا۔ فوراً ساگر واپس

چلے جانا۔ اور صاحب سے اطلاع کر دینا۔ صاحب مجھے اسکی پست ہمتی اور بیہودہ خیال پر بہت افسوس ہوا۔ اور ہنسکر کہا۔ کہ یار تم تو بڑے بودے ہو۔ برائے خدا کمر ہمت چست کرو۔ خوف کو پاس نہ آنے دو۔

**دفعدار**۔ ہان میر صاحب چلئے۔ یہ دیکھ لیجے کہ میری تلوار بھی میان مین کُھلی ہوئی ہے۔ اگر مجھے کچھ بھی شبہہ ہوا تو تمہین زندہ نچھوڑونگا

**مین**۔ کیسی نادانون کی سی باتین بناتے ہو۔ کیا میرا اعتبار نہین رہا۔

**دفعدار**۔ تجربہ کے بعد اعتبار کامل ہوتا ہے۔

**مین**۔ اچھا جو مین کہتا ہون اسکو یاد رکھو۔ تم وہان کسی سے کچھ نہ بولنا۔ اور جسوقت مین باہر آؤن۔ تو تم اپنے ہتیارون سے ہوشیار رہنا۔ اگر وہ تمکو دیکھکر کسی قسم کا شبہہ کرے یا بہاگنے کی کوشش کرے۔ اور مین دریافت کرون کہ ساگر کتنی دور ہے۔ اسیوقت تم ہمت کر کے حملہ کرنا مین گنیش سے نپٹ لونگا۔ برابر کی کارروائی ہے۔ دو دو آدمی دونو طرف ہین اور گنیش ہمت کی نسبت اچہا تلوار کا ہنر جانتا ہے۔

**دفعدار**۔ ہان جسطرح سے تم کہو گے مین عمل کرونگا تمہاری باتین صاف ہین۔ جن مین وفاداری کی بو آتی ہے۔

صاحب مین نے مکانپر پہنچکر اپنی ٹھگی کی زبان مین پٹیل کو آواز دی۔ جسونت۔ پٹیل جسونت

**جسونت**۔ کون ہے بہائی۔

**مین**۔ ابہی سے سو گئے۔ مین ہون امیر علی جمعدار۔ اٹھو دروازہ کہولو۔ صاحب جسونت اٹہا دروازہ کہولا چادرہ اوڑہکر باہر آیا۔ کہا ہین امیر علی جمعدار تم اسوقت کہان۔

**مین**۔ ہان مین تمہارا دوست ہون۔ گنیش اور ہمت کہان ہین۔

**جسونت**۔ دونون اندر سوتے ہین۔ ان سے آپکو کیا کام ہے۔ اور اسقدر رات گئے تم یہان کیونکر آئے۔ مین سمجہتا تہا۔ کہ تم کلکتہ کے قریب پہنچ گئے ہو گے۔

**مین**۔ مین نے کلکتہ کا سفر ترک کر دیا۔ مجھے خطرہ نظر آتا تہا۔ جاؤ گنیش کو جگادو اور خبر کر دو کہ جلد باہر آجائے۔ مین ایک بنج تیار کر لایا ہون صبح ہونے سے پہلے ہمین فارغ ہو جانا چاہیئے۔

**جسونت**۔ بہت اچہا جاتا ہون۔

**مین**۔ جلدی جاؤ زیادہ باتین نہ بناؤ۔ ورنہ تمہارے حصہ مین فرق آجائیگا۔ صاحب پٹیل اندر گیا اور مین نے اپنے ہمراہی کو ہوشیار کیا۔ کہ میرے اشارہ کو بھول نجانا۔ پٹیل نے اندر جاکر گنیش کو جگایا۔ جب گنیش کی آواز سنی۔ کہ

بے وقت جگانے پر وہ ناراض ہوا۔ مگر جب میں اذکر کیا۔ تو اُس نے نہایت شوق سے دریافت کیا۔ کیا امیر علی آیا ہے اے درگے آئے بھوانی امیر علی مجھسے کیا چاہتا ہے۔ یہ الفاظ کہتا ہوا۔ وہ باہر آیا۔ میں اپنے دل میں بہت خوش ہوا۔

گنیش۔ بھائی امیر علی تم کہاں ہو۔ اس تاریکی میں تم مجھے نظر نہیں آتے۔

میں۔ تمہارے پاس تو کھڑا ہوں۔ آنکھیں کھولو غور سے دیکھو۔ لاؤ ہاتھ بڑہاؤ۔ باہر آؤ

صاحب گنیش نے آگے بڑہکر ہاتھ ملایا دونو بغلگیر ہوئے۔ میں نے کہا ایک مختصر سا بنج ہے۔ ہم دو آدمی ہیں اور وہ چار ہیں۔ اسی وجہ سے تمہارے پاس آیا ہوں۔

گنیش۔ پہر وہ لوگ کہاں ہیں۔

میں۔ گلی کے دوسری طرف جو سڑک ہے وہاں موجود ہیں۔ میں چلم بہرنے کے بہانہ سے آیا ہوں۔

گنیش۔ یہ تمہارے ہمراہ کون ہے۔

میں۔ یہ بہی ہمارا رفیق ہے۔

گنیش۔ کیا یہ ہمارے محاورات سمجھ سکتا ہے۔

میں۔ مطلق نہیں۔ ابہی نیا ہے۔ لیکن منچلا بہادر ہے۔ اور ہوشیار معلوم ہوتا ہے۔ بہت اچہا کیا ہے

گنیش۔ وہ اندر سوتا ہے۔ ایک لمحہ توقف کرو۔ جوتہ پہن آؤں۔ اگر تم کہو تو بہت کو بہی ہمراہ لیتا آؤں۔ کیونکہ تم چار آدمی بتلاتے ہو

میں۔ نیکی اور پوچھ پوچھ۔ بنج کی کامیابی میں بہی کوئی شبہہ نہیں رہیگا۔ مگر یار جلدی کرو توقف کی حالت میں شاید وہ مجھپر شبہہ کریں۔

صاحب وہ اندر گیا۔ اور بہت جلد بہت کو ہمراہ لیکر واپس آیا۔ اور میری اسکی سلام علیک ہوئی اور روانہ ہوئے۔

گنیش۔ بہائی امیر علی اس گلی میں ایک کنواں ہے جو ہیل کے کام کو موزون ہے۔

میں۔ بیشک مناسب ہے کچھہ دور بہی نہیں ہم انہیں باتوں میں ہم اپنے ہمراہیوں کے پاس پہنچگئے ایک نے آواز دی کہ کون آتا ہے۔

میں۔ سید امیر علی۔

سپاہی۔ اچھا۔ آئندہ روشنی لیکر نکلا کرو۔

میں۔ (قریب پہنچکر) بہائی یہاں سے ساگر کتنی دور ہے۔

صاحب یہ کہکر میں گنیش سے اس قوت سے چمٹا۔ کہ دونوں زمین پر گر گئے گنیش نے خنجر نکالا۔ اور مجھپر حملہ کرنا چاہا۔ مگر میں نے اسکا ہاتہ پکڑ لیا۔ اور دونوں

سپاہیون نے میری مدد کی۔ اور مین
علیحدہ ہوا۔ اور کہا اسے گرفتار کر لو۔
اور اسکے منہ مین کپڑا بھر دو ورنہ غل و
شور مچاکر تمام گاؤن کو جمع کریگا۔ اور
بنا بنایا کام بگڑ جائیگا۔ اسوقت میرے
کہنے کی تعمیل ہوئی اور ہم گنیش اور ہمت کو
ساتھ مین لیکر ساگر روانہ ہوئے۔ راستہ مین
سب خاموش تہے۔ جب دن نکل آیا۔
تو مین نے گنیش کی طرف دیکھا۔ اور اسکی آنکہین
چار ہوئین۔ گنیش نے میری طرف ایسی تند
اور تیز نظر سے دیکھا کہ میرا کلیجہ ہل گیا۔
مین نے ایک سپاہی سے کہا۔ کہ اب کپڑا
اسکے منہ مین سے نکال لو۔ اور جو کچھہ
کہنا چاہے اسے کہنے دو۔

**گنیش**۔ اے امیر علی آخر کار تونے اپنے
بیہودہ خیال کا بدلہ لیا۔ خدا تجھکو غارت
کرے۔ بھوانی تجھہ سے ضرور بدلہ لے گی
تونے جو اسکے پجاری کو ستایا ہے۔ تو بہی اسکا
خمیازہ اٹھائیگا۔ اور جو نان و نمک تو اس
بے غیرتی سے کہاتا ہے وہ تیرے حلق مین زہر
ہو جائے

**مین**۔ ہان واقعی مین نے بدلہ لیا۔ مگر ہائے
افسوس کچھہ بہی نہین۔ او نالایق شیطان
تیری کون کون سی نالایق حرکت یاد کرون
کمبخت تو میری والدہ کا بہی قاتل ہے۔

**گنیش**۔ درین چہ شک۔ تو اسوقت
نہایت کمزور اور بے سمجھہ بچہ تہا۔ مگر
بدنصیب اسمعیل نے تجھکو بچایا اس نے اپنی
نالایق حرکت کی سزا پائی۔ تیری موت اس
سے بہی بدتر حالت مین ہوگی۔

**مین**۔ تجھے دیکھنا نصیب ہوگا۔ اور مین
تجھکو سگِ ناپاک کی طرح لٹکتا ہوا دیکھون گا
اور خوش ہونگا۔

**دفعدار**۔ بہائی امیر علی جانے دو۔ کیون
اسکے منہ لگتے ہو۔

**مین**۔ میری اسکی لاگ ڈانٹ مدت سے
چلی آتی ہے۔ اگر میرا قابو ہوتا۔ تو اس کو
پہانسی پانے کے وقت تک حقارت کی
نظر سے دیکھتا۔ اسکا منہ چڑاتا۔ اس نے
میری مان کو قتل کیا۔ کاش اگر یہ اس
فعل کو نکرتا۔ تو مین اپنی بہن کا قاتل
نہ بنتا۔ یہ اسی کمبخت کا بیج بویا ہوا ہے۔
جب مین اسکو دیکھتا ہون تو میرے جگر
کے پرانے زخم ہرے ہو جاتے ہین۔ مگر
خیر اب مین خاموش رہونگا۔

صاحب اب ہم ساگر پہنچے۔ اور جس خوشی سے

افسر نے گنیش کو میرے قبضہ سے لیا۔ مین
بیان نہین کرسکتا۔ اور مجھسے کہا اسے
...ی تونے اپنا منصبی کام بہت خوبصورتی
انجام دیا۔ مین تجھسے بہت خوش ہون۔
کیونکہ اس بدمعاش کے گرفتار ہونے سے
اب ٹہگی کی کمر شکست ہوگئی۔ اب میرا
...ر ترقی کرتا گیا اور میری عزت زیادہ
...ے لگی۔

...ن کے مقدمہ کی تحقیقات شروع ہوئی۔
اور اسکے خلاف میرا بیان بہت صحیح اور قابل
اطمینان سمجھا گیا۔ اور گواہون نے بہی میرے
بیان کی تائید کی۔ پس اسکو پہانسی کا
حکم ہوا۔ مین نے بہتیری خواہش کی کہ ایک
مرتبہ پہر گنیش سے دو دو باتین کرون۔
مگر میرے افسر مانع آئے۔ کہ اسوقت
تمہارا خیال تمہاری شرافت کے خلاف
ہے۔ بلکہ ایسے شخص کو جسکے سرپر موت
سوار ہے برا بہلا کہنا انسانیت سے بعید ہے
تاہم مین نے اسکو اور بیس آدمیون کے
ہمراہ پہانسی پاتے ہوئے دیکھا۔ گنیش نے
مجھے اسوقت بہت ہی حقیر نظر سے دیکھا
جو بالکل بے سود تہا۔ یہ لوگ باری باری
سے دلیری اور جوانمردی سے تختہ پر
چڑہ گئے۔ اور پہانسی کا پہندا اپنے گلے مین
خود ڈال لیا پہانسی دینے والون کو ہاتہہ
تک نہ لگانے دیا۔ اور کہا کہ بہوانی کے
پیارے پنڈے اور افضل پجاری بیکنٹہ
کو جاتے ہین۔ یہ کہکر سب لوگ جو ایک
دوسرے کا ہاتہہ پکڑے ہوئے تہے۔ تختہ
سے کود پڑے۔ گنیش سب سے زیادہ ٹہیٹ تہا
اور اُسکی نابکار روح بڑی مشکل سے نکلی
میرا اطمینان ہوگیا۔ کہ میرا جو قرضہ گنیش پر
واجب تہا وہ آج وصول ہوا۔ اب میری
زندگی کا زمانہ عیش و آرام سے گذرنے لگا۔
مین نے ایک ایک ٹہگ کا پتہ لگاکر گرفتار
کرادیا۔ یہان تک کہ کوئی باقی نرہا۔
میری زندگی کی کارروائی ختم ہوچکی۔ اور
اب میرا صرف یہ تعلق گورنمنٹ سے رہگیا۔
کہ جب کبہی کسی ایسے ہی مقدمہ کی تحقیقات
ہوتی۔ تو میری عدالت مین طلبی ہوتی۔
اب خود بخود اپنے دل سے یہ دریافت
کیا کرتا ہون کہ اس طرح تو زندہ کیون
ہے۔ جس زندگی مین نہ تجہے کچہہ حظ ہے۔
نہ خوشی۔ نہ آرام۔ نہ فکر۔ نہ رنج و مصیبت
مین اپنے پچہلے سب کام اور انکی باتین
بہول گیا تہا۔ غم و خوشی دونون دور تہے۔

یہ صرف پشیمانی تھی تو یہ تھی کہ جب کبھی جیتو ار فع نہوگی - کہ مین اپنی لڑکی کی شادی ر سکا - اب مجھے اسکا بہی خیال نہین ہے ہ اپنے گھر خوش وخرم رہے - اور خدا تعالےٰ یری یاد اسکے دل سے بہلادے بلکہ خیال ہی اس طرف نہ لائے اور وہ میرے حالات سے واقف نہو -

صاحب مجھے افسوس ہے کہ مین نے اپنی ہسٹری کے حالات بیان کرکر آپ کو بہت تکلیف دی - مین نے اپنا اور اپنی قوم کا کچا چٹھا آپ کے سامنے بیان کر دیا - اور کسی بات کو پوشیدہ نہین رکہا ہے -

مین یقین کرتا ہون کہ آپ نے انکو بہت خوبصورتی سے تحریر فرمایا ہوگا - مجھے امید ہے کہ آپ کے دوست اسکو نہایت دلچسپی سے مطالعہ کرینگے - آپنے ٹھگون کی رسمیات اور طریقے اور حالات - اور واقعات کا عمدہ فوٹو کھینچا ہے -

اور مجھے فخر ہے کہ امیر علی کا نام ایک عرصہ تک اس دنیا مین قایم رہے گا - اور شایقین فسانہ نہایت ذوق وشوق سے امیر علی کی داستان پڑہین گے - اور مین ہمیشہ زندہ رہونگا -

---

تمت

[illegible]

کلیات نظیر

دیوان [illegible]

دیوان [illegible]

دیوان غالب

دیوان قمر

دیوان [illegible]

[illegible]

کلیات گلزار داغ ۱۲

دیوان [illegible] ۱۲

دیوان [illegible] عشق

دیوان آفتاب داغ ۱۲

[illegible] ردیف ۱۲

[illegible]

دیوان مہتاب داغ

دیوان [illegible] ۱۲

دیوان گلزار داغ ۱۲

دیوان فریاد داغ

دیوان [illegible]

دیوان ریختہ [illegible]

دیوان سحر بیان

دیوان [illegible] ۱۵

دیوان [illegible] ۸

دیوان [illegible]

[illegible]

گلزار [illegible]

عشق بے خس

خیال [illegible]

شبستان عشق ۸

[illegible]

[illegible]

بستان رحمت

[illegible] ۱۲

[illegible] ۱۲

[illegible]

# مثنویات

مثنوی عالم

مثنوی بدر منیر

مثنوی باغ فکر

مثنوی حقوق اولاد ۸

مثنوی [illegible]

مثنوی [illegible]

مثنوی [illegible]

[illegible]

**کتب علم تصوف و تاریخ وغیرہ**

